الحمد للہ کہ دریں زمان رسالہ عجالہ

مسمّٰی بہ

رسالہ تذکیر و تانیث

یعنی

مشہور بہ مفید الشعراء

جسکو

محمد اطہر عثمانی ناظم راشد کمپنی دیوبند نے

اپنے کتب خانہ۔ راشد کمپنی دیوبند سے

شائع کیا

www.taemeernews.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ و منقبت سیدالوصیین امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم التحیات کے کمترین بندگان ایزد متعال تنگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی **جلال** لکھنوی عرض کرتا ہے کہ اس بیچمداں کی تالیفات سے جو پہلے رسالہ کارآمد شعرا بحث تذکیر و تانیث میں سنہ ۱۲۹۳ھ میں طبع ہوا تھا وہ ناقص و ناتمام اور نہایت غلط چھپا تھا اور قطع نظر اُس کے خطبہ میں نام نامی و اسم گرامی مؤلف کے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت قدر قدرت نواب **محمد کلب علی خانصاحب** بہادر خلد آشیان والی ریاست رامپور کا بھی درج نہ تھا۔ بنا بریں مؤلف سراپا خطا اس کی تکمیل و تصحیح کر کے اپنے ولی نعمی کا نام نامی اور اوصافِ گرامی خطبہ میں داخل کر کے بارِ دگر معرض طبع میں لاتا ہے اور پھر وہ شاہد معنی بامداد و اعانتِ بندگان والائے اعلیٰ حضرت قدر قدرت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ مشیر قصیر ہند دلاورِ اعظم اعلائے ستارۂ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب **محمد کلب علیخاں** صاحب بہادر والیٔ ریاست مصطفےٰ آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتہم بازغۃ الیٰ یوم النشور کی زیور ترتیب نو سے مرتب و مزیب ہو کر بزم ناظرین بالغ نظر و انجمن مشتاقانِ دیدہ ور میں اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔ اور اب نام اُس کا مفید الشعرا رکھا جاتا ہے اور یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند فائدوں اور

www.taemeernews.com

چند فصلوں پر بنا پاتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ اور مؤلف ہجدہ بیس بائیس برس کے زمانہ سے بوجہ پرورش فرمائی و قدردانی و عزت افزائی اپنے آقائے نعمت مذکور والی ریاست رام پور خلد آشیاں لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کے ملازم ریاست مذکور کا تھا۔

ابیات در مدح بندگان اعلیٰ حضرت قدر قدرت خداوند نعمت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاور اعظم اعلائے ستارۂ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخاں صاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد آشیاں

کلیم کو نظر آیا تھا جلوہ جو سرِ طور
پھر اُس نے جلوہ گہ دہر میں کیا ہے ظہور

وہ طور کون مرے شہ کا آستانِ بلند
وہ جلوہ کون تجلائے بندگانِ حضور

وہ بارگاہِ بلند احتشام ہے اُس کی
کہ بارگاہِ سلیماں ہے پست جس کے حضور

کہاں ہے آج سکندر یہ شوکتیں دیکھے
وہ اپنے جاہ و تجمل پہ تھا بہت مغرور

یہ کرّ و فر ہے یہ شان و شکوہ قابلِ دید
کہاں گئے جم و دارا و قیصر و فغفور

کہاں ہے عقل فلاطون کہ سیکھ پائے ادراک
کدھر ہے فہم ارسطو کہ لے وہ درسِ شعور

وہ شہریار شیروں میں جسکے ہوش نخست
ازل سے عقل دو ہم اسکا چار ہیں دستور

وہ نام نیک خدا نے عطا کیا ہے اُسے
کہ گشت جہت میں ہوا چار روز میں مشہور

جہاں فروز ہے اُس کا چراغ جود و سخا
اُجالا گور میں حاتم کی آج ہوگا ضرور

قریب تر ہے کہ گونجے محل کسریٰ میں
پھر بج گیا ہے یہ آوازۂ عدالتِ دور

کہیں یہ رحم سنا ہے کرم یہ دیکھا ہے
خود انفعال ہو مجرم کرے جو عذر قصور

نگاہِ مہر وہ معجز نما کہ دم بھر میں
مسیح اس کو بنا دے جو کوئی ہو رنجور

ہوائے لطف وہ راحت اثر کہ خلق کو ہو
برائے داغِ جگر سوز مرہم کافور

شجاعت ایسی کہ شیر و نمیں دھاک ہے جسکی
زبانِ تیغ پہ جرأت کا اُس کی ہے مذکور

معینِ لشکرِ تائیدِ ایزدی اُس کی
جدھر ارادہ کرے ہو مظفر و منصور

کیا وہ صاحبِ اقبال حق تعالےٰ نے
کہ گرد میں رہیں خم سر کشوں کی جسکے حضور

www.taemeernews.com

بڑے بڑے ہیں جو حکام دہر ہوں محکوم	بڑے بڑے ہیں جو ذی اختیار ہوں مجبور
عدد دل حکم کرے آسماں کیا طاقت	خلاف پائے ہو دورِ زمانہ کیا مقدور

مقدمہ۔ جاننا چاہیئے کہ مذکر یا مؤنث نہ بولے جائیں گے۔ مگر اسماء اور اسماء نہ ہوں گے۔ مگر ذوی العقول یا غیر ذوی العقول۔ پس ظاہر ہے کہ اسمائے ذوی العقول تو محتاج اپنی تذکیر و تانیث کے بیان کے نہیں۔ اس لئے کہ ذوی العقول جو مذکر یعنی مرد ہے لامحالہ اسم بھی اُس کا مذکر بولا جائے گا۔ اور جو مؤنث یعنی عورت ہے بالضرور نام بھی اُس کا مؤنث استعمال پائے گا الا غیر ذوی العقول کے اسماء کہ وہ البتہ حاجت تذکیر و تانیث کے بیان کی رکھتے ہیں کہ مذکر یا مؤنث حقیقی نہیں۔ بلکہ مجازی یعنی فرضی ہیں۔ پس اسمائے غیر ذوی العقول کی تذکیر و تانیث کی بحث بتمامہ کی گئی ہے اور بعض اسمائے ذوی العقول پر بھی جن کی تذکیر و تانیث کسی ضرورت سے واجب الاطلاع بھی آگاہی دی گئی۔ چنانچہ یہ سب اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں اور ضرورت بھی اُن کے بیان کی وہاں سے ظاہر ہے اور اس نہج پر تمام بحث و تذکیر و تانیث کو ردیف وار لکھا ہے کہ جن الفاظ کی تذکیر خواہ تانیث میں فصحا کا اتفاق ہے اُن کو بے اسناد و نظائر لکھا ہے۔ اور جن میں اختلاف ہے۔ یعنی جو الفاظ بعض فصحا کے نزدیک مذکر ہیں اور بعضوں کے عندیہ میں مؤنث ہیں۔ یا اس اعتبار سے مختلف فیہ ہیں کہ ایک معنی پر اپنے مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور دوسرے معنی پر مؤنث آتے ہیں یا جن کی تذکیر و تانیث میں ابہام ہے وہ بیشتر ساتھ اسناد و نظائر کے لکھے گئے ہیں۔ اور اسناد و نظائر کے اشعار کلام اساتذہ معتبر و شعرائے نامور اور اُردو زبان دانان لکھنؤ سے اخذ کر کے درج کئے گئے ہیں۔ فقط

فائدہ:۔ جو کلمہ فارسی کا دو لفظ سے مرکب ہے خواہ دونوں صیغے ماضی ہوں خواہ دونوں صیغے امر خواہ ایک صیغہ ماضی ہو ایک صیغہ امر خواہ برعکس خواہ ایک امر ہو ایک مصدر خواہ اسم جامد ہو ایک صیغہ ماضی کا یا امر کا وہ بیشتر مؤنث بولا جاتا ہے مانند آمد و رفت آمد و شد۔ زد و کوب۔ رفت و روب۔ زد و کشت۔ تگ و دو۔ رو و ارد۔ خرید و فروخت۔ شکست و ریخت۔ بود و باش نشست و برخاست۔ جست و خیز۔ قطع و برید۔ گفت و شنید۔ تراش و خراش۔ دار و گیر۔ گیر و دار۔ دو و دش۔ ہست و بود۔ شست و شو۔ تگ و پو۔ کم و کاست۔ داد و دہش۔ داد و ستد۔ وغیرہ کے سوائے بند و بست۔ سوز و گداز۔ خورد و نوش۔ خورد و پوش۔ ساز و باز۔ خواب و خور۔ بست و کشاد۔ کے کہ یہ مذکر آتے ہیں۔

www.taemeernews.com

فائدہ:- جو دو لفظ کہ معاً بولے جاتے ہیں حرفِ عطف ان کے درمیان میں ہو۔ خواہ نہ ہو یا باہم اپنی تذکیر و تانیث اختلاف رکھتے ہوں گے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف ہیں تو کبھی برعایت تذکیر و تانیث جزو دوم کے مذکر یا مؤنث استعمال پاتے ہیں۔ مثلاً **آب و ہوا**۔ آب و غذا۔ نشو و نما۔ چرخ و پوجا۔ آب و گل۔ قلم دوات کو مؤنث بولیں گے۔ اور **نان و نمک**۔ کشت و خون۔ تخت و تاج۔ داوات و قلم کو مذکر استعمال کریں گے۔ اور کبھی رعایت تذکیر و تانیث جزو اول کی کرتے ہیں۔ مثلاً آبرو۔ رد و بدل شکر قند کو مؤنث بولیں گے۔ اور پیچ و تاب۔ مال و متاع۔ گلشکر کو مذکر استعمال کرینگے اور کبھی ایسے دونوں لفظوں کو مانند **برق و سحاب** پشت و رو رنگ و بو۔ روز و شب۔ دن رات وغیرہ کے حرف رابط جمع مذکر یا فعل جمع مذکر یا ضمیر جمع مذکر کیساتھ زبان پر لاتے ہیں **رشک مغفور** فرماتے ہیں۔

تو ہے وہ آئینہ رو جسکی ہیں یکساں پشت و رو		آج تک دیکھی نہ تھی تنویر پشتِ آئینہ

بحر مرحوم ع مقراضِ حیات ہیں یہ دن رات نہیں + اور اگر دونوں لفظ متفق ہیں۔ اپنی تذکیر و تانیث میں تو دونوں مذکر یا دونوں مؤنث بولے جائیں گے۔ مثلاً آب و رنگ آب و دانہ۔ آب و نمک۔ گلقند کو مذکر اور آب و تاب۔ جستجو۔ گفتگو کو مؤنث بولیں گے سوائے لفظ شیر برنج۔ و پھیر بدل۔ و نیشکر کے کلمہ اوّل و دوم کے دونوں جزو مذکر ہیں۔ لیکن مونث بولے جاتے ہیں۔ اور کلمہ ثالث کے دونوں جزو مؤنث ہیں لیکن مذکر بولا جاتا ہے

فائدہ:- جو کلمہ فارسی کا کہ اصل میں دو جزو سے مرکب ہے ساتھ ترکیب مقلوب کے پس اگر جزو دوم مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر آئے گا مانند **خونناب**۔ گلاب۔ نوشخند۔ زمین قند۔ کے اور اگر جزو دوم مؤنث ہے تو مؤنث بولا جائے گا۔ مانند سالگرہ۔ آبجو۔ نازبو۔ مہتاب۔ کے سوا خون بہا اور ماہتاب اور آفتاب کے کہ یہ استعمالاً مذکر ہیں۔

فائدہ:- معشوق کے جتنے القاب ہیں مثل دلبر۔ ستمگر۔ بیدادگر۔ شوخ۔ گل۔ ماہ۔ مہر۔ محبوب۔ گلعذار۔ پری رخسار۔ سیمتن۔ گلبدن۔ جنگجو۔ خوبرو۔ تنازخو۔ حور۔ پری۔ جلاد۔ ستم ایجاد۔ قاتل۔ زہرہ شمائل وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہیں۔

فائدہ:- عاشق کے جتنے القاب ہیں۔ دل فگار۔ رنجور۔ مہجور۔ جاں باز۔ جاں نثار۔

www.taemeernews.com

بیخود۔ دیوانہ۔ بیتاب۔ بیقرار۔ بے صبر۔ ناشاد۔ ناکام وغیرہ کے سب کو شعراء مذکر لاتے ہیں۔

فائدہ:۔ حق تعالیٰ کے جتنے اسماء ہیں سب مذکر آتے ہیں۔

فائدہ:۔ جتنے کتاب کے اسماء ہیں بیشتر ان میں سے مؤنث بولے جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ شراب کے جتنے نام ہیں سب مؤنث آتے ہیں۔ سوا بادہ[1] کے فارسی میں اور پھول کے ہندی میں کہ یہ دونوں مذکر ہیں۔

فائدہ:۔ جملہ ستاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ سوا زہرہ و ناہید و مشتری و برجیس کے یہ چاروں اسم مؤنث آتے ہیں ناسخ نقد جاں لائی ہے نالے مول نور اُس ماہ سے + مشتری رکھا ہے نام اپنے لئے برجیس کا ؎ تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں + کہتی ہے مشتری بھی میں تیری خرید ہوں۔

فائدہ:۔ گنجفہ کے آٹھوں بازیوں کے نام یعنی تاج۔ سفید۔ شمشیر۔ غلام۔ جنگ۔ سُرخ برات۔ قماش۔ مؤنث آتے ہیں۔

فائدہ:۔ رنگ کے جتنے نام ہیں مثل آسمانی۔ زعفرانی۔ دھانی۔ گلابی۔ بادامی۔ نارنجی شربتی۔ اگرئی۔ فیروزی۔ چنپئی۔ فالسائی۔ سُنہری۔ وغیرہ کے اشیائے مذکر کیساتھ مذکر اور اشیائے مؤنث کے ساتھ مؤنث آتے ہیں۔ مثلاً آسمانی۔ دھانی۔ چنپئی۔ سُنہری۔ کا اطلاق پیراہن و قبا اور انگرکھا۔ ٹوپی پر کرتے ہیں۔

فائدہ:۔ زبان کے جتنے نام ہیں مانند عربی۔ یونانی۔ عبرانی۔ رومی۔ ترکی۔ فارسی۔ انگریزی ہندی۔ بھاکا۔ پشتو۔ سنسکرت وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتے ہیں۔ سوا اُردو کے کہ یہ مؤلف ہیچمدان کے عندیہ میں مذکر ہے۔

فائدہ:۔ حروف تہجی کے جتنے اسماء ہیں اُن میں سے بعضے اپنی تذکیر و تانیث میں متفق علیہ ہیں اور بعض مختلف فیہ ہیں۔ چنانچہ اختلاف اُن کا اُن کے مقاموں پر بیان کیا جائیگا۔ اور مؤلف مستہام نے اپنی رائے بھی بعد بیان کے لکھدی ہے۔

فائدہ:۔ اعداد سے جملہ اسماء معدود مذکر کے ساتھ مذکر اور معدود مؤنث کیساتھ مونث بولے

---

[1] ناسخ ہیں جو صاحب درد اُن سے دور ہے سانحۂ عیش + بادہ کھینچا ہے کسی نے زخم کے انگور کا۔

بحر مرحوم بہار موجۂ ہستی ہے اُن آنکھوں کے ڈوروں میں + بھرا ہے بادۂ گلرنگ نرگس کے کٹوروں میں ۱۲ منہ

www.taemeernews.com

جاتے ہیں مثلاً ایک کام کو ایک کام کیا اور تو کام کو تو کام کئے بولیں گے اور ایک بات کو ایک بات کی اور تو باتوں کو تو باتیں کیں کہیں گے۔

فائدہ:۔ آواز کے جتنے اسماء ہیں مانند کو کو۔ قلقل۔ چٹ چٹ۔ غٹ غٹ۔ چھم چھم دھم دھم۔ دھڑ دھڑ۔ تڑاتڑ۔ سن سناہٹ۔ سرسراہٹ وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ بحور۔ عروض۔ کے جملہ اسماء مثل طویل۔ مدید۔ بسیط۔ ہزج۔ رجز۔ رمل۔ وافر۔ کامل۔ منسرح۔ مجتث۔ سریع۔ خفیف۔ مضارع۔ قریب۔ جدید۔ مشاکل۔ عمیق۔ مقلوب۔ طویل۔ متدارک۔ متقارب۔ مقتضب وغیرہ کے مؤنث استعمال پاتے ہیں۔

فائدہ:۔ مہینوں کے جتنے نام ہیں خواہ عربی کے ہوں خواہ فارسی کے، خواہ انگریزی کے، خواہ ہندی کے مانند محرم۔ صفر۔ ربیع الاوّل۔ ربیع الآخر۔ جمادی الاولیٰ۔ جمادی الآخر۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ آبان۔ دی۔ اردی۔ بہشت۔ بہمن۔ آذر۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ جون۔ اگست۔ ستمبر۔ کنوار۔ کاتک۔ اگھن۔ ماہ۔ پوس۔ پھاگن۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں وغیرہ کے سب مذکر بولے جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں لفظ بند آتا ہے۔ مانند کمربند۔ سینہ بند۔ شکار بند۔ آزار بند۔ گلوبند۔ بازوبند۔ ہفت بند۔ دربند۔ شلوار بند۔ زیر بند۔ حنا بند۔ دست بند۔ علی بند۔ حسین بند۔ سیج بند۔ آڑ بند۔ جوز بند۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں لفظ آب و تاب تاب آتا ہے مانند تالاب۔ دولاب۔ سیلاب۔ گرداب۔ خون ناب۔ زہر آب۔ زرد آب۔ سرد آب۔ دوشاب۔ تیزآب۔ سیماب۔ پشیاب۔ سفید آب۔ گلاب۔ حباب وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس لفظ کے آخر میں کلمہ بان ہے مانند بادبان۔ سائبان۔ دیدبان۔ مدن بان۔ وغیرہ کے اکثر مذکر آتا ہے۔ سوائے نردبان۔ اور آن بان کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہیں۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں دان آتا ہے مانند ناودان۔ نخلدان۔ دیگ دان۔ تابدان۔ قلم دان۔ نمک دان۔ خاندان۔ بچہ دان۔ عطردان۔ سرمہ دان۔ چراغدان۔ شمع دان۔ وغیرہ والفاظ ہندیہ مثل پان دان۔ خاصدان۔ اوگال دان۔ پیکدان وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

www.taemeernews.com

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں لفظ مان ہے مانند خانماں۔ دودماں۔ آسمان کے مذکر آتا ہے۔ باستثناء ریسمان۔ کہ یہ استعمالاً مونث ہے اور لفظ مہمان مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں واں ہے وہ بیشتر مذکر بولا جاتا ہے مانند کارواں۔ پیچواں۔ تاوان۔ لپٹیوان۔ جھانواں۔ پرچھاواں۔ سانواں۔ بھلاواں۔ کنواں۔ دھواں۔ ساتواں آٹھواں۔ نواں۔ وغیرہ کے سوا فارسی میں لفظ تواں کے کہ یہ مونث آتا ہے۔ (نام ۱۲)

فائدہ:۔ جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ ویں آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے۔ مانند پانچویں۔ ساتویں۔ آٹھویں۔ نویں۔ دسویں وغیرہ کے۔

فائدہ:۔ جس لفظ کے آخر میں کلمہ ستان ہے مانند ترکستان۔ ہندوستان۔ کوہستان۔ گلستان۔ شبستان۔ نیستان۔ سنبلستان وغیرہ کے مذکر آتا ہے۔ لیکن سوائے اس گلستان و بوستان کے کہ نام کتاب کے ہیں مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس لفظ فارسی کے آخر میں کلمہ سار آتا ہے وہ مذکر بولا جاتا ہے مانند کوہسار۔ نمکسار وغیرہ کے۔

فائدہ:۔ جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ پن آتا ہے مانند بچپن۔ لڑکپن۔ دیوانہ پن۔ بھولاپن۔ ٹراپن۔ بانکپن۔ بیساختہ پن۔ ڈھیٹ پن۔ کے مذکر آتا ہے۔

فائدہ:۔ جس لفظ فارسی کے آخر میں کلمہ زار۔ آتا ہے مانند مرغزار۔ لالہ زار۔ گلزار۔ بازار۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں لفظ کار آتا ہے۔ مانند سرکار۔ روکار۔ پرکار۔ جھنکار۔ بھنکار۔ چھنکار۔ پکار۔ ڈکار۔ پھنکار۔ کھنکار۔ للکار۔ پھٹکار۔ وتکار وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس کلمہ ہندی کے آخر میں ہٹ مصدری آتا ہے مانند مٹھاس۔ کھٹاس۔ اونچاس۔ نچاس۔ ہگاس۔ متاس۔ نکاس وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے۔ (بلندی ۱۲)

فائدہ:۔ جس کلمہ ہندی کے آخر میں تون مصدری آتا ہے وہ مونث استعمال پاتا ہے۔ مانند اینٹھن۔ اڑجھن۔ جلن۔ سوجن۔ دھڑکن۔ بھڑکن۔ ٹیکن۔ سیلن۔ کھرچن۔ پوچھن۔ پھسلن۔ چھیلن۔ بلی بوتن وغیرہ کے سوا چلن کی کہ مذکر بولا جاتا ہے۔ (نام ۱۲)

لہ جس لفظ کے آخر میں کلمہ بار آتا ہے مانند دربار۔ زنگبار۔ کاروبار۔ گھربار۔ دربار وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

www.taemeernews.com

فائدہ:۔جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمۂ نی یعنی نون تحتانی معروف آتا ہو مانند تھوتھنی۔ جوگنی۔ رانگنی۔ اونٹنی۔ شیرنی۔ ہرنی۔ گوندنی۔ ناگنی۔ نہرنی۔ کھرنی وغیرہ کے مؤنث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔جس کلمہ کے آخر میں یائے نسبتی آتی ہے۔ اگر وہ کلمۂ منسوب مذکر ہے تو مذکر بولا جائے گا۔ اگر مؤنث ہے تو مؤنث آئے گا۔ مثلاً عربی۔ تازی۔ ترکی سے جہاں اسپ مراد لیں گے مذکر بولیں گے اور جہاں زبان مراد لیں گے مؤنث بولیں گے۔

فائدہ:۔جس اسم مفرد کو جمع کرینگے اگر وہ اسم اپنے آخر میں الف یا تا موقوفہ ہائے مختفیہ رکھتا ہے تو حالت فاعلیت میں بجائے الف و تا و ہا کے یائے مجہول لائینگے۔ جیسے تماشا۔ دلاسا۔ بتاسا۔ گھوڑا۔ گدھا۔ کپڑا۔ ذرہ۔ جلوہ۔ نسخہ۔ پردہ۔ غنچہ۔ آئینہ۔ کو حالتِ جمع میں تماشے۔ دلاسے۔ بتاسے۔ گھوڑے۔ گدھے۔ کپڑے۔ ذرے۔ جلوے۔ نسخے۔ پردے۔ غنچے آئینے کہینگے۔ اور حالتِ مفعولیت میں اُس الف و تا و ہا کو محذوف کرکے واو نون جمع کا بڑھاوینگے۔ جیسے تماشا کو تماشوں دلاسا کو دلاسوں۔ بتاسا کو بتاسوں۔ کپڑا کو کپڑوں۔ ذرہ کو ذروں۔ جلوہ کو جلووں۔ نسخہ کو نسخوں۔ غنچہ کو غنچوں۔ اور آئینہ کو آئینوں بولینگے اور کبھی حرف اُس اسم مفرد مذکر کو جس کے آخر میں الف ہے حالتِ جمع میں بھی بصورت مفرد پڑھتے ہیں یعنی بجائے الف یائے مجہول نہیں لاتے۔ جیسے دریا۔ صحرا۔ سراپا۔ کہ ان کو حالتِ جمع میں بھی اسی صورت سے پڑھیں گے اور یہی صورت جس اسم کے آخر میں عین مہملہ ہو جیسے۔ مطلع۔ مصرع اُس کی بھی ہے لیکن وہ صورت جمع میں درحالت فاعلیت ماقبل عین مکسور پڑھا جائیگا اور حالتِ مفعولیت میں آخر لفظ میں عین کو باقی رکھیں گے۔ اور واو نون جمع کا زیادہ کردیں گے۔ اور اگر وہ اسم اپنے آخر میں الف یا تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ نہیں رکھتا ہے تو مابعد اس کے کوئی فعل جمع کا یا ضمیر جمع کی درحالت فاعلیت لائیں گے۔ مثلاً یوں کہیں گے۔ بادل آئے۔ گل پھولے۔ چمن شگفتہ ہوئے یا بادل ہیں گل ہیں چمن ہیں یا تھے اور حالت مفعولیت میں وہی واو نون جمع کا زیادہ کریں گے۔

فائدہ:۔جس اسم مفرد مؤنث کو جمع کریں گے۔ اگر وہ اسم اپنے آخر میں یائے معروف رکھتا ہے تو اُس کے بعد الحاق الف و نون کا درحالتِ فاعلیت کیا جائے گا۔ جیسے دری۔ شطرنجی۔ چاندنی کو دریاں۔ شطرنجیاں چاندنیاں بولیں گے۔ اور درحالتِ مفعولیت وہی واو نون جمع کا زیادہ

www.taemeernews.com

کریں گے۔ اور اگر وہ اسم اپنے آخر میں الف یا تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ یا اور کوئی حرف سوائے یائے معروف کے رکھتا ہے تو مابعد اس کے در حالتِ فاعلیت ی اور نون لائینگے۔ جیسے ادا۔ صدا۔ جفا۔ ابتدا۔ انتہا۔ تمنا۔ مینا۔ توبہ۔ فاختہ۔ بلبل۔ قسم۔ رسم کی جمع ادائیں۔ صدائیں جفائیں ابتدائیں۔ انتہائیں۔ تمنائیں۔ میناؤں بلبلیں قسمیں۔ رسمیں۔ اور توبہ اور فاختہ وغیرہ کے تلے موقوفہ اور ہائے مختفیہ کو الف سے بدلکر توبائیں۔ فاختائیں لائیں گے۔ اور حالتِ مفعولیت میں وہی واؤ نون جمع کا زیادہ کردیں گے۔

فائدہ:۔ جس لفظ کی تذکیر و تانیث بسبب عدم استعمال فصحا کے مبہم ہو اور قیاس بھی اُس کے تذکیر و تانیث پر دلالت نہ کرے اور ضرورت استعمال کی پڑے تو مؤلف متہام کی رائے ناقص میں اُس لفظ کو مذکر استعمال کرنا چاہیئے۔

فصل اوّل اُن اسماء کے تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں الف ہے

اغوا۔ افشا۔ افترا۔ مدعا۔ معما۔ پا۔ دریا۔ مینا۔ سراپا۔ دلاسا۔ بادیا۔ سودا۔ صحرا۔ طوبا۔ ثریا۔ تماشا۔ دعویٰ۔ شکویٰ۔ بلویٰ۔ من سلویٰ۔ حلوا۔ لایا۔ مداوا۔ ماوا۔ احیا۔ اخفا۔ اجرا۔ استقرا۔ استہزا۔ بتاسا۔ پارا و تارا۔ پیسا۔ لوٹا۔ چھلکا۔ لٹکا۔ تنکا۔ آٹا۔ بٹرا۔ بٹرا۔ ماتھا۔ کوٹھا۔ میلا۔ گنڈا۔ کپڑا۔ چھاپا۔ باجا۔ راجا۔ کھاجا۔ مالا۔ پالا۔ چالا۔ جھالا۔ چھالا۔ گالا۔ آلا۔ گالا۔ سایا وغیرہ سب مذکر آتے ہیں۔ باستثنائے لفظ آسیا۔ جا۔ پروا۔ شہنا۔ قرنا۔ ابتدا۔ انتہا۔ اشتہا۔ اقتدا۔ اعتنا۔ اکتفا۔ التجا۔ امثلا۔ کیمیا۔ مرحبا۔ ہیجا۔ یغما۔ حبل علیٰ۔ استرعا۔ استغنا۔ انشا۔ ایذا۔ صہبا۔ سیما۔ دنیا۔ عقبیٰ۔ حمیٰ۔ تمنا۔ کربلا۔ واویلا۔ چون و چرا۔ رعایا۔ برایا۔ قلیا۔ مینا۔ شاما۔ کوکلا۔ گنگا۔ جمنا۔ گھاگھرا۔ چینا۔ ٹھالنگا۔ بچھوا۔ پُروا۔ بھاکھا۔ پوجا۔ بیجا۔ آلا۔ ستیلا۔ ماتا۔ و بعض حروف تہجی مانند با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ فا۔ ہا۔ یا کہ یہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور اَلِف مختلف فیہ ہے

---

۵۱ میر کلو عرش آسیا کہتی ہے ہر روز باد او بلند + رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کے ۵۲ اسیر نہ اٹھانہ حضرت کی تعظیم کی + نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی ۵۳ شیخ ناسخ شکل ان کی دیکھ کر ہوتی ہے استغنا مجھے + یہ بخیل اس عہد کے ناسخ کم از حاتم نہیں۔ ۵۴ مرزا برق مرحوم ع اپنی فراق یائے قلیا تمام کی۔

یعنی مذکر و مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے۔ لیکن مذکر بیشتر اور مؤنث کمتر جیسا کہ رشک مغفور مؤنث فرماتے ہیں ؎ نامہ جاناں ہے کیا لکھا مری تقدیر کا + خط کی انشا اور ہے لکھنے کی انشا اور ہے۔ المؤلف اس کی تذکیر کا ہی قائل ہے۔ اور لفظ مالا کی بھی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ بعضے مؤنث بولتے ہیں اور بعضے مذکر لیکن بقید نظم فصحائے لکھنؤ کے کلام میں مذکر ہی پایا جاتا ہے۔ شیخ ناسخ ؎ تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے + اے پری مالا سر دہی کا یہ مالا ہو گیا۔ رشک مغفور ؎ اے شہادت میں نہیں طالب جڑاؤ ہار کا + چاہئے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا۔ بحر مرحوم ؎ ہر بار شبہہ ہے ترے دانتوں کے عکس پر + مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے۔ برق مرحوم ؎ ع جنے ہیں میرے لئے موتیوں کے مالے سانپ۔ تنبیہ ۱۲۔ فصحائے دہلی مالا کو فقط مؤنث بولتے ہیں۔ اُن کے استعمال میں مذکر نہیں ہے۔

فصل بیان میں اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر میں الف ہے اور سہ حرفی ہیں

ادا۔ بقا۔ فنا۔ بلا۔ ملا۔ جلا۔ دلا۔ دغا۔ صدا۔ قضا۔ جفا۔ دوا۔ دعا۔ صبا۔ حنا۔ عنا۔ قبا۔ سزا۔ جزا۔ ریا[۵۱] جٹا۔ گیا۔ گھٹا۔ کتھا۔ سبھا۔ گھیا۔ وغیرہ سب مؤنث آتے ہیں۔ باستثنائے لفظ خلا سہا۔ عنا۔ غنا۔ زنا۔ تتا۔ ربا۔ ورا۔ اما۔ عصا۔ خلا۔ سما[۵۲] ثما[۵۳]۔ غطا۔ پتا[۵۴]۔ پٹا۔ روا۔ لوا۔ گلا۔ جنجھا۔ لوا۔ دوا۔ کھوا۔ جوا۔ سوا۔ سما۔ بیا۔ نیا۔ بھلا۔ برا۔ پرا۔ کھرا۔ چڑا۔ چھڑا۔ کڑا۔ گڑھا سرا۔ دیا۔ نیا۔ ڈھیا۔ پیا۔ منڈھا۔ کہ یہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور فضا بہار و کیفیت کے معنی پر مؤنث ہے۔ اور میدان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے۔ المؤلفہ ؎ جب تن پہ کوئی زخم لگا بولے شاہِ دیں + شکرِ خدا کو اور فضائے دہن ملا۔ اور نوا بھی آواز کے معنی پر مؤنث ہے اور سامان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر اور خلا بھی مختلف فیہ ہے۔ چنانچہ شیخ ناسخ و مرزا برق مرحوم مذکر فرماتے ہیں۔ ناسخ ؎ ہے یوہیں ترک ہوا ہمکو اگر اے فلسفی +

---

۵۱ رشک مغفور۔ طاعت میں ریا تجھ سے جو تا خوشی ہو گی + پرستش میں غضب کی جان خراشی ہو گی ۱۲۔

۵۲ برق مرحوم ع پاؤں پھیرو جگ عالم میں عصا ہے لنگ کا ۱۲ ۵۳ اسیر مرحوم میری جلتی ہوئی ہڈی جو لئے جاتا ہے۔ حاجت شمع ہے شاید کہ ہمارے گھر میں ۱۲ ۵۴ شیخ ناسخ مغفور کیا پتا چاہئے ترے گھر کا۔ دل سے لونگا میں کام دھیر کا ۱۲

۵۵ مشترک فیہ ہے آتش ؎ منڈلا رہی ہے کیوں یہ ہما چیل کی طرح۔ شاید وہاں سگ ہے مرا استخواں گرا ۱۲ میر لکھنوی۔

ثابت اپنے عالم دل میں خلا ہو جائیگا۔ برق مرحوم ؎ سمائی دلتنگ کی دیکھئے کہ عالم میں ثابت خلا ہو گیا۔ اور رشک مغفور مؤنث کہتے ہیں ؎ خلا ٹھہری محال عقل اگر تو کیا سبب اس کا + دلِ جاناں ہوائے صحبت عاشق سے خالی ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ اگرچہ تذکیر خلا کی خلاف قیاس ہے۔ الا بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور آب و غذا آب و ہوا[۱] برعایت تانیث جزوِ دوم کے مؤنث بولے جاتے ہیں اور نشو و نما مختلف فیہ ہے۔ ناسخ مغفور مذکر فرماتے ہیں ؎ خط کو روئے یار پر نشو و نما ہوتا نہیں + سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں۔ اور خواجہ وزیر مرحوم و بحر مرحوم مؤنث کہتے ہیں۔ وزیر ؎ آنسو بہا تو رشتہ بپا مرغِ دل ہوا دانہ نے کی جو نشو و نما دام ہو گیا۔ بحر گل کھلاتی ہے عجب نشو و نما ساون کی۔ اور مؤلف نے بھی مؤنث کہا ہے ؎ طولِ عمل سے ہوتی ہے نشو و نما کسے + چڑھتی نہیں منڈھے جو کبھی بیر وہ بیل ہے۔ لیکن تحقیقِ مقام یہ ہے کہ نشو و نما مؤنث ہے اور تذکیر اس کی خلاف قیاس ہے۔ اور لفظ خوں بہا اور قبلہ نما بھی خلاف قیاس مذکر بولے جاتے ہیں ان کی تذکیر میں اتفاق جمہور فصحاء ہے کوئی مؤنث نہیں بولتا۔

فصل تیسری بیان میں اُن اسمائے ہندیہ کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر میں یائے تحتانی یا الف کشیدہ ہے یعنی کلمہ ہائی

انگیا۔ ڈبیا۔ چڑیا۔ پڑیا۔ کڑیا۔ بھیّا۔ بتیا۔ بٹیا۔ سنکھیا۔ پنکھیا۔ جانگیا۔ اجودھیا۔ وغیرہ سب مؤنث آتے ہیں۔ باستثنائے لفظ ترپولیا۔ پستولیا۔ سنپولیا۔ موتیا۔ توبیا۔ لونیا موئیا۔ بادیا۔ دھنیا۔ بھیڑیا۔ بھیا۔ ہنسیا۔ چویا۔ ڈویا۔ سویا۔ کویا۔ کھویا۔ ڈوریا۔ روپیا۔ دلیا[۲]۔ چھٹیا۔ چوڑیا۔ لہریا۔ مداریا۔ کہ اتنے کلمے مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور تیلیا۔ مونگیا۔ سیمابیا وغیرہ کہ ہر ایک کلمہ ان میں سے ایک رنگِ خاص کا نام ہے مذکر چیزوں کے ساتھ مذکر اور مؤنث چیزوں کے ساتھ مؤنث آتا ہے۔ مثلاً تیلیا کمیت گھوڑا گھوڑی دونوں کو بولینگے اور مونگیا کا اطلاق لحاف رضائی دونوں پر کریں گے اور سیمابیا کبوتر۔ کبوتری۔ دونوں کو کہیں گے۔ اور سنکیا بڑھیا۔ گھٹیا وغیرہ جو کلمہ صفت کے ہیں وہ بھی اشیائے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیائے مؤنث کے ساتھ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ مثلاً سنکیا کا اطلاق

[۱] برق مرحوم تاثیر اس مقام کے آب و ہوا کی ہے [۲] غلہ کہ آنرا گندہ سائیدہ باشند ۱۲ منہ

گلبدن۔ شالباف۔ دونوں پر کیا جائے گا۔ اور بڑھیا لگھٹیا نین سُکھ۔ تزئیب۔ دونوں کو کہیں گے۔

فصل چوتھی اُن اسما کے بیان میں جنکے آخر میں یائے تازی ہے

آب۔ باب۔ خواب۔ داب۔ جواب۔ ثواب۔ عذاب۔ رباب۔ گلاب۔ کباب۔ شباب حباب۔ شہاب۔ خطاب۔ عقاب۔ حجاب۔ حساب۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ انتخاب۔ قراب اجتناب۔ احتساب۔ ارتکاب۔ غاب۔ اعاب۔ عقاب۔ غراب۔ سحاب۔ عقاب۔ خضاب۔ دوشاب۔ خونناب۔ پیچ وتاب۔ التہاب۔ اکتساب۔ انتساب۔ سیلاب۔ تالاب۔ اضطراب۔ عناب۔ تیزاب۔ انقلاب۔ اضطراب۔ سرخاب۔ سیماب۔ گرداب۔ قلاب۔ جلّاب۔ پیشاب۔ وغیرہ اور آداب۔ القاب۔ اجاب۔ اسباب۔ ارباب۔ دواب وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں۔ باستثنائے شراب۔ نراب۔ رکاب۔ کتاب۔ حباب۔ طناب۔ ذناب۔ محراب۔ مضراب۔ قبقاب۔ کمخاب۔ جوراب۔ مہتاب۔ قاب۔ ام الکتاب۔ فصاب۔ خلاب۔ راب۔ ناب۔ ڈاب۔ کہ اتنے کلمے مؤنث آتے ہیں اور آب جو مرادف تاب۔ یا آبداری کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے۔ شیخ ناسخ مؤنث فرماتے ہیں۔ ؎ دانت تیرے دیکھتے ہی ہوگیا ناسخ شہید + ہائے کیا ان موتیوں میں آب ہے شمشیر کی۔ اور خواجہ آتش مغفور اور بحر مرحوم مذکر کہتے ہیں۔ آتش نشہ ہی میں یا الٰہی میکشوں کو موت دے + کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا۔ ولہ ع ڈوبوں میں ڈبوئیگا آب گہر مجھے + بحر مرحوم۔ ؎ جبکہ سمجھے زندگی مرنا تہ شمشیر یار + اپنے حق میں آبِ حیواں آب آہن آگیا۔ لیکن مؤلف مستہام کے نزدیک حق یہ ہے کہ آب۔ جہاں پانی کے معنی پر مستفاد ہو اُسے مذکر بولنا چاہئے۔ اور جو معنی آبداری یا مرادف تاب ہے وہ مؤنث استعمال کیا جائے آگے جو فصحا کی رائے اور تاب میں بھی اختلاف ہے جو چمک۔ اور جلا۔ یا طاقت و تحمل کے معنی پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے۔ شیخ ناسخ ؎ خط سے دونی ہوگئی اسکے دہن کی آب و تاب + خضر کے فیضِ قدم سے آبِ حیواں بڑھ گیا۔ ولہ ؎ بتوں کے پردے میں ہم دیکھتے ہیں نورِ خدا + کہ صاف دیکھنے کی اے کلیم تاب نہیں اور جو پیچ کا مرادف ہے مذکر آتا ہے شیخ ناسخ مغفور مصرعہ۔ یہ پیچ و تاب کب ہیں بھلا

؎۱ وہ پیراہن میں تیرے رنگِ سرخ کو دیکھے + بھرا نہ دیکھا ہو جس نے شہاب شیشہ میں ؎۲ ذوق ؎ میں نہ تڑپا جو دم ذبح سو یہ باعث تھا + رہا مدنظر عشق کا آداب مجھے ؎۳ خطِ راست کہ طولا در وسط میشود ۱۲

موجِ آب میں +المولفہ ؎ کُل پیچ و تاب کچھ ہمیں حد سے زیادہ تھا + گھٹتا نہ کیونکہ رشتہ جان تا بدادہ تھا اور نقاب بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین نے مذکر کہا اور شعرائے متاخرین نے علی الخصوص شیخ ناسخ اور تلامذہ شیخ ناسخ نے جہاں فرمایا ہے مونث فرمایا ہے۔ چنانچہ متتبع کلام اساتذہ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ شیخ ناسخ ؎ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا + آیا وہیں خیال کسی کے نقاب کا۔ سراب بھی تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ یعنی بعضوں کے عندیہ میں مذکر ہے اور بعضوں کے نزدیک مؤنث۔ ادب۔ تعب۔ حسب۔ نسب۔ سبب۔ لعب۔ ذہب۔ غضب۔ غصب۔ طرب۔ لقب۔ نسب۔ قصب۔ مطب۔ رطب۔ حلب۔ عرب۔ شغب۔ وجب۔ لب۔ کوکب۔ عقرب (شورہ خردش ۱۲) (انی ۱۲) قالب۔ مطلب۔ مکتب۔ ذوذنب۔ رجب۔ رب۔ مذہب۔ مشرب۔ نخشب۔ غبغب۔ عنب۔ فخلب۔ ڈب۔ ڈھب۔ پرب[1]۔ ارب۔ کھرب۔ کرتب وغیرہ اس قبیل کے جملہ الفاظ مذکر آتے (نام بقالی ۱۲) (چنکال ۱۲) (ہندی ۱۲) (بجتے عدد ۱۲) ہیں۔ باستثنائے تپ۔ شپ۔ جب۔ طلب۔ ذنب۔ حطب۔ خشت۔ طحلب۔ منتخب۔ مقتضب (ہیزم ۱۲) (چوپہ ۱۲) (کالی ۱۲) (کتاب لغت ۱۲) (بجری از بجرا ۱۲) منتہی الارب۔ نبت العنب۔ چھپ۔ رکب۔ کہ یہ الفاظ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ موجب۔ قالب (نام کتاب لغت ۱۲) (شراب انگور ۱۲) (ہندی ۱۲) (نام سر ۱۲) مغرب۔ لعب۔ مراتب۔ جوانب۔ جباجب۔ مطالب۔ مصائب۔ عجائب۔ غرائب۔ مواجب (جنگوں ۱۲) (جمع حجاب ۱۲) (یعنی لشکر ۱۲) اقارب۔ عقارب۔ مناقب۔ کواکب۔ مآرب۔ شوارب۔ کتائب۔ حواجب۔ قوالب۔ تجارب۔ نوائب۔ مناصب۔ مغارب۔ معارب۔ مذاہب۔ نواقب وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں۔ طب۔ عنب مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جب۔ ڈب۔ اور تعجب تعصب ترنب تشرب۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ بروزن تفعل آتے ہیں۔ سب مذکر بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے لفظ حُب کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے۔ حجب۔ حطب۔ کتب۔ مذکر آتے ہیں۔ عرب۔ کرب۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جَرَب (مرت خارش ۱۲) حرب۔ ضرب۔ مؤنث آتے ہیں۔ شُرب شرب[2]۔ قرب۔ مذکر ہیں۔ ترب۔ مؤنث ہے۔ جلب۔ سکب۔ قلب۔ کلب۔ مذکر ہیں۔ اسلوب۔ محبوب۔ مشروب۔ جنوب (مولی ۱۲) غروب۔ اور حبوب۔ بوب۔ لبوب۔ قلوب۔ رسوب وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ دوب۔ مؤنث ہے۔ آشوب۔ ڈوب۔ شوب۔ دوب مذکر بولے (بیری ۱۲) (لوا دھوپ ۱۲) جاتے ہیں۔ چوب۔ جاروب۔ رفت روب۔ زدوکوب۔ مؤنث آتے ہیں۔ جیب۔ ریب۔ شیب۔ عیب۔ غیب۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جریب۔ قریب۔ صلیب (طاق ۱۲)

[1] رشک مرحوم۔ تیری بدہمی ہے پھلے پھولے ہوئے ہار مطرح + پھل زمرد کے ہڑیں ہیں پرب الماس کی پھول ۱۲ منہ

[2] مرزا برق مرحوم۔ سُرخ رنگت ہو گئی آیا جو نشہ آنکھ میں + شرب مے ساقی علاج نرگس بیمار تھا ۱۲

عندلیب۵۰ - جیب - اور تادیب - ترکیب - ترتیب - تشبیب - تقریب - تعریب - تعذیب - تقلیب - تہذیب (ہندی زبان ۱۲) - تخریب - وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ کہ بروزن تفعیل آتے ہیں - مؤنث بولے جاتے ہیں - نصیب (عربی ۱۲) - زیب - قضیب - حبیب - رقیب - مذکر استعمال پاتے ہیں - سیب - آسیب - شکیب - قریب (فارسی ۱۲) - نشیب (آذر شاعر ۱۲) مذکر ہیں - اُریب - نہیب - زیب۵۱ - پازیب۵۲ - کریب - جیب - تنزیب - مؤنث ہیں - نقب - مؤنث ہے - جاذب۵۳ - کعب - رعب - عجب - قطب - کسب - لیب (فیضی ۱۲) - نصب مذکر آتے ہیں -

فصل پنجم بیان میں ان اسماء کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر میں بائے فارسی ہے

اسپ مذکر ہے - بھاپ - تھاپ - ٹاپ - جاپ - ناپ - آپ - دھاپ - مؤنث آتے ہیں - پاپ - ملاپ - کٹناپ - گراپ - مذکر بولے جاتے ہیں - اور الاپ مختلف فیہ ہے - مذکر مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے - چنانچہ قدر (پانی پت کے شاعر ۱۲) نے مذکر کہا ہے ۵ ایک ہی پردے کے تم سمجھو تو ہیں یہ سب الاپ + گرہ صدائے بانگ ہے اور نغمہ ناقوس ہے - اور مؤنث کی کوئی مثال مؤلف کو کلام اساتذہ میں ملی نہیں جو لکھی جاتی - اِلّا یاد پڑتا ہے کہ مؤنث بھی کہا گیا ہے - سانپ مذکر ہے - جھانپ - چانپ - کانپ - مؤنث ہیں - تپ مذکر ہے - تپ - گپ - دھپ - تھپ - ٹپ - ٹپ - غپ - شپ - لپ - جھپ (ہردو قیضی خود ۱۲) - تڑپ۵۴ - جھڑپ (لغت پنگریزی ۱۲) مؤنث ہیں - تڑپ مذکر ہے - چپ (آواز چکیدن آب ۱۲) مؤنث ہے - روپ۵۵ - بہروپ - سوپ مذکر بولے جاتے ہیں - دھوپ - دوڑ دھوپ - مؤنث ہیں - ٹوپ - زرہ ٹوپ - کنٹوپ - گھنا ٹوپ (ہمیں ۱۲) مذکر ہیں -

---

۵۱ اسیر مرحوم - کہوں کیا جو زیب مکاں ہو گئی + قدم سے زمیں آسماں ہو گئی ۱۲ ۵۲ آتش مرحوم - عاشقوں کے دل کو پسیا کرتی ہے وقت خرام + رہتی ہے پازیب نالاں یار کی رفتار سے ۱۲ ۵۳ آتش مرحوم - کھینچ لائے گا جو چل جائیگی جذب دل کی + منتظر یار کا ہوں آنکھوں میں جب تک دم ہے - اس سے جذب کی مثال سے تانیث ثابت نہیں ہوتی - فاہم میر لکھنوی ۱۲ ۵۴ آتش مرحوم - چال ہے مجھ بینوا کی مرغ بسمل کی تڑپ + ہر قدم پر ہے گماں یاں وہ گیا واں رہ گیا ۱۲ ۵۵ ناسخ مرحوم - صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا + آفتاب صبح کو سمجھا میں تارا شام کا ۱۲ ۵۶ یہ مختلف فیہ ہے - مذکر - آتش ۵ کرتا ہے نغمہ صورت داؤد عندلیب + عالم ہوا ہے دفتر گل پر زبور کا - مؤنث ناسخ ۵ ایک دن بیٹھی تھی وہ آکر تری دیوار پر + چومتے ہیں غنچہ و گل آج پائے عندلیب - میر لکھنوی ۱۲

ادب۔ توپ۔ مؤنث ہے۔ پیپ۔ ٹیپ۔ چیپ۔ سیپ۔ چھپ۔ مؤنث ہیں۔ لیپ۔ چیپ۔ مذکر ہیں۔ کھیپ مؤنث ہے۔ چونپ۔ کھونپ مؤنث ہیں۔ لنپ۔ کنپ۔ مذکر ہیں۔ رپ مؤنث ہے

فصل ششم بیان میں اُن اسمائے عربیہ و فارسیہ و ہندیہ کے کہ جن کے آخر میں تائے قرشت ہے

اثبات۔ سمات۔ لہات۔ اثبات۔ التفات۔ مرآت۔ لات۔ منات۔ سومنات۔ ہرات۔ گجرات۔ اسپات۔ اژدہات۔ تیزپات۔ مذکر آتے ہیں۔ حیات۔ وفات۔ ممات۔ قنات۔ دوات۔ نبات۔ نجات۔ زکات۔ فرات۔ صلوٰت۔ مشکوٰت۔ تورات۔ ذات۔ سوغات۔ مدارات۔ ملاقات۔ مباہات۔ مناجات۔ مکافات۔ کرامات۔ شبرات۔ بات۔ رات۔ گات۔ گھات۔ دھات۔ لات۔ برسات۔ بانات۔ بہتات۔ برات۔ مدہ مات۔ مؤنث بولے جاتے ہیں

اشارات۔ نجارات۔ حکایات۔ روایات۔ آفات۔ خرافات۔ عشرات۔ صدمات۔ صدقات۔ برکات۔ حرکات۔ سکنات۔ عتبات۔ خرابات۔ صفات۔ جہات۔ انعامات۔ علامات۔ آلات۔ خیالات۔ عادات۔ فسادات۔ سادات۔ حسنات۔ درجات۔ منافات۔ قلزّات۔ جنّات۔ وغیرہ جن کے آخر میں الف تے جمع کی ہے سب مذکر بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے کائنات۔ واردات۔ ظلمات۔ عنایات۔ خیرات۔ اوقات۔ اشارات۔ کرامات۔ سکرات۔ لوذات۔ صلوٰت تسلیمات۔ کہ یہ مؤنث آتے ہیں۔ جنّت۔ محنت۔ رغبت۔ وحشت۔ الفت۔ کلفت۔ محبت۔ عنایت۔ شکایت۔ دولت۔ صولت۔ راحت۔ جراحت۔ سنگجراحت۔ فرصت۔ مہلت۔ لغت۔ دیت۔ صفت۔ جہت۔ منزلت۔ منقبت۔ رفعت۔ وقعت۔ ثروت۔ غفلت۔ حشمت۔ شوکت۔ عصمت۔ حرمت۔ برکت۔ حرکت۔ عظمت۔ حیرت۔ نسبت۔ مصیبت۔ رعونت۔ مشقت۔ قیامت۔ ملامت۔ کرامت۔ ندامت۔ آفت۔ شرافت۔ طلعت۔ رنگت۔ سنگت۔ مَنّت۔ مِنّت۔ چاہت۔ لاگت۔ چھت۔ لت۔ مت۔ گت۔ بت۔ سکت۔ جگت۔ اوکت۔

---

۵۱ برق مرحوم۔ مال سے اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہے + سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا۔ رشک مرحوم۔ مصرعہ اپنا ثبات دیکھ خیالِ محال دیکھ ۱۲ ۵۲ غالب نے اس کو مؤنث نقل کیا ہے غالب ۵۸ نفی سے کرتی ہے ثبات تراوش گویا + دی ہے جائے دہن ان کو دم ایجاد نہیں۔ میر لکھنوی ۱۲ ۵۳ شیخ ناسخ مغفور۔ ترکِ دنیا میں سوچ کیا ناسخ + کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں ۱۲

جکت۔ پت۔ سرپت۔ چلت۔ پھرت۔ کہاوت۔ کھنڈت۔ لکت۔ بھگت۔ چپت۔ کھپت۔ نیت۔ بریت۔ بچت۔ وغیرہ جن کے آخر میں تائے مصدری خواہ تائے اصلی ہو سب مؤنث بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے خلعت[۵۱]۔ رایت[۵۲]۔ شربت[۵۳]۔ آلت۔ نعت۔ سمت۔ چکت۔ رامرت۔ نکہت۔ کہ یہ مذکر آتے ہیں اور **قامت**۔ مختلف فیہ ہے مذکر و مؤنث دونوں طرح کہا گیا ہے۔ **شیخ ناسخ** ؎ قامت موزوں نظر آئی مجھے جائے الف + تھا شروع عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا۔ **خواجہ آتش** ؎ قامتِ موزوں تصور میں قیامت ہو گیا + چشم کی گردش نے کارِ فتنۂ دوراں کیا۔ لیکن تحقیق مقام یہ کہ فی زماننا اکثر متاخرین قامت کی تانیث ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کی عندیہ میں بھی مؤنث ہے **نشست**[۵۴]۔ **تفاوت**[۵۵]۔ بت۔ بہت۔ مذکر آتے ہیں۔ رُت۔ دُت مؤنث ہے۔ ثابت۔ ثوابت۔ پت مذکر آتے ہیں لیکن پت۔ کا استعمال کسی فعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً یوں بولتے ہیں کہ قے میں پت نکلے یا پت ہیں یا تھے۔ **بت**۔ مؤنث ہے۔ **یاقوت**۔ تابوت[۵۶]۔ ہاروت۔ قوت۔ ثبوت۔ سکوت۔ شہتوت۔ بھوت۔ سوت۔ بھبوت۔ موت۔ مذکر آتے ہیں۔ باروت۔ بروت۔ عنکبوت۔ چوت۔ چھوت۔ مؤنث آتے ہیں **چھوت**۔ مذکر ہے۔ پوت۔ جوت۔ سوت[۵۷]۔ مؤنث ہیں۔ **صوت**۔ موت۔ سوت۔ رسوت۔ مؤنث آتی ہیں۔ **زیت**۔ کمیت۔ پھندیت۔ جیت۔ چیت۔ مذکر آتے ہیں۔ **لوریت**۔ مؤنث ہے اور **بیت** گھر کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ **شیخ ناسخ** ؎ سر سے تا پا اپنے شعلہ کی طرح تھرا گئی + شمع کو جس شب مرا بیتِ حزیں یاد آگیا۔ اور شعر کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ **خواجہ آتش مرحوم** ؎ تیری ابرو کے پیوستہ کا عالم میں فسانہ ہے۔ کسی اُستاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے۔ **بخت**۔ تخت۔ رخت۔ لخت۔ درخت۔ مذکر آتے ہیں۔ **پخت**۔ مؤنث ہے۔ **واسوخت**۔ **سوخت** مذکر آتے ہیں۔ **دوخت**۔ خرید و فروخت۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ **دست**۔ بند و بست۔ آبدست۔ رخت۔ مذکر آتے ہیں **جبست**[۵۸]۔ **شکست**۔ نشست۔ چوبدست۔ دار و بست۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔

---

۵۱ برق مرحوم ؎ جامہ دانو نکالا خلعتِ سودا پایا ۱۲ ۵۲ برق مرحوم۔ ساتھ رہتی ہے ہمیشہ فوجِ تائیدِ خدا + رایت عالی بنا ہے بسم اللہ کا ۱۲ ۵۳ برق مرحوم۔ کیونکر کہوں زباں کو موجِ شرابِ تلخ + پانی لبوں سے آپ کے شربت ہے قند کا ۱۲ ۵۴ لا اوری ؎ تشت جو اکسوں نے پیدا کیا + جنوں کا علم دل نے پیا کیا ۱۲ ۵۵ شیخ ناسخ مرحوم مصرعہ۔ کیا تفاوت اب ہا اُس بت میں اور اللہ میں ۱۲ ۵۶ برق مرحوم ؎ بعد مردن چاہئے تابوت چوب تاک کا ۱۲ منہ ۵۷ دیکھنا چوٹی ہے سوت اگر کہاں اُس چاہ کی ۱۲ منہ ۵۸ برق مغفور ہستی سے تا بہ ملکِ عدم ایک جبست تھی + جھپکی نہ آنکھ بھی کہ اِدھر سے اُدھر گیا ۱۲ منہ

دشت ۔ طشت ۔ مذکر ہیں ۔ **گشت** ۔ بازگشت ۔ گلگشت ۔ مؤنث ہیں ۔ **کشت** ۔ خشت ۔ سرشت ۔ سرنوشت[۱] ۔ شیرخشت ۔ دربہشت ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ **بہشت**[۲] ۔ کنشت ۔ انکشت ۔ بالشت ۔ مذکر بولے جاتے ہیں **لپشت** ۔ انگشت[۳] ۔ زردکشت ۔ ہشت ۔ مشت ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ **مشت** ۔ گھونسے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے ۔ اور مٹھی کے معنی پر مؤنث ۔ لیکن درحالیکہ کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اُسوقت اپنی تذکیر و تانیث میں اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے ۔ یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئے گا ۔ اور مؤنث ہے تو مؤنث آئیگا ۔ مثلاً **مشت** پر مشت زر مشتِ استخواں مشتِ خار مشتِ غبار ۔ کو مذکر بولینگے ۔ چنانچہ **میر تقی** مغفور فرماتے ہیں ؎ آوارگانِ عشق کا پوچھا جو میں نشاں ۔ مشت غبار لیکے صبا نے اُڑا دیا ۔ **خواجہ آتش**[۵] ؎ بعدِ فنا ہے کوچۂ گیسو کی جستجو ۔ سودا تو دیکھنا مرے مشتِ غبار کا ۔ اور مثلاً مشتِ خاک کو مؤنث استعمال کرینگے ۔ جیسا کہ **شیخ ناسخ** کہتے ہیں ؎ ملے وہ مجھ سے یہ امکان کیا کہ ہو نہ ملال ۔ یہ مشتِ خاک اگر خاک میں مری ملجائے ۔ ایضاً از **شیخ ناسخ** مثنوی ۔ یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک ۔ اٹھائی زمیں سے پھر ایک مشت خاک ۔ **خواجہ آتش** مصرعہ ۔ اپنی بھی مشت خاک ہو تیری رکاب میں ۔ **ماست** ۔ مذکر ہے درخواست ۔ شست و برخاست مؤنث ہیں ۔ **برداشت** ۔ چشمداشت ۔ واگذاشت ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ **تاخت** ۔ ساخت ۔ شناخت ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ زریافت ۔ گرفت ۔ آمدورفت مؤنث ہیں ۔ **جفت** ۔ مذکر ہے ۔ پوست دوست[۶] ۔ مذکر آتے ہیں ۔ **وقت** ۔ تخت ۔ ثبت ۔ شگفت ۔ گوشت ۔ مذکر ہیں ۔ **لغت** ۔ فہرست ۔ کوفت ۔ زیست ۔ شکست و ریخت ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ **پڑھنت** ۔ گڑھنت ۔ لڑنت لٹنت ۔ مؤنث آتے ہیں **لبنت** ۔ باتفاق مذکر ہے ۔ لیکن جناب میاں تجر صاحب نے خلافِ جمہور مؤنث فرمایا ہے ؎ متوجہ ہے کدھر یار کہاں آئی لبنت ۔ کس کے گلدستہ میں اُسکے گلِ رخسار بندھے ۔ **گیت** ۔ سنگیت ۔ مذکر آتے ہیں ۔ **کبریت** ۔ ریت ۔ پیت ۔ چیت

---

[۱] آتش مرحوم ۔ دیوانے روزِ حشر کو پوچھے نہ جائیں گے ۔ خالی ہے سرنوشت ہمارے حساب سے ۔ [۲] آتش مرحوم ۔ مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست ۔ مرے احسان ہیں دشمن پر ہزاروں ۔ ولہ تڑپتے دیکھ کر مجھکو کہا ہنسکر یہ اس بت نے ۔ خدا کے دوست کو رنج و الم میں مبتلا دیکھا ۔ [۳] ناسخ پس از فنا بھی کسی طور سے قرار نہیں ۔ ملا بہشت تو کہتا ہوں کوئے یار نہیں ۔ منیر ۔ [۴] اسیر ۔ دعوے خوں ہمیں درکار ہے کیا حشر کے دن ۔ سرخ مہندی سی ہے انگشتِ شہادت تیری ۔ منیر لکھنوی ۔

سیت۔ بات۔ چیت۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ بیت۔ رکھیت۔ پریت۔ مذکر ہیں۔ ریت۔ مؤنث ہے۔ برت۔ مذکر ہے۔ برت۔ ریت۔ مؤنث ہیں۔ بیونت۔ مؤنث ہے۔

فصل ہفتم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں تائے ہندی ہے

پاٹ۔ ٹاٹ۔ گھاٹ۔ لنکاٹ۔ مذکر آتے ہیں۔ چاٹ۔ ڈاٹ۔ لاٹ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور کاٹ۔ برش و کارد وغیرہ کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ برق مغفور ؎ دکھادے قلم کاٹ تلوار کا + کٹے عقدہ ابروئے دلدار کا۔ اور عداوت و دشمنی کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ مؤلف میری ترقیوں نے بھی میری ہی کاٹ کی + تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا۔ بانٹ۔ سنگ وزن کے معنی پر مذکر ہے اور تقسیم اوراق گنجفہ کے معنی پر مؤنث ہے۔ آنٹ۔ چھانٹ۔ لاگڈانٹ۔ کاٹ۔ چھانٹ۔ مؤنث آتے ہیں۔ اونٹ۔ گھونٹ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ بوٹ۔ جھوٹ۔ مذکر ہیں۔ پھوٹ۔ جھوٹ۔ کوٹ۔ لوٹ۔ مؤنث آتے ہیں۔ بوٹ۔ روٹ۔ کوٹ۔ اخروٹ۔ لنگوٹ۔ لوٹ۔ جالی نوٹ۔ اگنبوٹ۔ ہوٹ۔ ارارروٹ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ پوٹ۔ جھوٹ۔ کھوٹ۔ کوٹ۔ بوٹ۔ نوچ کھسوٹ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور اوٹ۔ مختلف فیہ ہے مذکر و مؤنث دونوں طرح زبان زد فصحا ہے۔ لیکن مؤنث زیادہ اور مذکر کم۔ چنانچہ جرأت کہتے ہیں ؎ جرأت کروں میں کیا کہ جو مل بیٹھے ہیں ہم + تو بھی حجاب عشق کی آپس میں اوٹ ہے۔ اور رشک مغفور دیوان سوم میں مذکر فرماتے ہیں۔ ؎ ہم اگر چاہیں تصور کر کے دیکھیں بے حجاب + پھر یہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے۔ پٹ۔ بھٹ ٹھٹ غٹ۔ کھٹ۔ نٹ۔ انوٹ۔ گھونگٹ۔ پنگھٹ۔ جمگھٹ۔ پھپٹ۔ جھنجھٹ۔ مرگھٹ۔ سمپٹ۔ چھپرکھٹ۔ سرکھٹ۔ دیوٹ۔ گرگٹ۔ پرمٹ۔ کوڑاکرکٹ۔ رہٹ۔ ٹکٹ۔ منٹ۔ بکٹ۔ ٹکٹ۔ رجمٹ۔ مذکر آتے ہیں۔ چٹ۔ پٹ۔ لٹ۔ ہٹ۔ بٹ۔ تروٹ۔ گروٹ۔ بروٹ۔ چھٹ۔ چوکھٹ۔ سلہٹ۔ چٹ چٹ۔ کاپا پلٹ۔ اولٹ پلٹ۔ لپٹ۔ کپٹ۔ ریٹ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔

۱؎ رشک مرحوم ع۔ پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریاں بڑھ گیا ۱۲ منہ ۲؎ برق مغفور۔ قتل ابرو سے ہوئے شعلۂ عارض سے جلے + تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا ۱۲ منہ ۳؎ بحر مرحوم۔ گھڑی مرے گناہوں کی مردے کی پوٹ ہے۔ ۱۲ منہ ۴؎ شیخ ناسخ مرحوم۔ تری بلا میں مری طرح یہ بھی لیتا ہے + نہ کیونکر آگ میں اسبند کے یہ چٹ چٹ ہو ۱۲ منہ

بناوٹ۔ رکاوٹ۔ لگاوٹ۔ وغیرہ جن کے آخر میں قبل تائے ثقیلہ واو مفتوح۔ اور قبل واو الف ہے۔ سب مؤنث آتے ہیں۔ آہٹ۔ گھبراہٹ۔ اوداہٹ۔ وغیرہ جن کے آخر میں قبل تائے ثقیلہ ہائے ہوز مفتوح اور قبل ہا الف ہے۔ سب مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جھرمٹ۔ جٹ۔ بسکٹ۔ فٹ۔ درمٹ۔ مذکر ہیں۔ پھیٹ۔ چٹ۔ مؤنث ہیں۔ گھنٹ۔ گرنٹ۔ وارنٹ۔ پیپرمنٹ۔ مذکر آتے ہیں۔ پلیٹ۔ سانسرلیٹ۔ پریٹ۔ مؤنث ہیں۔ بیٹ۔ بیٹ۔ کیٹ۔ مؤنث ہیں۔ پیٹ۔ مذکر ہے۔ چلیپیٹ۔ لپیٹ۔ سمیٹ۔ مؤنث ہیں۔ انیٹ۔ چھینٹ۔ مؤنث ہیں۔ بنیٹ۔ بھینٹ۔ ٹینٹ۔ رینٹ۔ مذکر ہیں۔ ہونٹ۔ مذکر ہے۔

فصل ہشتم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں کہ جن کے آخر میں تائے مثلثہ ہے

باعث۔ حوادث۔ مذکر ہیں۔ تانیث۔ تثلیث۔ مؤنث ہیں۔ مجبت۔ مؤنث ہے۔ مثلث۔ مذکر ہے۔ الغیاث۔ مؤنث ہے۔ لوث۔ تشبث۔ خبث۔ خبیث۔ مذکر ہیں۔

فصل نہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں جیم عربی ہے

باج۔ تاج۔ عاج۔ خراج۔ رواج۔ سراج۔ علاج۔ مزاج۔ زجاج۔ ابتہاج۔ اختلاج۔ ازدواج۔ امتزاج۔ اندراج۔ آماج۔ اخراج۔ دُراج۔ استخراج۔ باج۔ چھاج۔ راج۔ اودراج۔ پکھراج۔ اناج۔ کام کاج۔ ادرازداج۔ افواج۔ امواج۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں۔ زاج۔ احتیاج۔ لاج۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ اور معراج فصحائے متاخرین کے نزدیک بالاتفاق مؤنث ہے لیکن جناب شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے۔ ؎ کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی + عزیزو گر نہیں معراج ممکن عرش اعظم کا۔ خرج۔ درج۔ ہرج۔ مرج۔ سرج۔ مذکر بولے جاتی ہیں۔ فرج مؤنث ہے۔ ہودج۔ حج۔ انبج۔ ساذج۔ فیروزج۔ سولج۔ مرجج۔ مذکر آتے ہیں۔ پنرج۔ انبج۔ رتج۔ سج۔ دھج۔ گھرج۔ گرج۔ بکھاوج۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ فالج۔ منہج۔ کالج۔ اور محاج۔ مدارج۔ معارج۔ مناہج۔ حواج۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ نفرج۔ تہیج۔ تہیج۔ ہیج۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔

؎ شیخ ناسخ۔ ؎ ہے نگاہِ یار میرے داغ پر ۔ بہ چراغ اب تبر کا آماج ہے ۱۲

آرنج - نارنج - برنج - گنج - سنج - قولنج - شش و نج - مذکر بولے جاتے ہیں - ترنج - کنج - غنج - مذکر ہیں - شطرنج - بزرالینج - شیر پنجہ - مؤنث بولے جاتے ہیں - عروج - خروج - بروج - مذکر آتے ہیں - دوج - لبوج - مؤنث بولے جاتے ہیں - کھوج - مذکر ہے - گونج - موج - مونث ہے - جھونج - مذکر ہے - اوج - زوج - مذکر ہیں - فوج - موج - مؤنث ہیں - سیج - مذکر ہے - نسیج - ترویج - تزویج - چھج - مؤنث ہیں - سیج - مؤنث ہے - جھانج - قرض روپیہ کے معنی پر جو ڈھول کے ساتھ بجاتے ہیں - مذکر بولا جاتا ہے - انیس مرحوم - ؎ سنکر دہل کے شور کلیجے دہلتے تھے - تھرا کے جھانج بھی کف افسوس ملتے تھے - اور کسی چیز کی خواہش بسیار کے معنی پر مؤنث ہے - چنانچہ تمبا کو جھانج اکثر بولتے ہیں - منضج مذکر ہے -

فصل دہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں جیم فارسی ہے

کوچ - مذکر ہے - پوچ - لوچ - کوچ مذکر ہیں - موج - مؤنث ہے - ہیچ - للاچ مذکر ہیں - پیچ - سیچ - مگرمچ - پیچ - مؤنث ہیں - رنج - رُچ - مؤنث ہیں - آنچ - جانچ - کانچ - کلانچ - مانگ جانچ - سات پانچ - مؤنث آتے ہیں - دھانچ - مذکر آتا ہے - ناچ - گھاچ مذکر ہیں - کھیاچ - کھماچ - گاچ مؤنث ہیں - کونچ - مذکر ہے - چونچ - کھونچ - مؤنث ہیں - کرنچ - مرچ - مؤنث ہیں - بیچ - مذکر ہے - اونچ - نیچ - پیچ - مؤنث ہیں - پیچ - سر پیچ مذکر ہیں

فصل یازدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث بیان میں جنکے آخر میں حاے حطی ہے

افتتاح - انجاح - مصباح - سلاح - نکاح - تسبیاح - اور رماح - نواح - ریاح - افتداح - لواح - ارواح - مذکر آتے ہیں - اصلاح - الحاح - مفتاح - راح - صباح - فلاح - مزاح - صراح - صحاح - مؤنث بولے جاتے ہیں - قدح - مذکر ہے - فرح - قوس وقزح - مؤنث ہے - قارح - مدح - مؤنث ہیں - قبیح - صبح - جرح - شرح - طرح مؤنث ہیں - وضوح - مذکر ہے -

---

؎ برق مرحوم ؎ مجھ کو جس دم اوجِ عشق قد بالا ہو گیا ۔ گنبدِ گردوں مرے نالے کا چھالا ہو گیا ۱۲ منہ ؎ خواجہ آتش مرحوم - ؎ یہ قدح میرا ہے غیر اس کی مناؤں میں ۱۲ منہ

روح۔ صبوح۔ فتوح۔ مؤنث ہیں۔ لوح۔ مؤنث ہے۔ رواح۔ قباح۔ مداح۔ لواح۔ نصاح۔ سواح۔ مصلح وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مسرح مؤنث ہے۔ تسبیح تشریح تصریح تصحیح تفریح۔ تنقیح۔ توضیح وغیرہ۔ اور مدیح۔ ضریح۔ ریح۔ مؤنث آتے ہیں۔ سطیح۔ مسیح۔ مذکر ہیں۔ صلیح۔ فتح۔ مؤنث ہیں۔ ترشیح۔ مذکر ہے۔

فصل دوازدہم اُن اسماء کے بیان میں جنکے آخر میں خائے معجمہ ہے۔

سوراخ۔ کاخ۔ مذکر ہیں۔ شاخ مؤنث ہے۔ لخ۔ مخ۔ پاخ۔ تناخ۔ نسخ۔ مذکر آتے ہیں۔ رسوخ۔ کلوخ مذکر بولے جاتے ہیں۔ سوخ مذکر ہے۔ بلخ مذکر ہے تسلیخ مؤنث ہے۔ فسخ۔ نسخ۔ دخ۔ مذکر ہیں۔ دونرخ۔ فرسخ۔ مسلخ۔ مطبخ۔ بخ۔ بلخ۔ مذکر آتے ہیں۔ برزخ۔ نخ۔ تخ۔ چخ۔ کلخ۔ بلخ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تاریخ۔ زرخ۔ توبخ۔ صیخ۔ چیخ۔ مؤنث آتے ہیں۔ لطیخ۔ مریخ۔ زرنیخ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ نیخ۔ میخ۔ ریخ مؤنث ہیں۔ چرخ۔ نرخ۔ طبخ مذکر ہیں۔ شرخ۔ مؤنث ہے۔

فصل سیزدہم بیان میں اُن اسماء کے جن کے آخر میں دال ہے

صداد۔ فساد۔ عناد۔ جہاد۔ سواد۔ ضماد۔ جماد۔ ایجاد۔ ایزاد۔ ارشاد۔ اتحاد۔ اجتہاد۔ ازدیاد۔ اعتقاد۔ اعتماد۔ گردباد۔ مستزاد۔ شمشاد۔ فولاد۔ ہمزاد۔ زاد۔ داد۔ باد۔ اورامجاد۔ اسناد۔ افراد۔ اعداد۔ اوراد۔ اضداد۔ اوتاد۔ ابعاد۔ اجساد۔ اکباد۔ احیاد۔ عُبّاد۔ زہاد۔ حُسّاد۔ بلاد۔ عباد۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ باد۔ یاد۔ داد۔ نژاد۔ مراد۔ مداد۔ رباد۔ افتاد۔ امداد۔ فریاد۔ روداد۔ بنیاد۔ میلاد۔ معتاد۔ بیداد۔ میعاد۔ تعداد۔ جانداد۔ قراردداد۔ اولاد۔ استاد۔ استناد۔ استبداد۔ استسناد۔ استمداد۔ استعداد۔ مبارکباد۔ گاد۔ کھاد۔ نکھاد۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور آزاد کا اطلاق محض مرد فقیر پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ شیخ امان علی سحر کہتے ہیں۔ ۱۲۵۹ھ ؎ بن گیا سرو جو دروازے پر آزاد آیا۔ اور پریزاد۔ جلاد۔ جہاں معشوق کے معنی پر آتے ہیں مذکر استعمال پاتے ہیں۔ رد۔ زد۔ حد۔

---

۱۵ خواجہ وزیر مرحوم۔ یہ رودن ہیں فلک سے ملے۔ صبح آب کا + پہنچاؤں آسمان پہ ستارہ حباب کا + ۱۲ منہ ۵۲ نسیم قبر پر دینے کو آیا ہے مبارکباد مرگ + یہ نیا ایجاد ہے میرے ستم ایجاد کا۔ ۵۳ رشک مغفور۔ کس نے میلاد پائی طاعت میں تیری طاعت خدا کی طاعت ہے ۱۲

کد۔ سند۔ رسد۔ رصد۔ لحد۔ لکد۔ مدد۔ سبد۔ داد و ستد۔ آمد۔ خوشامد۔ مستد۔ مفقد۔ ابجد[۱]۔ سرحد[۲]۔ مؤنث آتے ہیں۔ ذرہ۔ قند۔ خلد۔ اسد۔ حسد۔ ابد۔ احد۔ حسد۔ عدد۔ ولد۔ بلد۔ رمد[۳]۔ نمد۔ صمد۔ سرمد۔ ایرد۔ ید۔ کنج۔ گنبد۔ شہد۔ مقصد۔ معبد[۴]۔ فرقد۔ زبرجد۔ دھرپد۔ برگد۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور سدہ۔ اپنے معنی مصدری پر مذکر آتا ہے۔ جیسا کہ برق مرحوم فرماتے ہیں ؎ یہ عہد دولت ساقی میں سد باب رہا + کہ محتسب بھی یہاں برسرِ حساب رہا۔ اور دیوار کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ رشک مغفور ؎ شوق نظارہ آئینہ رخاں پھندوائے + مجھ کو سو بار سکندر کی اگر سد مل جائے۔ مرزا والاجاہ مرحوم مصرع:۔ توڑ ڈالوں میں سکندر کی اگر سد مل جائے۔ مرزا مہدی قبول مرحوم ؎ مرے ان کے ہے بیچ میں آئینہ + مجھے یہ سکندر کی سد ہو گئی۔ اور مد بھی مختلف فیہ ہے رشک مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎ چا مد کلمہ مصحف ہیں نہیں کیا اے رشک + عیب صورت نہیں ہو یار اگر چار ابرو۔ بحر ؎ بچ گئی جان مؤذن سے شبِ وصل کی صبح + تیغ کھینچے ہوئے کیا کیا مد تکبیر کھینچی۔ اور مرزا برق مرحوم مؤنث کہتے ہیں۔ مصرع:۔ ہر رگ[۵] بدن میں مد ہے ہمارے حساب کی۔ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا مد کی تذکیر ہی کے قائل ہیں۔ اور مؤلف کے عندیہ میں بھی مذکر ہے۔ اور مرقد۔ میں بھی اختلاف ہے۔ بعضے مذکر بولتے ہیں بعضے مؤنث۔ چنانچہ مرزا والاجاہ مرحوم مؤنث فرماتے ہیں۔ مصرع کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد ملجائے۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصیحوں کے عندیہ میں مرقد مذکر ہے۔ اور مؤلف مستہام بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے۔ قاصد۔ شاہد۔ عطارد۔ واحد۔ مزار[۵]۔ کبد۔ گبد۔ اور قصد۔ عقد۔ عقائد۔ فوائد۔ شدائد۔ زوائد۔ مقاصد۔ مفاسد۔ مساجد۔ معابد۔ محامد۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مسجد۔ جد۔ ہند۔ مؤنث آتے ہیں اور قواعد جو قاعدہ کی جمع ہے استعمال میں مذکر ہے۔ اور قواعد فوج انگریزی کے معنی پر مؤنث ہے۔ اور ساعد بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین سے میاں مصحفی مؤنث کہتے ہیں ؎ مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہو گئی + ناحق قتل اُس سے ساری خدائی ہو گی + اور متاخرین

---

[۱] خواجہ آتش۔ گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے۔ قرآں کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی ۱۲ [۲] مرزا والاجاہ مغفور۔ عدم آباد سے ہستی کی جو سرحد ملجائے ۱۲ منہ [۳] بحر۔ اے بحر دیکھ آنکھ ملاتے نہیں امیر + کہتا ہے تو ہوا رمد چشم زدکسو۔ ایضاً مرزا والاجاہ مرحوم۔ رمد آنکھوں میں تھا منہ پر جو منہ رکھکر زباں پھیری + رہی شرحی نہ اعجاز لبِ لعلِ پیمبر سے ۱۲ [۴] مرزا والاجاہ مرحوم۔ مصرعہ۔ طاق ابرو کا جو اُس شوخ کے معبد ملجائے ۱۲ [۵] شیخ ناسخ مرحوم۔ آج مولد ہے جناب حیدرِ کرار کا + ہو گیا بازو زبردست احمدِ مختار کا ۱۲

[۱] اس مصرعہ سے مد کی تانیث ثابت نہیں ہوتی، بلکہ رگ کی تانیث ثابت ہوتی ہے ۱۲ مولانا رضا فرنگی محلی۔

میں سے خواجہ آتش - مذکر فرماتے ہیں ؎ ساعدِ زیبا تو ہیں الماس کے ترشے ہوئے + اک نظر ساق بلوریں بھی دکھایا چاہئے - لیکن حق یہ ہے کہ ساعد اکثر فصحائے متاخرین کے عندیہ میں مذکر ہے تشدد - تمدد - تفقد - تردد - تولد - تجدد - ترصد[۵۱] وغیرہ اور زمرد - ہُد ہُد - نخود - بُد - مذکر آتی ہیں آمد و شد (بہار شنبہ ۱۲) شد - شدید - مؤنث بولے جاتے ہیں - بند - بند کریند - دریند - آزاربند - گلوبند وغیرہ (آغاز کار اندک سودا نوشت و خواند ۱۲) - اور پیوند - اسپند - سمند - زہرخند - نوشخند - ریشخند - قند - گلقند - آوند (بہار گلشن سخن ۱۲) خداوند - مانند - سمرقند - زمیں قند - ناکند - رند - بچھند - مذکر آتے ہیں - پند - پسند[۵۲] - گزند (ف ۱۲) - سوگند - گند - یغلگند - کچڑگند - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور گزند - مختلف فیہ ہے - شیخ ناسخ[۵۱] مذکر فرماتے ہیں - ؎ ظالم سے اہلِ فیض کو ہوتا نہیں گزند + ہے نخل میوہ دار کو سنج تیرا کہاں - میر وزیر علی صبا مرحوم مؤنث کہتے ہیں - ؎ گیسوئے یار سے کس کس کو گزندیں پہونچیں + اُڑکی کاٹا کیئے یہ انمی رہزن کیا کیا + لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصیح اس کی تانیث ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کے عندیہ میں بھی مؤنث ہے - اور شکر قند - کو بھی بعضے برعایت تذکیر جزو دوم کے مذکر بولتے ہیں لیکن مؤنث بیشتر فصیحوں کی زبان پر ہے اور مؤلف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے - اور گوسپند کو بھی اکثر فصیحوں کی زبان سے مؤنث سنا ہے - لیکن جناب استاذی مرزا برق مغفور نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ نہ پھیر گردنِ مجبور پر چھری ظالم + زبانِ صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے - اور فرزند کا اطلاق پسر و دختر دونوں پر کیا جاتا ہے - یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے - ہند - سند - موتیا بند - مذکر ہیں — جُند - دہند - ادھا دھند - مذکر ہیں - درد - برد - درد - لاجورد - گرم و سرد مذکر ہیں - فرد - گرد نرد - تختہ نرد - نبرد - باد آورد - مؤنث ہیں - گرد - مذکر ہے - برد - دستبرد[۵۳] - اور برآورد - مؤنث ہیں - اور درد مشترک ہے - لیکن مؤلف کے عندیہ میں (پہلوان ۱۲) مؤنث ہے - گرد اگرد - درد مذکر ہیں - گوگرد مؤنث ہے - آرد مذکر ہے - کارد - مؤنث ہے - جود - سجود - عود - دود - سجود - وجود - (دھواں ہر دو سے جود ۱۲) درود - قعود - شہود - تازہ ورود - معبود - مقصود - مولود - امرود - اور جنود - حدود - عقود - لقود - ہنود (تا قیامت ۱۲ اسم باری تعالیٰ ۱۲) وغیرہ مذکر آتے ہیں -

---

۵۱ شیخ ناسخ - ع ترحم بلبلِ دل کو ہے فصلِ گل کی آمد کا ۱۲ منہ

۵۲ خواجہ آتش - مول اک نگاہ ہے جو ہو دل یار کی پسند + بڑھ کر جو لے تو آگے خریدار کی پسند ۱۲ منہ

۵۳ مرزا برق مرحوم ؎ برابر اپنی وہ زلفِ بلند رکھتا ہے + بلا ہے اور بلا کی کمند رکھتا ہے ۱۲ منہ

بارود- بود[۱]- بہبود- نمود[۲]- اوچھلکود- مؤنث بولے جاتے ہیں- اور درود مشترک فیہ ہے- لیکن مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے- **رود**- سرود- خود- اجود مذکر ہیں- گود[۳] مؤنث ہے- **عود**[۴] مذکر ہے- **بعد**- رعد[۵] مذکر ہیں- **جعد**- مؤنث ہے- شہد- عہد- مہد- مذکر ہیں- جہد مؤنث ہے- زہد[۶] مذکر ہے- جہد مؤنث ہے- فصد مذکر ہے- قصد- مؤنث ہے- **نقد**[۷]- عقد- مذکر ہیں- وجد- مجد- نجد- مذکر ہیں- **عبد**- عقد[۸]- خلد- بعد[۹]- چند- مذکر ہیں- حمد- جلد- مؤنث ہیں- **صید**[۱۰]- کید- بید مذکر ہیں- **قید**[۱۱] مؤنث ہے- **حدید**- شہید- برید- وعدو وعید مرادید- اور **اسانید**- موالید- صنادید- وغیرہ مذکر آتے ہیں- **عید**- دربد- حربد- مدید- دید- رسید- خوید- کلید- ناہید- **گفت**[۱۲] وشنید- قطع و برید- لیدا ور تاکید- تمہید- تجدید تقلید- تبرید- وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہیں- **بید**[۱۳]- خورشید- بھید- چھید- مذکر ہیں- **اُمید**- نشید- نوید- مؤنث ہیں- **چاند**- پھاند- مذکر ہیں- **ناند** مؤنث ہے- گوند- مذکر ہے- اوند- **توند** مؤنث ہے- لوند مذکر ہے- روند- مؤنث ہے- **گیند**[۱۴]- مذکر ہے- چیند- سیند- مؤنث ہیں- بوند- نیند- مؤنث ہیں-

---

۱ نا سخ مغفور ؎ ہنستا ہوں میں نکال کے دانت اپنی بود پر + باغ جہاں ز نشل انار رسیدہ ہوں ۱۲ منہ

۲ برق مرحوم ؎ افشاں سے ابروؤں کی دو چنداں نمود ہے + جوہر بڑھا ستاروں سے تیغ ہلال کا ۱۲ منہ

۳ رشک مرحوم مصرع پھر سیتلا نے عود کیا باگ موڑ کر ۱۲ ۴ نا سخ ؎ ابرو کو دیکھا جو ساقی نے نگاہ مست سے + رعد بولا اب نئی گل رنگ برساتا ہوں میں ۱۲ ۵ نا سخ مرحوم ؎ اس قدر نازاں نہ ہو اے شیخ اپنے زہد پر + بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائے گا ۱۲ ۶ خواجہ وزیر مصرع نقد دل تم کو دیا ہے پان کھانے کے لئے ۱۲

۷ نا سخ مرحوم مصرع آیا ہالے میں نظر عقد ثریا مجھکو ۱۲ ۸ مرزا برق- قرب خدا کی ابرو خمدار کے تلے + بمعنی کہ تجھ سے بعد رہا وہ کمان کا ۱۲ ۹ مرزا برق ؎ تیری مژگاں نظر سے بچکے چل سکتا نہیں + پر شکستہ صید ہوں شہباز رومیں چنگ کا ۱۲

۱۰ مرزا برق ؎ وحشت میں قید در و حرم دل سے اُٹھ گئی + حقا کہ مجھ کو عشق نے رستہ بتا دیا- ۱۱ آتش ؎ افسانہ سنئے یار کا ذکر اُسکا کیجئے + مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا ۱۲ ۱۲ آتش مغفور- مصرع- شاہد قبا ہے یار کی قطع و برید سے ۱۲ منہ

۱۳ آتش ؎ صید مجنوں دور سے خم ہو گیا تسلیم کو + ہر بگولا سر قد اُٹھا میری تعظیم کو ۱۲ ۱۴ مختلف فیہ ہے مثال مؤنث سالک- ؎ لٹا لباس تلک آبرو بھی ہاں کھوئی + گرہ میں کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی ۱۲ ۱۵ رشک مغفور مرع گیند ہے تیرے کھیل کا یہ کرۂ زمیں نہیں ۱۲ منہ ؎ اہل دہلی مؤنث کہتے ہیں- ظفر ؎ جی نزاکت سے کلائی کی مرا کھنا ہے مرا + ہاتھ میں گیند اُٹھا تم نے اُچھالی بیڈھب ۱۲-

فصل چہاردہم[۱۴] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں دال ہندی ہے

سانڈ۔ لاڈ۔ مذکر ہے۔ کھانڈ۔ مؤنث ہے۔ اور ڈانڈ تاوان کے معنے پر بالاتفاق مذکر ہے۔ اور چوب نیزہ پالی۔ ملاح کے معنی پر مختلف فیہ ہے۔ یعنی بعضے مذکر بولتے ہیں۔ بعضے مؤنث۔ لیکن مؤلف کی زبان پر بمعنی دوم و سوم مؤنث ہے۔ اڑنڈ۔ گھرنڈ۔ گھمنڈ۔ ڈنڈ۔ کھنڈ۔ لنڈ۔ مذکر آتے ہیں۔ ٹھنڈ۔ مؤنث ہے۔ ٹنڈ۔ جھنڈ۔ ڈنڈ۔ کنڈ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ پنڈ مذکر ہے۔ لینڈ۔ مذکر ہے۔ کمینڈ۔ مینڈ۔ مؤنث ہے۔ سونڈ۔ مؤنث ہے۔

فصل پانزدہم[۱۵] بیان میں اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر میں ذال ہے

تعویذ۔ مذکر ہے۔ نبیذ۔ مؤنث ہے۔ کاغذ۔ منفذ۔ مذکر ہیں۔

فصل شانزدہم[۱۶] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں رائے مہملہ ہے

بَہر۔ پہر۔ زر۔ سر۔ شر۔ فر۔ اثر۔ شرر۔ زبر۔ گہر۔ ثمر۔ قمر۔ اختر۔ جوہر۔ خنجر۔ نشتر۔ جانور۔ نیشکر۔ کبوتر۔ اگر۔ گھر۔ کھنڈر۔ مٹر۔ گولر۔ سنگر۔ تیتر۔ تیور۔ ڈر۔ کنکر۔ پتھر۔ چھپر۔ بندر۔ چکر۔ کنٹر۔ نمبر۔ دیفر۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہیں۔ باستثناء سہر۔ ظفر۔ سحر۔ نظر۔ کمر۔ جبر۔ لقر۔ لسر۔ لقر۔ شکر۔ صرصر۔ چادر۔ معجر۔ خنصر۔ بنصر۔ آذر۔ خاکستر۔ انگشتر۔ راہگذر۔ پتاور۔ دساور۔ ستاور۔ نچھاور۔ ارہر۔ تیتر۔ لٹھر۔ کچکچ۔ گھسر۔ کتر۔ ہجر۔ مچھر۔ تتر بتر۔ کھوکھر۔ چوسر۔ پچر۔ ٹکر۔ دوہر۔ زہر۔ دہر۔

---

[۱] برتی مرحوم۔ [۲] عقدۂ دل رونیسے اے یار کھلا + بوندیں ہوتوف ہوئیں ابر گہربار کھلا ۱۲ [۳] سانچ مرہم سے انگشتری اپنی دیکھے سلیماں کردیا + طاعت میں بھی سوال سنا گر فقیر کا ۱۲ [۵] آتش: مخفور ع مشت خاک اپنا تیری راہ گذر تک پہنچی ۱۲

آکھر[1]۔ پاکھر۔ بیر۔ سیسر۔ کیسر۔ جھالر۔ گاجر۔ آہر۔ جاہر۔ چھچوندر۔ کہ یہ الفاظ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور لفظ دوپہر۔ دوپاس کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور دن کی ایک ساعت معینہ کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں ؎ اے روزِ فراق نیم جاں ہوں تیری ابھی دوپہر بجی ہے۔ اور گذر بھی گذرنے کے معنے پر مذکر آتا ہے۔ اور بسرا وقات کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ دُر۔ مُر۔ کر۔ شتر۔ عنصر۔ سہر۔ کہر۔ دُھر۔ کُھر۔ اور تصور۔ تکبر۔ تکدر۔ تغیر۔ تنفر۔ تواتر۔ تفاخر۔ تقاطر۔ تبختر۔ تمسخر وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ آخر۔ کافر۔ طائر۔ ظاہر۔ سہر اور۔ دفاتر۔ عساکر۔ جزائر۔ سرائر۔ ذخائر۔ عناصر۔ مظاہر۔ نوادر۔ جواہر۔ مخاطر۔ مقاصر۔ مناظر۔ مصادر۔ مقابر۔ منابر۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ خاطر۔ جزائر۔ تربھر مؤنث بولے جاتے ہیں۔ نور۔ طور۔ صور۔ فتور۔ قصور۔ دفور۔ سرور۔ عرور۔ مرور۔ حضور۔ صدور۔ رنجور[2]۔ انگور۔ کافور۔ ناسور۔ دستور۔ مقدور۔ مذکور۔ سیندور۔ انجور۔ لنگور۔ بٹھور۔ کانپور۔ رامپور۔ وغیرہ اور شہور۔ نجور۔ امور۔ قبور۔ ذکور۔ وغیرہ سب مذکر بولے جاتے ہیں۔ سوا۔ زنبور۔ شقنقور۔ عصفور۔ تسیور۔ کھجور کہ یہ الفاظ مؤنث آتے ہیں۔ اور حور معشوق کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور اپنے معنے حقیقی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ زور۔ شور۔ گور۔ چشکور۔ چھکوڑ۔ توڑ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ کور۔ پور۔ بھور۔ ڈور۔ دور۔ کور۔ ٹکور۔ باگ ڈور۔ مٹھور۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور چور۔ اگر انسان کو کہیں گے تو مذکر کے ساتھ مذکر۔ اور مؤنث کے ساتھ مؤنث بولیں گے۔ اور ہندی چور شمع کے چور زخم کے چور۔ گنجفہ کے چور وغیرہ کو مذکر استعمال کریں گے اور مور بھی جو فارسی میں چیونٹی کے معنے پر ہی مؤنث

---

[1] بحر مرحوم ع مجنوں شیر کے آکھر تھا کبھی گھر اپنا ۱۲ [2] آتش ؎ ناتوانی سے ہے یکساں ظاہر و باطن میرا + تار پیراہن تن رنجور پیراہن میں ہے ۱۲ [3] خواجہ آتش ؎ جب شب مہ میں چکور آڑتا ہے مرجاتے ہیں ہم + پتلیوں کا اپنی ابھی تارا کوئی رخسارہ تھا ۱۲ [4] ناسخ ؎ لازم اس مہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ تو ہے + نہ بھگوئے کہیں سکھپال کا سب توڑ گھٹا ۱۲ [5] شیخ ناسخ ؎ اس بت شیریں ادا کی پور پور + بے تکلف نیشکر کی پور ہے ۱۲ [6] ناسخ ؎ ہجر کی شب کا جو ہے ایسا ہی ڈر + صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے ۱۲ [7] برق خضر ؎ کھیل تو دیکھو وہ بھجواتا ہے لے کر ہاتھ میں + دل نہیں قبضہ میں گویا گنجفہ کا چور ہے ۱۲ [8] ناسخ نے ہی اس کو مؤنث بھی باندھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ناسخ ؎ چرخ پر تارے نظر آتے ہیں جب چھٹکے ہوئے + جانتا ہوں اس پری کی پالکی کی توڑ ہے ۱۲ [9] مختلف فیہ ہی مثال مذکر بھی ہے ؎ محرد صل کی مانگوں جو دعا + صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے۔ منیر لکھنوی۔

آتا ہے۔ چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں۔ ؎ خال سیہ ہے گیسوئے خمار کے تلے + یا دب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے۔ اور ہندی میں جو طاؤس کے معنے پر ہے مذکر بولا جاتا ہے۔ جور ہندی دور۔ غور۔ ثور۔ مور۔ تاگور۔ مذکر آتے ہیں۔ گور۔ مؤنث ہے۔ دیر۔ طیر۔ غیر۔ بیر۔ فیر۔ مذکر آتے ہیں خیر۔ شیر مؤنث بولے جاتے ہیں۔ لیکن سیر کو بعض شعرائے متقدمین نے مذکر بھی کہا ہے۔ اکسیر۔ طباشیر۔ نفیر۔ صفیر۔ نظیر۔ صریر۔ ضمیر۔ زنجیر۔ بواسیر۔ داروگیر۔ زنجیر۔ جاگیر۔ زیر۔ بیر۔ چیر۔ کھیر۔ لکیر۔ نکسیر۔ اور تحریر تقریر۔ تصویر۔ تقدیر۔ تدبیر۔ توقیر۔ تاخیر۔ تاثیر وغیرہ۔ مؤنث آتے ہیں۔ تیر۔ پیر۔ شیر۔ حصیر۔ سیر۔ انجیر۔ پنیر۔ نخچیر۔ بعیر۔ سعیر۔ دبیر۔ سعیر۔ قیر۔ سریر۔ حریر۔ عبیر خمیر جم غفیر۔ خنزیر۔ نکیر۔ مر۔ کشمیر۔ زنجبیر۔ نقطہ گیر۔ کف گیر۔ کلاگیر۔ دلوار گیر۔ ابیر۔ بیر۔ پیر۔ ہمیر۔ اور تصاویر۔ تفاسیر۔ ابازیر۔ عصافیر۔ دنانیر۔ خنازیر۔ شاہیر۔ مزامیر۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ زیر۔ شیر گیر۔ اندھیر۔ بیر۔ پھیر۔ گھیر۔ ڈھیر۔ سیر۔ بٹیر۔ ایر۔ پھیر۔ ہیر۔ پھیر۔ کنیر۔ تکیر۔ اجمیر۔ بیکانیر۔ مذکر آتے ہیں۔ دیر۔ شمشیر۔ چنگیر۔ منادیر۔ مدہ بھیر۔ مؤنث آتے ہیں۔ حشر۔ نشر۔ عسر۔ یسر۔ مذکر ہیں۔ نحس۔ مذکر آتا ہے۔ ابر۔ بیر۔ حیر۔ صبر۔ گبر۔ ہزبر۔ مذکر ہیں۔ قبر۔ مؤنث ہے۔ صبر۔ کبر۔ شیر۔ مذکر ہیں۔ بدر۔ صابر۔ غدار۔ مذکر ہیں۔ قدر۔ مؤنث ہے۔ زنجیر۔ مذکر ہے۔ فجر۔ مؤنث ہے۔ ذکر۔ مذکر ہے فکر مؤنث ہے قصر عصر۔ مذکر ہیں۔ دہر۔ زہر۔ شہر۔ قہر۔ جہر۔ مہر۔ مذکر آتے ہیں۔ ظہر نہر لہر۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ ظہر۔ مذکر ہے۔ مہر مؤنث ہے۔ سہر مذکر ہے۔ مہر۔ آفتاب کے معنی پر مؤنث ہے خار۔ خار۔ کار۔ بار۔ یار۔ کاروبار۔ انار۔ شکار۔ نگار۔ وگار۔ نثار۔ قرار۔ مزار۔ غبار۔ نجار۔ دارومدار۔ نہار۔ وقار۔ دیار۔ فشار۔ موسیقار۔ اعتبار۔ انتظار۔ اقرار۔ افتخار۔

؎ آتش ؎ چمن کی سیر پہ ہوتا ہے جھگڑا + کمر میری ہے دست باغباں میں ۱۲ ؎ ناسخ ؎ جام کو کیا دیکھکر حیران ہے پی جا شراب + کم ہوئی جم غفیر اے دل فقط کیا جم نہیں ۱۲ ؎ ناسخ ؎ خوب و زشت ایک ہیں دنیا سے سفر کرنے میں + شمع کیساتھ ہی اس بزم سے گلگیر چلی ۱۲ ؎ مرزا برق ؎ اس کے حضور ابیر ہوا رنگ یاسمیں + رنگت گلوں کی بن گئی بکا گلال کا ۱۲ ؎ خجلت کہ افسوں گر آزاد در فسوں بر کسے سلط سازد ۱۲ ؎ دہلی والے اس کو مذکر باندھتے ہیں اور ابتک اسی پر اڑے ہوئے ہیں۔ ظفر ؎ قرار آ ہی گیا غم میں دل سنبھل ہی گیا + گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا ۱۲ ؎ برق مرحوم ؎ میں وہ ہوں سوختہ افتادہ کہ جیب لہر ہوتی + داغ کا غذ کا لگا نام نہ میرا اٹھا ۱۲ ؎ ایضاً ؎ فرقت یار میں گھر مجھکو ہوا ہے ظلمات + ایک دن مہر نہ ذرہ کے برابر چمکا ۱۲ منہ

اشتہار۔ اقرار۔ انکار۔ اشعار۔ اظہار۔ مضمار۔ ستار۔ رخسار۔ آزار۔ بازار۔ سمار۔ تمار۔ پیار۔ دولار۔ سنگار۔ نکھار۔ کھار۔ وار۔ ہار۔ بچار۔ اچار۔ ابھار۔ ادتار۔ ستار۔ نکھار۔ ہوادار۔ مدار۔ انوار۔ ہتھیار۔ وغیرہ اور اشعار۔ آثار۔ اطوار۔ افکار۔ اشجار۔ اثمار۔ انہار۔ صغار۔ کبار۔ بحار۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے **رفتار**۔ گفتار۔ دیوار۔ عار۔ نار۔ تکرار۔ معیار۔ مقدار۔ مزار۔ منقار۔ پرکار۔ روبکار۔ دستار۔ کنار۔ ہزار۔ مہار۔ قطار۔ ازار۔ بہار۔ عیار۔ کارگذار۔ گبرودار۔ ذوالفقار۔ آبشار۔ سرکار۔ پرکار۔ روبکار۔ استغفار۔ لچکار۔ بیزار۔ تلوار۔ بوچھار۔ پھار۔ کہار۔ دھار۔ مار۔ ماروار۔ کچھار۔ سوار۔ ملار۔ جوار۔ کھنکار۔ گنبدھار۔ جھنکار۔ جھنکار۔ کھنکھار۔ پھٹکار۔ ڈنکار۔ للکار۔ پکار۔ دکار۔ کہ اتنے کلمے مؤنث آتے ہیں۔ اور **بار**۔ بوجھ کے معنی پر یا بوجھ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے۔ اور دخل یا نوبت کے معنی پر مؤنث آتا ہے۔ اور دار۔ بھی جو عربی میں گھر کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے۔ اور فارسی میں جو سولی کے معنی پر ہے مؤنث ہے۔ اور زنار بھی مختلف فیہ ہے۔

ناسخ مغفور ؎ رہتی ہے حسن پرستوں کے گلے میں زنجیر + کفر انکا ہے نیا اور زنار نئی۔ **رشک مرحوم** ؎ بیخود یہ تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن + تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی۔ **خواجہ وزیر مرحوم** ؎ کافر ہوا ہوں پی کے مے عشق اے وزیر + زنار مجھ کو چاہیے موج شراب کا۔ اِلّا مؤلف کے عندیہ میں حق یہ ہے کہ زنار ضد ہے تسبیح کی۔ پس مانند تسبیح کے زنار کو بھی مؤنث ہی استعمال کرنا چاہیے۔ اور **اخبار**۔ یہ لفظ مفرد و جمع دونوں طرح استعمال میں آتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں مذکر بولا جاتا ہے۔ جیسے اخبار دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اخبار آیا۔ اور اخبار دیکھے۔ اور اخبار آئے۔ بیاتے مجہول۔ اور کٹار۔ کو بھی بعضے مؤنث بولتے ہیں اور بعضے مذکر۔ لیکن حق یہ ہے کہ کٹاری مؤنث ہے۔ اور کٹار مذکر۔ چنانچہ میر علی احمد شاگرد رشید رشک مغفور کے فرماتے ہیں ؎ لبوں پر لڑ رہے ہیں بادہ خوار ابکی برس + کوڑی بھر تاڑی پر چلتا ہے کٹار

---

۵۱ ہزار حیف کہ بعد از وفات یاد آیا + خزاں جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا ۱۲ ۵۲ خواہ بمعنی نقش اور خواہ بمعنی معشوق ۵۳ مؤلفہ ؎ دیوانہ ہے کہ پوچھتے ہو دل سے ہمارے۔ ناسخ کی شب وصل میں تکرار نکالی ۱۲ ۵۴ امیر ؎ جو مقدار دولت کی تھی کی بیاں + گڑا تھا جہاں زر بتایا نشاں ۱۲ ۵۵ شیخ ناسخ مرحوم ؎ اک چوٹ لگائے گی اگر کلک نواسنج + دھنس جائیگی بلبل تری منقار گلے میں ۱۲ ۵۶ مرزا برق مرحوم ؎ تمام عمر نہ پیغام وصل یار آیا + جلا دو کاٹ کے اس نخل بیثمر آیا۔

۵۷ زوق ؎ جستجو میرے قمر کی نہیں کس کو دن رات + چرخ دو اور جدا پھرتے ہیں سیتا رجدا ۱۲ منہ

اب کی برس۔ گویا ؎ اس سے مانگا جو خوں بہا تو کہا + کوڑی رکھتا نہیں کٹار اپنا۔ عطر۔ فقر۔ وقر۔ جزر۔ چتر۔ جفر۔ ستر۔ مکر۔ غدر۔ بزر۔ سکر۔ شکر۔ عذر۔ صغر۔ سحر۔ صفر۔ شعر۔ مذکر آتے ہیں۔ شطر۔ نشر۔ عمر۔ خمر۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور کسر توڑنے کے معنی پر مذکر اور کمی و نقصان کے معنی پر مؤنث ہے۔

فصل ہفتدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں رائے ہندی ہے

پھاڑ۔ جھاڑ۔ تاڑ۔ پہاڑ۔ بگاڑ۔ کواڑ۔ کاٹ کباڑ۔ مذکر آتے ہیں۔ آڑ۔ پچھاڑ۔ ڈراڑ۔ نواڑ۔ دھاڑ۔ آڑ۔ راڑ۔ ہڑواڑ۔ چنگھاڑ۔ آڑ پاڑ۔ مار دھاڑ۔ اوکھاڑ۔ پچھاڑ۔ چھیڑ۔ چھاڑ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں اور کھلاڑ۔ کا اطلاق محض زن اوباش پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک شاعر مثنوی میں کہتا ہے ؎ تھی نہایت وہ شوخ دید کھلاڑ + کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ۔ دھڑ۔ بھیڑ۔ پکڑ۔ جھگڑ۔ لگڑ۔ لکڑ۔ بگڑ۔ گودڑ۔ دھیڑ۔ تھوہڑ۔ اندھڑ۔ بھیڑ۔ پیڑ۔ چھیڑ۔ پڑ۔ پاپڑ۔ کوبڑ۔ چوتڑ۔ ہڑ۔ کھیڑ۔ بڑ بگڑ۔ جھانکڑ۔ لکڑ۔ جھگڑ مذکر آتے ہیں۔ اڑ۔ بڑ۔ پھڑ۔ جھڑ۔ چھڑ۔ جڑ۔ کڑ۔ لڑ۔ ہڑ۔ اکڑ۔ پکڑ۔ رگڑ۔ رڑ۔ روکڑ۔ چوپڑ۔ پھکڑ۔ کیچڑ۔ باگڑ۔ پھاگڑ۔ تڑپڑ۔ اڑبڑ۔ دوہتڑ۔ بالچھڑ۔ جمگادڑ۔ دھڑا دھڑ۔ تڑاتڑ۔ پڑاپڑ۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ کڑ۔ مذکر ہے۔ بھڑ۔ چڑ۔ ہڑ۔ مؤنث ہیں۔ توڑ۔ جوڑ۔ موڑ۔ نچوڑ۔ مذکر آتے ہیں۔ بچھوڑ۔ سکوڑ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ بھوڑ۔ مؤنث ہے۔ دوڑ۔ گھوڑ دوڑ۔ مؤنث ہیں چیڑ۔ مذکر ہے۔ بھیڑ۔ چھیڑ۔ مؤنث ہیں۔ پیڑ۔ ایڑ۔ بھیڑ۔ چھیڑ۔ کھکیڑ۔ مؤنث ہیں۔ اور ادھیڑ کا اطلاق مرد و زن دونوں پر کیا جاتا ہے۔

فصل ہیجدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں زائے معجمہ ہے

آغاز۔ انداز۔ شیراز۔ اعجاز۔ ابزاز۔ اعزاز۔ جواز۔ حجاز۔ رجحان۔ مجاز۔ جہاز۔ طراز۔ کنراز۔ گداز۔ باز۔ ناز۔ راز۔ ساز۔ سازوباز۔ بول و براز۔ سوز و گداز۔ نشیب و فراز۔ پاانداز۔ احتراز۔ امتیاز۔ بیاز۔ مذکر آتے ہیں۔ آواز۔ پرداز۔ پرواز۔ نماز۔ پیاز۔ آز۔ قاز۔ جانماز۔ پیشواز۔ مؤنث بولے جاتے

؎ برق مرحوم کس قدر زیبا ہے زیور اُس بت طناز کو + ساز سونے کا لگایا ہے سمندِ ناز کو ۱۲ منہ

ہیں۔ اور **نیاز**۔ حاجت کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ **خواجہ آتش** ؎ نہ ہوگا حسن کا مجھ سا بھی عاشق کوئی دنیا میں + نیاز اس سے کیا پیدا نظر جو ناز نین آیا۔ اور ہندی میں جو نذر کے معنی پر مستعمل ہے مؤنث بولا جاتا ہے۔ **شیخ ناسخ** ؎ کر چکے پاؤں کو تو صحرا میں خاروں کی نیاز + کوہ پر سر کو بھی چل کر نذر خار لیجئے۔ جز مذکر ہے۔ تیز مؤنث ہے۔ مرکز۔ خنجر۔ نیزہ۔ زرگز۔ مذکر ہیں۔ سپیرز۔ مؤنث ہے۔ **پخت و پز**۔ رجز۔ مؤنث ہیں۔ **البرز**۔ گرز۔ مذکر ہیں۔ خرز۔ مذکر ہے۔ رقز۔ مؤنث ہے۔ کنز۔ مذکر ہے۔ طنز۔ مؤنث ہے۔ طرز مختلف فیہ ہے۔ **شیخ ناسخ** ؎ کونسی طرز سخن ہے جو اسے آتی نہیں کیوں نہ ہو شاگرد ناسخ ہے ہر اک استاد کا۔ **ولہ ع** ہے طرز ہر نفس میں نسیم بہار کی۔ **ولہ ع** تلوار دیکھے طرز اگر تیری چال کی۔ **رشک مرحوم ع**۔ طرز گل نرگس رم آہو نہیں اچھا۔ **کیف**۔ ع ہم نے اے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا۔ لیکن مشیر فصحا کے عندیہ میں طرز مؤنث ہے۔ اور مؤلف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے۔ تموز۔ پرنوز۔ رموز۔ کنوز۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ روز۔ سوز۔ گوز۔ نوروز۔ مذکر ہیں۔ موز۔ جوز۔ مذکر ہیں۔ گوز۔ مؤنث ہے۔ مویز۔ کشنیز۔ گریز۔ مذکر آتے ہیں **چیز** دہلیز۔ شونیز۔ تجویز۔ تجہیز۔ تمیز مؤنث بولے جاتے ہیں۔ پرہیز۔ مہمیز۔ تبریز۔ نیریز۔ شبادیز۔ جہیز۔ مذکر آتے ہیں۔ کاریز۔ فالیز۔ گلریز۔ ستیز۔ دست آویز۔ گسست و خیز۔ برستخیز۔ میز۔ ریز مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور گریز۔ مختلف فیہ ہے۔ **شیخ ناسخ** ؎ عشق جب وارد ہوا کی عقل نے دل سے گریز + ایک جا دیکھا ہے کس نے شیر اور روباہ کو۔ **رشک مغفور** ؎ جس سے گریز تھا مجھے اب ہے اسی کا اشتیاق + کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ گریز کو جملہ فصحا مؤنث ہی بولتے ہیں۔ مذکر سوا اس شعر حضرت رشک کے گوش زد نہیں ہوا۔

فصل نوزدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں سین مہملہ ہے

طوس۔ روس۔ خروس۔ ناقوس۔ ناموس۔ قریوس۔ آہرس۔ جلوس۔ فلوس۔ ملبوس۔

۵۱ آتش ؎ چشم بد میں کا نہیں اندیشہ حسن یار کو فسلہ ہے حرز جو بازو کے جوشن میں نہیں۔ ۵۲ میر وزیر علی صبا ؎ غوطے کھلواتی ہیں کیا رمزیں تری اے بحر حسن + تھا ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں ۱۲ ۵۳ شیخ ناسخ ؎ کب اجل کو ہے بھلا پیر و جواں کی تمیز + ہر کوئی دہر سے اے پیر و جواں اٹھتا ہے ۱۲ ۵۴ آتش ؎ دریا میں غسل کے لئے اترا جو وہ صنم + ناقوس مچھلیوں نے بجایا حباب کا ۱۲ منہ

طاؤس۔ جاسوس۔ جاموس۔ سالوس۔ کیلوس۔ ایلاؤس۔ یوس۔ بھوس کا رتوس۔ اور شموس نفوس۔ ردس۔ کنوس۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ **فانوس**۔ سبوس۔ عروس۔ اصل السوس قابوس۔ قاموس۔ مؤنث آتے ہیں۔ افسوس۔ پابوس۔ کنارو بوس۔ دوس۔ پڑوس۔ کوس بوس مذکر آتے ہیں۔ اوس مسوس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ **فردوس**۔ مالکوس۔ مذکر ہیں۔ **قوس**۔ مؤنث ہے۔ دھونس۔ مؤنث ہے۔ ہونس۔ گھونس۔ مؤنث ہیں۔ **پاس**۔ داس۔ راس۔ طاس۔ کاس۔ مساس۔ لباس۔ پلاس۔ نفاس۔ ہراس۔ قیاس۔ سپاس۔ نجاس۔ آماس۔ قرطاس۔ وسواس۔ الماس۔ کرپاس۔ کناس۔ نسناس۔ احساس۔ اجلاس۔ افلاس۔ نخاس۔ اختباس۔ اقتباس۔ اندراس۔ انعکاس۔ اوراناس۔ حواس۔ اجناس۔ انفاس وغیرہ اور آس پاس۔ انناس۔ اطلاس۔ ستیاناس۔ بھپاس۔ گلاس۔ سنڈاس۔ مندراس مذکر آتے ہیں۔ اساس۔ راس۔ یاس۔ التماس۔ آس۔ پیاس۔ نکاس۔ کپاس۔ گھاس۔ ناس۔ بوباس بھڑاس۔ چپڑاس۔ پٹواس۔ کھٹاس۔ مٹھاس۔ ہگاس۔ متاس۔ انچاس۔ پچاس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ **پارس**۔ سارس۔ بنارس۔ مذکر ہیں۔ **ڈھارس** مؤنث ہے۔ **بانس**۔ ڈانس۔ مذکر ہیں۔ **بھانس**۔ سانس۔ دھانس۔ پانس۔ مؤنث ہیں۔ **پس** مس۔ جرس۔ فرس۔ قفس۔ نفس۔ عسس۔ عدس۔ دسترس۔ کرگس۔ کلمس۔ مسدس۔ مخمس۔ بس۔ جس۔ کس۔ رس۔ بس۔ برس۔ ترس۔ کلس۔ برجس۔ امرس۔ اپرس۔ راچھس۔ مذکر آتے ہیں۔ **ہوس**۔ مگس۔ اطلس۔ منادرس۔ نس۔ پنس۔ اس چرس۔ پٹس گھٹس۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ اور خس مطلق کاہ کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ **سودا** کہتے ہیں۔

---

۵۱ خواجہ آتش ۵ فاتحہ پڑھنے کو آیا قبر پر آتش نہ یار + دو ہی دن میں پاس الفت اس قدر جاتا رہا ۱۲ ۵۲ بحر مرحوم بیچ آدھی پڑے نگاہ تو پورا مساس ہو ۱۲ ۵۳ رشک مغفور ۵ صنم پرست ملیں یا خدا شناس مجھے + دعائے وصل کی رہتی ہے التماس مجھے ۱۲ ۵۴ آتش۔ مصحفی ٹھوکریں کھاتے ہیں یاں پارس کے پتھر سیکڑوں ۱۲ ۵۵ برق مرحوم ۵ وہ رشک آفتاب سراپا ہے نور کا + موجیں نفس ہیں تن نہیں دریا ہے نور کا ۱۲ ۵۶ رشک مرحوم ۵ پایا جو دسترس تو بڑا رنگ لائیگا + دزدِ حنا کے ہاتھ سر دست توڑے ۱۲ ۵۷ بعض شعرا نے مذکر بھی لکھا ہے۔ آتش ۵ عیب عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجئے + اطلس ہفت آسماں صرف قبا ہوتا نہیں۔ منیر مصحح ۱۲ ۵۸ برق مرحوم ۵ کیا تجلی میں کہوں اُس ساعدِ پر نور کا + آستینِ یار ہے فانوسِ شمع طور کا ۱۲ ۵۹ مومن نے اس کو مذکر نظم کیا ہے۔ ۵ فلک پر ہو غوغا مناجات کا + کروں التماس اپنی حاجات کا ۶۰ مختلف فیہ ہے مؤنث کی مثال۔ آتش مصحح لب تک اُس کے جو ہوئی دسترس جام شراب ۱۲

سہ آنکھوں کے گرد میرے مژگاں کی ہے یہ صورت + جیسے کنار دریا خس بہ کے آ رہا ہے۔ اور اس کاہ خوشبودار کے معنی پر جس کے خس خانے موسم گرما میں بنتے ہیں مشترک ہے۔ لیکن اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے۔ اور مؤلف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے۔ مس۔ مجلس۔ لبس۔ اور مجالس مدارس۔ ہوادس۔ وساوس۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ حس[۱] نرگس[۲] مجلس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تقدس۔ تحبس۔ تنفس وغیرہ اور تعفس۔ اسطقس۔ ذیابیطس۔ یبس۔ دھس و بھرکس۔ مذکر آتے ہیں۔ کبس۔ گھس۔ یبس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ ابلیس۔ مقناطیس۔ کیس۔ یبس۔ مذکر آتے ہیں۔ تقدیس۔ تلبیس۔ تاسیس۔ تجنیس۔ تدریس۔ تفریس۔ وغیرہ اور ٹیس۔ یھیس۔ قیس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ یھلنیس۔ یھیس۔ کیس۔ دیس۔ پردیس مذکر آتے ہیں یھیس مؤنث ہے۔ بوقیس۔ مذکر ہے لیس[۳] مؤنث ہے۔ ترس۔ درس۔ مذکر ہیں۔ خرس۔ سرس مذکر ہیں۔ عرس۔ فرس۔ برس۔ مذکر آتے ہیں۔ ترس۔ بازپرس۔ چرس۔ مؤنث ہیں۔ انس مذکر ہیں۔ جنس[۴] مؤنث ہے۔ عکس۔ یکس۔ مذکر آتے ہیں۔ شمس۔ یکس۔ انس۔ جبس خمس۔ سدس نفس۔ ہبس۔ رہبس۔ مذکر ہیں۔

فصل ہشتم[۵] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں شین معجمہ ہے

عشش۔ ترکش[۵] آرش۔ پیشکش۔ مذکر آتے ہیں۔ آتش۔ عطش۔ چقلش۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اُلش اور تعیش۔ توحش۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ عش۔ منش۔ جوارش۔ چارپالش۔ منش۔ غلامش۔ گردش۔ کشمش۔ غرفش۔ اور جس کے آخر میں شین مصدری آتا ہے۔ مانند دانش۔ تابش

سہ شیخ ناسخ ؎ فرصت نہیں دم ملنے کی اک طفل کے غم سے + معدوم کھلونے کی طرح جس ہوئی ہم سے ۱۲ ۵۲ خواجہ آتش ؎ گردش چشم نہیں گردش افلاک سے کم + گھر کے گھر کرتی یہ ہے نرگس شہلا خالی۔ واہ۔ اسکی آنکھ نہیں نرگس شہلائے بہشت ۱۲

۵۳ مرزا مہدی تبول مرحوم ع مژگاں ہے لیس تیر نگہ کا نشانہ ہے ۱۲ ۵۴ شیخ ناسخ مرحوم ؎ عبور اللہ نے اُسکو دیا ہے علم باطن کا + لیلہ ہے جس نے ظاہر میں نو درس اک حرف ابجد کا ۱۲ ۵۵ بحر سلہ ؎ کبھی تو فاختہ دانے پھولوں پر اتباب + کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا ۱۲ ۵۶ خواجہ آتش ؎ سودائے عشق لیتے ہے خوش جمال شرط + یہ جنس چاہتی ہے خریدار دلفریب ۱۲

۵۷ برق مرحوم ؎ میں تو کیا وہ بھی تجھے دیکھ کے شیدا ہوتا + غش پہ غش آتا جو اس عہد میں موسا ہوتا ۱۲ ۵۸ مؤلف ؎ کیا ترکش جو خالی میرے تیر انداز نے مجھ پر + پکائے سب وہاں زخم اور سینہ تاک بھر پایا ۱۲

سازش۔ نوازش۔ خواہش۔ کاہش۔ آرائش۔ آسائش۔ سفارش۔ گذارش۔ بارش۔ اندیش بنیش تمیش خلش[۱] جنبش۔ لغزش۔ مالش۔ نالش وغیرہ سب مؤنث بولے جاتے ہیں۔ بالیس۔ پرسش[۱] مذکر آتے ہیں۔ موش۔ چاؤش۔ اور نقوش۔ وحوش۔ جیوش[۱۲] وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ جوش۔ دوش۔ گوش۔ ہوش۔ خروش۔ سروش۔ تن و توش۔ خورد و نوش۔ سرپوش۔ خرگوش مرز بجوش۔ مذکر آتے ہیں۔ **پاپوش**۔ بناگوش[۲]۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور آغوش بعضوں کے عندیہ میں گود کے قیاس پر مؤنث ہے۔ حالانکہ بقیہ[۱۳] نظم مذکر پایا جاتا ہے۔

خواجہ آتش۔ وصل کی شب ہم نے شادی مرگ ہو کر کھوئی جان + ننگ مردی پر ہمارے گور کا آغوش ہے۔ **سید محمد خاں رندے**۔ میں وہ محروم محبت ہوں لڑکپن میں کبھی + وا کسی نے مرے واسطے آغوش کیا۔ **بیش**۔ مذکر ہے **ریش**۔ تشویش تفتیش۔ مؤنث ہیں۔ **پیش**[۱۴] پیش و پیش۔ کم و بیش۔ ریش۔ درویش۔ کیش نیش[۱۵]۔ سریش۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ **میش**۔ گاؤمیش۔ مؤنث آتے ہیں۔ انتعاش۔ قماش۔ خفاش[۱۶]۔ گلاب پاش۔ تاش۔ ماش۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ **تراشش**[۱۷]۔ خراش۔ تلاش۔ معاش۔ قاش۔ لاش۔ پاداش۔ شاباش۔ پرخاش[۱۸] خنخاش۔ بود و باش۔ تراش۔ خراش۔ قلم تراش[۱۹]۔ مؤنث آتے ہیں۔ آتش بھی استعمال میں مؤنث ہے الا آتش جو کو مذکر بولتے ہیں۔ فعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ مثلاً یوں کہتے ہیں کہ آتشجو پئے یا بنائے یا آتشجو رکھے ہیں، یا تھے **کیش طیش حیش مقیش**۔ مذکر ہیں۔ **بخش**۔ رخش۔ مذکر ہیں۔ **نقش**[۲۰]۔ زرفش۔ مذکر ہیں۔ **عرش**۔ فرش مذکر ہیں **نعش**۔ مؤنث ہے۔

---

[۱] بحر مضرعہ۔ پرسش ہے ایسی لشکر کا اجل جسکی ہراول ہے ۱۲ [۲] خواجہ آتش۔ مجھ کو بھاتی ہے بناگوش صنم گوہر کیساتھ ۱۲ [۳] بحر سلمہ۔ ہمارے قتل میں کیا جانے کیا ہوا پس و پیش + کھینچے وہ تیغ کی صورت تنے سپر کی طرح ۱۲ [۴] بحر سلمہ۔ خفاش میوے باغ کے کھا کر اوگل چلے ۱۲ [۵] رشک۔ پاؤں تو چومتا رہوں دست صنم تراش + سب سے علیحدہ ہے تیری اے صنم تراش۔ [۶] رشک۔ بے قصور روٹھا کرتی ہے پرخاش تمہیں + ناصح ہم کو برا کہتے ہو شاباش تمہیں ۱۲ [۷] رشک۔ میرے لئے تراش رہی ہے سر قلم + کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش ۱۲ [۸] برق۔ یار سے وصل ہوا نقش اول بیٹھ گیا + وہ عمل میں نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا ۱۲ [۹] مختلف فیہ ہے مثال مذکر آتش + کاوش مژہ سے کی لخ دل بر کی دید میں + پائے نگاہ سے بھی خلش یائے کیا ۱۲ [۱۰] نظم میں بھی مؤنث کی مثال موجود ہے ظفر کا شعر ملاحظہ ہو۔ ظفر۔ شاہد مقصود ہے کس کی بغل میں اے ظفر + دیکھ تو آغوش جریح سیر ہے خالی پڑی ۱۲ منہ

فصل بست و یکم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں صاد ہے

اخلاص۔ اختصاص۔ خلاص۔ قصاص۔ رصاص۔ اجاص۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور خواص۔ جو جمع ہے خاص کی وہ استعمال میں مذکر ہے۔ اور اُردو میں جو خدمتگار امرا و سلاطین کے معنی پر آتا ہے مرد خدمتی ہو یا زن خدمتی دونوں پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے نص۔ برص مؤنث آتے ہیں۔ تفحص۔ تخلص۔ تقلص۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ رقص۔ نقص۔ مذکر ہیں۔ خصوص۔ فصوص۔ مذکر ہیں۔ قمیص۔ مذکر ہے۔ تحریص۔ تخصیص۔ ترخیص۔ تنقیص۔ وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ حیص بیص۔ مؤنث ہیں۔ قرص۔ مذکر ہے۔

فصل بست و دوم اُن اسماء کے بیان میں جن کے آخر میں ضاد معجمہ ہے

اغراض۔ اغماض۔ اعتراض۔ انقباض۔ انقراض۔ ریاض۔ اور اعراض و اغراض وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ بیاض۔ مقراض۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ فرض۔ قرض مذکر ہیں۔ ارض مؤنث ہے۔ اور عرض۔ جو طول کی ضد ہے۔ اس کو مذکر بولتے ہیں۔ اور التماس کے معنے پر مؤنث آتا ہے۔ شیخ ناسخ فرماتے ہیں ؎ ہوئی پیش نبی بے شبہ عرض حال آہو سے + دلیل اس پر ملی ہے آپ کی چشم سخن گو سے۔ ولہ۔ ؎ ہوں وہ میکش جب بنا پتلا تو میں نے عرض کی + کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہئے۔ عرض۔ مرض۔ عوض۔ مذکر ہیں۔ عرض مؤنث ہی عروض۔ فیوض۔ مذکر ہیں حضیض۔ نقیض۔ مؤنث ہیں۔ عرائض۔ فرائض۔ عارض۔ مذکر ہیں۔ مابض۔ نافض۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور تعرض۔ تمارض۔ وغیرہ مذکر ہیں۔ حوض۔ خوض۔ مذکر ہیں۔ قبض۔ مذکر ہے۔ نبض۔ بیش قبض۔ مؤنث ہیں۔ قبض مذکر ہے۔

---

۵۱ شیخ ناسخ۔ سیکڑوں آہیں کروں پر دخل کیا آواز کا + تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا ۱۲ منہ ۵۲ میر تقی مرحوم بمصرعہ میرا اعراض بھی لوگوں نے کیا ہے آگے ۱۲ منہ ۵۳ ناسخ مرحوم۔ میرے گھر سے چلا محروم جب چور + کہا میں نے رہا مجھ پر ترا قرض ۱۲ منہ

۵۴ آتش مرحوم۔ وعشہ پیری میں ہے اس جوش جوانی کا عوض + اپنی بدمستی کا خمیازہ نہ کیونکر کھینچے ۱۲ منہ

۵۵ آتش مغفور ؎ صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے + صحن چمن میں حوض بھرا ہے گلاب کا ۱۲ منہ

فصل بست و سوم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں طائے حطی ہے

خبط۔ ربط۔ ضبط۔ مذکر ہے۔ فرط مذکر ہے۔ شرط۔ مؤنث ہے۔ لبط۔ وسط۔ مذکر ہیں۔ بربط۔ غلط۔ نمط۔ وسط۔ نقط۔ اوسط۔ خط۔ قط۔ دستخط۔ سرخط۔ مذکر ہیں۔ بط مؤنث ہے اور شط۔ مختلف فیہ ہے۔ قدما نے مذکر کہا ہے۔ مصحفی۔ ؎ گڑیں شہید ترے کس نمط زمیں کے تلے + جب اُن کے خون کا بہتا ہو شط زمیں کے تلے + اور متاخرین بالاتفاق مؤنث کہتے ہیں۔ رباط۔ ارتباط۔ انبساط۔ اختلاط۔ اغلاط۔ نقاط۔ مذکر ہیں۔ افراط۔ احتیاط۔ بساط۔ صراط۔ مؤنث ہیں۔ اور نشاط۔ مختلف فیہ ہے۔ بعضے اس کی تانیث کے قائل ہیں۔ بعضے تذکیر کے چنانچہ مؤلف کے عندیہ میں بھی نشاط مذکر ہے۔ نبائط۔ ضبائط۔ روابط۔ ضوابط۔ مذکر ہیں تسلط۔ توسط مذکر ہیں۔ تفریط۔ تبسیط۔ مؤنث ہیں۔ لحط۔ غلط۔ خلط مذکر ہیں۔ قسط مؤنث ہے

فصل بست و چہارم اُن اسماء کے بیان میں جنکے آخر میں ظائے منقوطہ ہے

تلفظ۔ تیقظ۔ مذکر ہیں۔ تقریظ۔ مؤنث ہے۔ حفظ۔ غیظ۔ مذکر ہیں۔ الفاظ مواعظ مذکر ہیں۔ وعظ مختلف فیہ ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ میں مؤنث ہے لفظ بھی تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہے طلب سے اس قدر نفرت کہ رہتا ہے خیال + آنہ جائے لفظ لب پر باب استفعال کا۔ رشک مرحوم مؤنث کہتے ہیں ؎ وصل کی رات بنا نامۂ شوقِ گیسو + شام لفظیں ہیں سفیدی ہے سحر کاغذ کی۔ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصحا کے نزدیک لفظ مذکر ہے۔ اور مؤلف بھی اِسکی تذکیر کا قائل ہے۔

فصل بست و پنجم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں عین مہملہ ہے

ابداع۔ اجماع۔ اتباع۔ اجتماع۔ اختراع۔ ارتفاع۔ امتناع۔ انتزاع۔ انتفاع۔

؎ رشک مغفور۔ محتسب جو کنارا خم کے کا توڑا + بطے مجھی کہ دریا کا کنارا توڑا ۱۲ منہ ؎ رشک مرحوم ؎ آنکھیں بچھائیں اہلِ نظر آئیں آپ اگر + کرتے ہیں کام بڑھ کے یہ اپنی بساط سے ۱۲ منہ ؎ آتش ؎ آتش یہ شاعروں کا فقط اختراع ہے + رخسار گنج ہیں نہ تو گیسوے یار سانپ ۱۲ منہ

انقطاع۔ سماع۔ صداع۔ صداع۔ نعناع۔ اور ساع۔ رقاع۔ بقاع۔ اتباع۔ اطباع۔ اضلاع۔ اقطاع۔ اوجاع۔ اوضاع۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ اطلاع۔ متاع۔ نزاع۔ وداع۔ شعاع۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ لیکن شعاع ناسخ مغفور کے ایک شعر میں مذکر بھی بندھا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ شعر یہ ہے ؎ ہجر میں ہر شعاع شمس مجھے + ہوگیا ہے خدنگ سونیکا مگر ظن غالب ہے کہ یہاں تحریف ہوگئی ہو یا ہوگئی کے مقام پر ہوگیا لکھدیا گیا ہو۔ توابع مطابع۔ مطالع۔ منافع۔ موانع۔ مواضع۔ مواقع۔ لوامع۔ جوامع۔ سواطع۔ طالع۔ مذکر آتے ہیں۔ شارع۔ مؤنث ہے۔ اور مضارع زمانۂ حال و استقبال کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور بحر عروض کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ بلع۔ خلع۔ قلع۔ مذکر ہیں۔ وجع۔ سجع۔ دمع۔ قمع۔ ملع مذکر ہیں۔ سمع۔ سمع۔ جمع۔ مؤنث ہیں۔ وضع۔ مؤنث ہے۔ نطع مذکر ہے۔ قطع۔ وضع کے معنی پر مؤنث ہے۔ اور بمعنی بریدن مذکر ہے۔ مرجع۔ مزرع۔ مطلع۔ متقطع۔ مجمع۔ مصرع۔ موقع۔ مرتع۔ منبع۔ مرقع۔ ملمع۔ برقع۔ مربع۔ مذکر آتے ہیں۔ منع۔ مذکر ہے۔ نہنع۔ مؤنث ہے۔ فرع۔ درع۔ مذکر آتے ہیں۔ صرع۔ فرع۔ درع۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جرع۔ فرع۔ مذکر ہیں۔ جزع۔ مذکر ہے۔ طمع۔ مؤنث ہے۔ تبرع۔ طمع۔ مؤنث ہیں۔ تصنع۔ توسع۔ تمتع۔ متتبع۔ ترفع۔ تسبع۔ تورع۔ وغیرہ مذکر ہیں۔ تواضع۔ تضرع۔ توقع۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ خضوع۔ خشوع۔ رکوع۔ دقوع۔ نقوع۔ شیوع۔ شروع۔ فروع۔ دموع۔ طلوع۔ نیوع۔ مشروع۔ مذکر ہیں۔ جوع مؤنث ہے۔ رجوع۔ مختلف فیہ ہے۔ شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہیں ؎ ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بار ہا + تجھ سے رجوع نرگس بیمار نے کیا۔ حضرت برق مؤنث فرماتے ہیں ؎ دل اُس صنم سے دم نزع پھر گیا اے برق۔ رجوع اور سی کی جب مرض کو طول ہوا۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس زمانہ کے تو جملہ فصحا کی زبان پر رجوع مؤنث ہے مذکر کوئی نہیں بولتا۔ طوع۔ نوع۔ مؤنث ہیں۔ توقیع اور مصارع وغیرہ

۱؎ رشک مرحوم بمصرع۔ مٹی کے مول بھی نہیں بکتی متاع دل ۱۲ ۲؎ شیخ ناسخ۔ تن پروری کی تیغ زباں سے نہ تھی پناہ + گر پہنے تھی وہ درع نقوش حصیر کا ۱۲ ۳؎ شیخ ناسخ۔ کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب + ہاں تتبع کرتی ہیں ناسخ ہم اُس مغفور کا ۱۲ ۴؎ شیخ ناسخ بمصرع۔ دل نذر تورع ہے سپر ہے خم شمشیر ۱۲ منہ ۵؎ یہ مختلف فیہ ہے مثال مذکر نسیم ؎ کی مگر ریزی ہمارے آنسوؤں نے ٹوٹ کر + تھا متاع عمر جو دقف بیاباں گیا ۱۲ منہ ۶؎ یہ مختلف فیہ ہے مثال مؤنث رزق ؎ واسے قسمت آبیاری ابر رحمت نے نہ کی + مزرع امید اپنی خشک سب پانی ہوئی ۱۲ منیر لکھنوی۔

مذکر آتے ہیں۔ ربیع۔ سریع۔ ترصیع۔ ترفیع۔ تشنیع۔ تصدیع۔ تقطیع۔ توزیع۔ توسیع وغیرہ (صنعتی بہار، علم بحر سے معروف ۱۲) مؤنث بولے جاتے ہیں۔

فصل بست و ششم اُن اسماء کے بیان میں کہ جن کے آخر میں غین معجمہ ہے

باغ۔ راغ۔ زاغ۔ داغ۔ ایاغ[۵۱]۔ دماغ۔ سراغ[۵۲]۔ چراغ۔ فراغ۔ ابلاغ۔ اُلاغ۔ کُلاغ (ہندی کوا ۱۲) استفراغ[۵۳]۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ دروغ۔ طوغ۔ دروغ۔ فروغ[۵۴]۔ مذکر ہیں۔ آروغ (ڈکار ۱۲) طوغ۔ مؤنث ہیں۔ دریغ۔ میغ۔ مذکر ہیں۔ تیغ۔ مؤنث ہے۔ مرغ۔ سیمرغ۔ مذکر ہیں۔ (ہندی کشمیح ۱۲) (انسر ۱۲) (ابر ۱۲)

فصل بست و ہفتم اُن اسماء کے بیان میں جن کے آخر میں فا ہے

صاف۔ قاف۔ کاف۔ لاف[۵۵]۔ گزاف۔ طواف۔ مضاف۔ خلاف۔ لحاف۔ غلاف (بہروپ مسخرہ ۱۲) شگاف۔ شیاف۔ زحاف۔ زعاف۔ زراف[۵۶]۔ موباف۔ اعراف۔ اسراف۔ اصراف (جانور معروف ۱۲) اتحاف۔ اضعاف۔ انصاف۔ اختلاف۔ انحراف۔ انکشاف۔ اعتراف۔ اعتکاف۔ (ہندی بمعنی دھتکار وغیرہ ۱۲) لام کاف۔ ناف۔ اوراخلاف۔ اسلاف۔ اطراف۔ الطاف[۵۷]۔ اصناف۔ اکناف۔ اوصاف (لغت انگریزی ۱۲) اوقاف۔ آلاف۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں۔ ناف۔ سیحاف کشاف (لے سیحاف ۱۲ نام کتاب ۱۲) خطاف۔ شالیاف۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور حرّاف کا اطلاق محض زنِ شوخ و چالاک پر لیا (ابابیل ۱۲) (در ہندی قرآن معروف ۱۲) جاتا ہے۔ دف۔ شرف[۵۸]۔ نجف۔ ہدف[۵۹]۔ خزف۔ کلف۔ سلف۔ خلف۔ علف۔ مصحف۔ مصرف (صفائی دینا ۱۲) رفرف۔ مذکر آتے ہیں۔ صدف۔ طرف۔ شرشف۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور کف۔

---

۵۱ شیخ ناسخ۔ مصرعہ روشن ہے ایاغ اپنا + ساقیا گل نہ ہو چراغ اپنا ۱۲ ۵۲ خواجہ آتش۔ کھو دیگی فکر ہمکو تمہارے سراغ کی ۱۲ ۵۳ شیخ ناسخ۔ ہجر میں کیا مے پیوں میں ساقیا + جام مے شیشہ کا استفراغ ہے ۱۲ ۵۴ خواجہ آتش۔ اے فلک اتنا تو محفل میں فروغ اپنا بھی ہو + یار کے نزدیک بیٹھیں ہم کھڑی ہو دور شمع ۱۲ ۵۵ مرزا برق مرحوم۔ لاف حسن اس سے جو تہا نے پنجہ مارا + پنجہ بہر سے گردوں نے طمانچہ مارا۔ خواجہ آتش۔ وہ دہن ہوں نکلا حرف غرور + وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا ۱۲ ۵۶ برق مرحوم۔ غضب ہے جو ٹیکا موباف کھولنا تیرا + کہ حسن اور بڑھے کیچلی جو ڈالے سانپ ۱۲ منہ ۵۷ بحر مرحوم۔ طعن زندہ دنیہ کر شیخ خدا لگتی بول + اُسکے الطاف بہت ہیں کہ گنہگار بہت ۱۲ منہ ۵۸ خواجہ آتش۔ شرف اللہ نے بخشا ہے آدم پر محمدؐ کو + فضیلت ہے مقدم سب سے زیادہ یاں مؤخر کو ۱۲ منہ ۵۹ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور۔ تیر جو ایک اسطرف مارا + تمنے گویا بڑا ہدف مارا ۱۲ منہ برق مرحوم۔ دل کی طرح ہدف نہیں کون اُسکے تیر کا + دیکھا جسے وہ ہیم ہے ۱۲ منہ

زہد کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور کفِ دست و پا کے معنی پر مختلف فیہ ہے۔ ناسخ اور مرزا برق۔ مؤنث فرماتے ہیں ؎ میرے مرنے سے کفِ افسوس گنگوں ہو گئے + اُن کو خالی ہاتھ بھی ملنا حنا سے کم نہیں۔ ؎ زیب و زینت سے بُری حُسنِ خداداد ہے برق + کفِ موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی۔ کوئی شاعر شعرائے متقدمین میں سے بھی مؤنث کہتا ہے ؎ آہی آبلہ دل کا ہمارے جلد بھر لائے + کفِ پا اس کی دکھلا کر کسی کا مُنہ نہ دکھلائے۔ اور خواجہ آتش مذکر کہتے ہیں ؎ کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملنے یار سے + سامنے خورشید کے اُس نے کف پا کر دیا لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اکثر فصحا کفِ دست و کفِ پا دونوں کی تانیث ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کے بھی عندیہ میں دونوں مؤنث ہیں۔ **تف**۔ اور تصوف۔ تصرف۔ توقف۔ تکلف۔ تاسف۔ تلطف۔ تعرف۔ تخلف۔ تحالف۔ تعارف۔ تکاسف۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ **اُف**[1] مؤنث ہے۔ الف۔ کتف۔ ہاتف۔ مرادف۔ طائف۔ اور مصارف۔ معارف۔ صحائف۔ لطائف ظرائف۔ طوائف۔ تحائف۔ عواطف۔ وظائف۔ مواقف۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں۔ **ظرف**[2]۔ حرف۔ شنجرف۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ **برف**۔ طرف۔ مؤنث آتی ہیں اور صَرف جو خرچ کا مرادف ہے مذکر ہے۔ اور علم معروف کے معنی پر مؤنث گوش زد ہے۔ **صُوف**۔ کسوف۔ خسوف۔ سفوف۔ وقوف۔ پروف۔ اور حروف۔ ظروف۔ صفوف۔ صنوف۔ اُلوف۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ اور **جوف**۔ خوف۔ طوف۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ صیف مذکر ہے۔ **سیف**۔ **کیف**[3]۔ مؤنث ہیں۔ **خریف**۔ ردیف۔ لیف۔ قیف۔ حفیف۔ اور تعریف۔ توصیف۔ تصنیف۔ تالیف۔ تکلیف وغیرہ مؤنث آتے ہیں۔ **حریف**۔ مذکر بولا جاتا ہے۔ **خلف**۔ مذکر ہے۔ **زلف**۔ مؤنث ہے۔ **وقف** مذکر ہے۔ **سقف**۔ مؤنث ہے۔ **حذف**۔ ضعف۔ کشف۔ عطف۔ لطف۔ وصف۔ حلف۔ مذکر آتے ہیں۔ **صنف**۔ مؤنث ہے۔ **سولف**۔ مؤنث ہے۔

---

[1] مذکر کی بھی مثال موجود ہے۔ آتش۔ سوزشِ دل سے زباں کو نہ ہوئی آگاہی + اُف کیا منہ سے نہ ہم نے نکھلا رازِ اپنا۔ منہ [2] بھر جائے اگر بادہ مو نہا منہ نہ کردوں بس + مے خواروں میں ہے ظرف مرا خم سے زیادہ منہ [3] ناسخ مرحوم۔ ہماری کیف سزا دادِ احتساب نہیں + خیالِ چشم ہے کچھ ساغرِ شراب نہیں منہ

[4] مختلف فیہ ہے مثال مذکر نسیم ؎ بے ہوشیاں نصیب رہیں سامعین کو کیف شراب ناب مرے ہر سخن میں تھا ۱۲ منہ۔

فصل بست و ہشتم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں قاف ہے

حرق۔ شرق۔ فرق۔ مذکر ہیں۔ برق۔ زرق و برق مؤنث ہیں۔ فرق۔ مذکر ہے۔ عرق۔ مؤنث ہے۔ حلق۔ مذکر ہے۔ خلق۔ طلق۔ مؤنث ہیں۔ حق۔ قلق۔ سبق۔ عرق۔ ورق۔ طبق۔ نق۔ زنق۔ زبق۔ استرق۔ خورنق۔ مطلق۔ مندق۔ مذکر آتے ہیں۔ ابرق۔ بیرق۔ رونق۔ خندق۔ زدرق۔ مرفق۔ سبلق۔ شفق۔ جلق۔ الخالق۔ ہو حق۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ سرادق۔ مشرق۔ اور بوارق۔ مشارق۔ خوارق۔ علائق۔ حقائق۔ وثائق۔ شقائق۔ عوائق۔ دقائق۔ صوائق۔ لواحق۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ منطق۔ دق۔ شق۔ چق۔ ساچق۔ خلائق۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور عاشق خواہ مرد ہو یا زن استعمال میں شعراء کے مذکر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت برق۔ فرماتے ہیں ؎ دیکھ کر اُس بتِ سفاک کے ابرو عاشق + بے قضا کشتہ شمشیر فضا ہوتا ہے۔ تعلق۔ تملق۔ تعشق۔ تصدق۔ تفوق۔ توافق۔ تطابق۔ تلاحق وغیرہ۔ اور افق۔ تتق۔ فیتق۔ مذکر آتے ہیں۔ عنق۔ فلق۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ طاق۔ باق۔ اغراق۔ اشراق۔ احراق۔ اشفاق۔ الحاق۔ الصاق۔ اعلاق۔ اطلاق۔ تریاق۔ میثاق۔ الفاق۔ اشتیاق۔ احتراق۔ افتراق۔ استحقاق۔ استغراق۔ سباق۔ طباق۔ سیاق۔ عراق۔ فراق۔ مراق۔ نفاق۔ وفاق۔ صفاق۔ بُراق۔ بیراق۔ رواق۔ حُناق۔ صداق۔ مذاق۔ محاق۔ نطاق۔ سماق۔ اُتاق۔ بلاق۔ اور اخلاق۔ اشفاق۔ اشواق۔ اوراق۔ اعتاق۔ آفاق۔ عشاق وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ طلاق۔ ساباق۔ خواق۔ چپاق۔

---

۵۱ شیخ ناسخ مرحوم ع۔ ہر شمس بازغہ میں ہمارا سبق نہیں ۱۲ ۵۲ ناسخ مرحوم۔ چودہ طبق ردق میں چودہ طبق نہیں ۱۲

۵۳ بحر سلسلہ۔ طرہ خورشید ہے جس کا یہ ہے تیر بدستار + کہکشاں بیل ہے جس کی تری الخالق ہے ۱۲

۵۴ ناسخ مرحوم۔ مصرعہ میرا سینہ ہے مشرقِ آفتاب داغِ ہجراں کا ۱۲ منہ ۵۵ مختلف فیہ ہے مثال مذکر ناسخ وصل کی شب کے برابر صبح کا دیکھا شفق + ہم عناں میدان میں گلگوں سے گر شبدیز ہے۔ میر لکھنوی ۵۵ ناسخ مرحوم ؎ ہے اس کے ہاتھ میں جو چھری اور فد قتیں + کیا شاخ مشک میں نظر آئے ثمر مجھے۔ میر لکھنوی ۵۶ نواب مرزا جاہ عاشق ؎ آفاق نور عارض جاناں سے بھر گیا + اے چہرہ مہ زور تمہارا گذر گیا ۱۲ منہ

۵۷ مرزا برق مرحوم ؎ قناعت سے دنیا کو دیدی طلاق

مکرر وہ آنے کے سائل ہوئی ۱۲ + + + + + + + +

طمطراق[۵۱]۔ چقماق۔ چقاچاق۔ تڑاق۔ پڑاق۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ عشق۔ دمشق۔ مذکر آتے ہیں۔ رزق۔ فسق مذکر بولے جاتے ہیں۔ مشق[۵۲] (ہندی) مؤنث ہے۔ ذوق۔ سوق۔ شوق۔ طوق۔ فوق۔ مذکر آتے ہیں۔ بوق۔ جرق۔ بندوق۔ مؤنث آتے ہیں۔ سوق۔ لحوق۔ لعوق۔ وثوق۔ عیوق۔ صندوق۔ اور عروق (بواسطہ معروف) حقوق۔ شقوق۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ اور معشوق خواہ مرد ہو خواہ زن۔ استعمال شعراء میں مذکر آتا ہے۔ طریق۔ فریق۔ عقیق۔ منجنیق۔ قرع انبیق۔ مذکر آتے ہیں۔ رحیق۔ ضیق۔ اور تحقیق تفریق۔ تطبیق۔ توفیق۔ تصدیق۔ تعویق۔ تعریق۔ تشویق۔ وغیرہ مونث آتے ہیں۔

فصل[۵۹] بست و نہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں کاف تازی آتا ہے

جاک۔ چاک۔ تپاک۔ خاشاک۔ سماک۔ مغاک۔ فتراک۔ سوزاک۔ ادراک۔ امساک۔ اہلاک۔ سفاک۔ دست پاک۔ رو پاک۔ افلاک۔ چاک (ہندی) ڈھاک[۵۳] (پچ مزہ مروف) پچھناک۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ خاک خوراک۔ پوشاک۔ شاماک۔ مسواک۔ اہلاک۔ دھاک[۵۴] (بمعشوق) ناک۔ تاک۔ تریاک۔ جھانک۔ تاک مؤنث آتے ہیں۔ اور تاک جو فارسی میں انگور کے بیل کے معنی پر ہے۔ وہ بھی بالاتفاق مؤنث ہے۔ لیکن خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ اینڈتا تھا ترے مستوں کی طرح سے باغ میں + صاحب کیفیت اپنے سلسلہ میں تاک تھا۔ اور ڈاک بھی اپنے دونوں معنوں پر مؤنث آتا ہے۔ شیخ ناسخ[۵۵] ؎ کیا پیوں میں ہجر ساقی میں کہ لگ جائیگی ڈاک + بس گلو میرا ابھی شیشہ کا گلو ہو جائیگا ولہ ؎ روح ہے ہر جسم میں مشتاق اجل + اس لئے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے۔ آہک۔ ناوک۔ پاحک۔ چکاوک۔ حک۔ شاک[۵۶]۔ فک۔ فلک۔ ملک۔ نمک۔ خسک۔ محک[۵۶]۔ تارک۔ مسلک

---

[۵۱] ناسخ مرحوم۔ سب طمطراق کھل گئے پردہ نہ کیجئے + گھر آپ کا رقیبوں سے بازار ہو گیا۔ ایضاً ناسخ مرحوم۔ فروغ یزلجا سے لے رہ کنعان + خلل کمال تیرے طمطراق میں آیا ۱۲

[۵۲] آتش مرحوم۔ خرام ناز کی مشق آج کل اُن کو نہایت ہے ۱۲

[۵۳] خواجہ آتش۔ صحرا کو بھی نہ پایا رشک و حسد سے خالی + کیا کیا جلا ہے ساکھو پھولا جو ڈھاک بن میں ۱۲

[۵۴] مرزا برق۔ صورت اہل جہاں مرنج و بہشت ناک ہے + شمع ابرو کی فلک تک لے پری رو ڈھاک ہے ۱۲

[۵۵] شیخ ناسخ۔ قرابہ مئی گل رنگ ہے فلک ہم کو + نما آفتاب پہ کیوں جام کا ہو شک ہم کو ۱۲

[۵۶] ناسخ۔ بھلا اس سے نہاں کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر + محک ہے اس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا ۱۲۔

دیپک۔ لہک۔ تلک۔ بالک[1]۔ کاتک۔ پھاٹک۔ مینڈک۔ مذکر آتے ہیں۔ اسپک[2]۔ پلارک۔ چلک۔ شیرک۔ طوطک۔ توشک۔ چشمک۔ کمک۔ سمک۔ کجک۔ گزک۔ کزلک۔ شارک۔ عینک۔ مردمک۔ دستک۔ زردک۔ کفک۔ جیجک۔ آتشک۔ ابرک۔ صحنک۔ بک۔ تک۔ سٹک۔ کڑک۔ سڑک۔ ہڑک۔ ملجک۔ بیچک۔ برچک۔ زنجک۔ پشتک۔ ہستک۔ چشک۔ چیلک۔ مینک۔ پینک۔ پیچک۔ دوت دبک۔ بیٹھک۔ دیمک۔ ادرک۔ بہبک۔ سترک۔ پیمک۔ سہنک۔ بھبک۔ دھنک۔ سنک۔ کسک۔ دھک۔ جھک۔ لمک۔ سہالک۔ پالک اور جتنے الفاظ ہندیہ کہ آخر میں اُن کے کاف مصدری یا کاف تصغیر ہے۔ مانند ٹھاٹک۔ بھٹک۔ کھٹک۔ چمک۔ دمک۔ جھلک۔ پلک۔ ڈلک۔ لپک۔ پٹک۔ جھجک۔ لچک۔ بہک۔ ڈھلک۔ کالک۔ وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتے ہیں اور تحت الحنک۔ کی تذکیر قیاسی ہے کے اشعار اساتذہ سے مؤلف کو متحقق نہیں ہوتے جو لکھتا۔ لیکن موافق عندیہ مؤلف کے مذکر ہے اور کودک بھی مذکر بولا جاتا ہے خواہ مرد ہو خواہ زن۔ اور بوبک کا اطلاق فقط مرد پر کیا جاتا ہے عورت کو نہیں کہتے۔ مسالک۔ مہالک۔ معارک۔ مناسک وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ بستدارک۔ مشلک۔ جلک[3]۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تبرک۔ تمسک۔ تنک۔ ترک۔ چابک۔ تک۔ لک۔ لک۔ مک۔ مذکر آتے ہیں۔ کابک۔ ٹکھبک۔ بک۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ دُرک مذکر ہے۔ ترک[4] عربی میں کسی کام سے دست بردار ہونے کے معنی پر مذکر آتا ہے اور اُردو میں پاورق کے معنی پر یا کھپریل کے چوب کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ چنانچہ اسیر مرحوم کہتے ہیں ؎ بہر تسکیں دیتا ہوں ہجر میں جب میں کتاب + ترک ایک ایک جزو کی دو دو پہر ملتی نہیں۔ ملک۔ مشلک[5]۔ مؤنث ہیں۔ کلک۔ مختلف فیہ ہے بعضوں کے عندیہ میں مذکر ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک مؤنث۔ ناسخ مغفور فرماتے ہیں ؎ اک چوبخ لگا دے گی اگر کلک نو اسنج +

---

[1] مرزا رفیع السودا مرحوم۔ زلفیں یوں بکھری ہوئیں پہرہ پہ مانگیں تھیں دل + جس طرح اک کھلونے پہ ہیں دو بالک ۱۲

[2] سودا۔ خیمۂ جاہ کا تیرے تو بھلا کیا مذکور + ہوئے استادہ جہاں تیری جلو کی اسپک ۱۲ منہ [3] خواجہ آتش مرحوم ع چلک کمر میں آنے لگی بل آئے گا شمشیر میں ۱۲ [4] ناسخ۔ بادایام کریاں ترک شکیبائی تھا + ہر گلی شہر کی اک کوچہ تھا رسوائی کا ۱۲ [5] شیخ ناسخ۔ طلسم خزنہ دنداں خمائی یار تو دیکھو + ہوئی ہے حقہ یاقوت سے ملک گہر پیدا ۱۲

[6] مشترک فیہ ہے۔ ناسخ ہی نے اس کو مذکر بھی باندھا ہے۔ ناسخ ؎ نجات دندان جاناں ہے گہر میں آب آب + ملک گوہر اپنی مژگاں کی طرح تر گیا منیر ۱۲ منہ

دھنس جائے گی بلبل تری منقار گلے میں + لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا اِس کی تذکیر ہی کے قائل ہیں۔ اور مؤلف مستہام کی زباں پر بھی مذکر ہے۔ اشک رشک۔ مذکر بولے جاتے ہیں مُشک مؤنث ہے۔ ترک۔ کبک[۱] (بمعنی معشوق) مشک۔ نلک۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ **ہتک** مؤنث ہے۔ عین الدیک بھیک پیک۔ ٹھیک۔ لیک۔ اور تحریک۔ تشکیک۔ تملیک۔ وغیرہ مؤنث آتے ہیں۔ بوسلیک۔ چالیک۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ ٹیک مؤنث ہے۔ تھوک مذکر ہے۔ بھول چوک۔ کوک۔ ہوک۔ مؤنث ہیں۔ اور چوک چیز ترش مزہ کے معنی پر مذکر ہے۔ اور خطا کرنے کے معنی پر مؤنث ہے۔ نوک۔ روک۔ لوک۔ نوک جھوک۔ مؤنث آتے ہیں۔ چوک مذکر ہے۔ جونک۔ جھونک۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ بحر مرحوم نے خلاف لغات جمہور جھونک کو مذکر کہا ہے۔ ؎ بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کی بالوں کے ساتھ + جھونک زلفوں کا بھی اب بار مکرر ہونے لگا۔ ڈانک[۲] پھنکار۔ ڈانک[۳] مذکر ہیں۔ آنک۔ بانک۔ پھانک۔ ہانک۔ تانک۔ جھانک۔ مؤنث ہیں۔ ڈنک۔ کلنک۔ مذکر ہیں۔ پیک۔ لبیک۔ مذکر ہیں۔ چھینک[۴] سینک۔ مؤنث ہیں۔ سینک مؤنث ہے۔

فصل سی ام بیان میں اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر میں کاف فارسی ہے

سنگ۔ نگ[۵] لہنگ۔ ڈگ۔ جُگ۔ مذکر ہیں۔ رگ۔ مؤنث ہے۔ جگ۔ دگ مذکر ہیں۔ بھاگ[۶] پھاگ[۷] جھاگ۔ راگ۔ ساگ۔ کاگ۔ ناگ۔ کھڑاگ۔ بھاگ۔ سہاگ مذکر آتے ہیں۔ آگ۔ باگ۔ جاگ۔ لاگ۔ گجاگ۔ بھاگا بھاگ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ دانگ رانگ۔ سُوانگ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ ٹانگ۔ جانگ۔ سانگ۔ مانگ۔ بھوتی مانگ۔ مؤنث آتے ہیں۔ ننگ۔ چنگ۔ رنگ۔ زنگ۔ ننگ[۶] سنگ۔ اثر رنگ۔ پاسنگ۔ فرسنگ۔ اورنگ۔ شبرنگ۔ بیرنگ۔ نیرنگ۔ خرچنگ۔ بادرنگ۔ خدنگ۔ تہنگ۔ فرنگ۔ شبرنگ۔ کلنگ۔ پلنگ۔ تینگ۔ چورنگ[۸]۔ انگ۔ ڈھنگ۔ مذکر آتے ہیں۔

---

[۱] صبا مرحوم۔ وہ یکایک باغ میں پنجے جو اٹھا لے گئے ہوتے + کبک جھاگے سامنے سے ٹھوکریں کھاتے ہوتے ۱۲ [۲] خواجہ آتش رنگیں کا رنگ چمکائے مقرر ڈانک کا ندن کا ۱۲ [۳] برق مرحوم۔ دلچسپ ہے کیا نخل قد اس رشک پری کا + دل لنگ ہے تصور تیغ فجری کا ۱۲ [۴] میر تقی مرحوم۔ آنکھ ہر ایک کی دوڑے ہر کفک پر ترے + پاؤں سے لگ کے ترے مہندی کو چھینک آگ لگے ۱۲ [۵] ناسخ رنگ سدا لہ کیا خوش رنگ اب کا پھاگ ہے ۱۲ [۶] خواجہ آتش۔ عار سے عار ہے مجھ مجنوں کو + ننگ سے ننگ ہے ۱۲ منہ [۷] خواجہ آتش۔ کیجیے چورنگ عاشق کو نگاہِ ناز کا + دیکھ لینا شرط ہے شمشیر خانہ ساز کا ۱۲ منہ۔

بنگ۔ جنگ۔ گنگ۔ جنگ۔ پالھنگ۔ شاہنگ۔ شہالنگ۔ سرخنگ۔ فرہنگ۔ درہنگ۔ تفنگ۔ الدنگ۔ شلغنگ۔ بارتنگ۔ ترنگ۔ بھنگ۔ امنگ۔ جنگ۔ تلنگ۔ پھننگ۔ سرنگ۔ بسارنگ۔ جلترنگ۔ مُرچنگ۔ مردنگ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور آہنگ قصد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور آواز کے معنی پر مؤنث اور سرنگ۔ جورنگ اسپ کے معنی پر ہے۔ گھوڑا گھوڑی دونوں پر اُس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ تنگ۔ جنگ۔ لنگ۔ مذکر ہیں۔ مانگ مؤنث ہے۔ جوگ۔ روگ۔ سوگ۔ بجوگ۔ بُروگ۔ بھوگ۔ لوگ۔ سنجوگ۔ مذکر آتے ہیں۔ برگ۔ نگرگ۔ سازوبرگ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مرگ۔ مؤنث ہے۔ گزگ مذکر ہے۔ بزرگ۔ جنگ۔ مفرد ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتے گا۔ اور حالت جمع میں فقط مذکر بولا جاتے گا۔ مرگ۔ مذکر یعنی آہو۔ نیگ۔ پیگ مذکر ہیں۔ دیگ۔ ریگ۔ مؤنث ہیں۔ سینگ۔ مذکر ہے۔ ڈینگ ہینگ مؤنث ہیں۔ پینگ مذکر ہے۔ رینگ۔ مؤنث ہے۔ ہربونگ۔ مذکر ہے۔ ٹھونگ۔ مؤنث ہے۔ لونگ مؤنث ہے۔

فصل سی و یکم بیانمیں اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کی جنکے آخر میں لام ہے،

بال۔ جال۔ حال۔ خال۔ سال۔ مال۔ نال۔ مآل۔ جلال۔ ملال۔ کلال۔ ملال۔ زلال۔ ہلال۔ جمال۔ کمال۔ شمال۔ دوال۔ زوال۔ سوال۔ مقال۔ مثال۔ خیال۔ عیال۔ ریال۔ قتال۔ خصال۔ فصال۔ وصال۔ جبال۔ شغال۔ غزال۔ ہزال۔ نعال۔ نکال۔ سفال۔ نہال۔ وبال۔ گدال۔ محال۔ شوال۔ چنگال۔ بنگال۔ تبخال۔ روال۔ دنبال۔ زوال۔ اسہال۔ منوال۔ مثقال۔ میکال۔ لکیال۔ گودال۔ اشکال۔ افضال۔ ابدال۔ اجلال۔ اقبال۔ ابطال۔ اہمال۔ اکمال۔ اجمال۔ ادخال۔ انزال۔ ایصال۔ اختلال۔ ارتحال۔ انتقال۔ انحلال۔ انفعال۔ اشتعال۔ اشغال۔ اتصال۔ احتمال۔ امتثال۔ اعتدلال۔ اندمال۔ انفصال۔ ابتذال۔ اشتمال۔ پرتگال۔ استعمال۔ استعجال۔ استقبال۔ استکمال۔

---

۵۱ جرأت ؎ در پہ شمن آہنگ میرے کو تم آسکتے نہیں + تو کسی کو گھر ہی میں بیٹھے پکائے جایئے ۱۲ ۵۲ خواجہ آتش ؎ ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لئے۔ برق مرحوم۔ برگ گل بو سے تب کو برگ بوسن ہو گئے + رنگ مستی کیطرح ہو نٹوں سے یکسر اُڑ گیا ۱۲ ۵۳ برق مغفور۔ جاری ہے لب پہ نام علیؑ دل میں جوش ہے + دیگ شراب لفظ حیدر اُبل گئی ۱۲ منہ

استقلال - استدلال - استیصال - اضمحلال - بال - کال - کال - تھال - لال - اوگال - گلال -
آبال - سُہال - پیال - جنجال - بھونچال - گھڑیال - کرنال - بھوپال - نیال اور آمال - اعمال -
احوال - اقوال - اموال - افضال - ابدال - اطفال - افعال - امثال - ارذال - اثقال اشکال اغلال
اطلال - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں - شمال - فال - مورچال[۵۱] - ایال قیل و قال[۵۲] - جدال - صحال -
طحال[۵۳] - مثال[۵۴] - غربال - خلخال - تمثال - قفال - پنجال - ارسال - سعال - شکال - نال - شیر مال -
ریگ مال - گوشمال - ذال - پال - چال - بھال - چھال - کھال - ڈھال - کچھال - نال - لوچال - چال -
ڈھال - دیکھ بھال - دہمال - ہرتال[۵۵] - سکھپال - سسرال - کچنال - تہیال - گھڑنال - فہنت[۵۶] -
گڑھیال - کھرچال - پنسال - کھنڈسال - بھدال - ڈال - مال - اسپتال - یہ سب مؤنث آتے ہیں -
اور آل - جو عربی میں مرادف اولاد ہے مؤنث آتا ہے اور فارسی میں جو رنگ سرخ کے معنی پر
ہے مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے - اور خلال بمعنی خلال دنداں مختلف فیہ ہے لیکن مؤنث بیشتر
فصحا کی زبان پر ہے - اور مذکر کمتر اور مؤلف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے - اور بمعنی گنجفہ
مؤنث ہے - اور تال - جو تالاب کے معنی پر ہے بالاتفاق مذکر ہے - اور موزوں بہ علم موسیقی
کے معنی پر مشترک ہے - تذکیر و تانیث میں لیکن مؤنث بیشتر گوش زد ہے - اور مذکر کمتر اور
مؤلف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور نال جو ناف کے معنی پر ہے وہ مختلف فیہ ہے - شیخ ناسخ
نے مذکر و مؤنث دونوں طرح فرمایا ہے ؎ نال گرتا ہے کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی + جو زچہ
خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے - ولہ ؎ زیست بھر مجھ کو رہا خونریز مجبوسوں سے کام +
روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے - اور بحر مرحوم نے مذکر کہا ہے ؎ نال بچھم میں گڑی جنکی
وہ پورب میں گڑے + کس بلد میں گھر بنے کس شہر میں مقبر بنے - لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ فصحائے
حال تو سب مذکر بولتے ہیں - اور مؤلف بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہے - اور دال ذال جو
حروف تہجی میں سے ہیں وہ بھی مختلف فیہ ہیں - لیکن مؤلف کے عندیہ میں دونوں مؤنث ہیں -

---

۵۱ ناسخ مغفور کیا کم تھیں کچھ ترکوں کی صفیں میرے قتل کو + قائم جو فوج خط نے صنم مورچال کی ۱۲ ۵۲ رشک مرحوم ع
زباں منھ میں یہی قیل و قال رکھتی ہے ۱۲ ۵۳ بحر مرحوم - ایذا اٹھائی کر کے محبت کے حوصلے + عشاق کو طحال ہو دے
دل بڑھے نہیں ۱۲ ۵۴ مرزا برق مرحوم - اٹھا کے آئینہ دکھلا دیا اسے میں نے + وہ سو بھی عارض گلگوں کی جب مثال مجھے
۵۵ برق - میں وہ دیوانہ ہوں ہرتال رہی جیتے جی + مر گیا میں تو مرے شہر کا بازار کھلا ۱۲ ۵۶ رشک مرحوم - تم دوڑے
ہوٹوں میں جو لیلو نئی قلیاں + یا قوت سے یہ جبہت کی فہنال بدل جائے ۱۲

اور چھپنال کا اطلاق محض عورت ہی پر کیا جاتا ہے۔ ازل۔ اجل۔ بدل۔ خلل۔ اقبل۔ بلبل۔ جبل۔ حمل۔ جبل۔ دغل۔ محل۔ زحل۔ عمل۔ عسل۔ کفل۔ سُبل۔ سیل۔ شغل۔ تل۔ حل۔ خل۔ اوّل۔ دُنبل۔ مقیل۔ متھل۔ صیقل۔ ہل۔ جنگل۔ دنگل۔ مفصل۔ مکحل۔ منہل۔ خیطل۔ صیقل۔ مخصل۔ منجل۔ موکل۔ بل۔ نہل۔ پھل۔ تھل۔ جل۔ دل۔ ڈل۔ نل۔ تل۔ پڑھل۔ کٹھل۔ گڑھل۔ کہرل۔ کنول۔ پھل۔ رفل۔ کھٹمل۔ جل۔ تھل۔ بھوڈل۔ کاجل۔ بادل۔ آنچل۔ کوتل۔ پیتل۔ پیلپل۔ موسل۔ سینہل۔ بنگل۔ کٹھل۔ پنسل۔ ہریل۔ چاول۔ کنڈل۔ اونچل۔ چٹیل۔ منگل۔ گوکل۔ بنڈل۔ مورچھل۔ ناریل۔ دلبادل۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اجل۔ بغل۔ جدل۔ غزل۔ رمل۔ مثل۔ کیل۔ بیل۔ لیت و لعل۔ مشعل۔ جدول۔ منادیل۔ ہیکل۔ منجل۔ خردل۔ مرجل۔ مسلسل۔ مطوّل۔ سفر جل۔ مستعمل۔ پل۔ بہل۔ بچل۔ چھل۔ پہل۔ زٹل۔ جہل۔ کل۔ دلدل۔ مسلسل۔ چہل۔ بل۔ کلکل۔ ہل۔ چل۔ بل۔ چھاگل۔ بھوبل۔ کوپل۔ کویل۔ بوتل۔ اٹکل۔ تکل۔ رساول۔ چڑاول۔ بلاول۔ آنول۔ کوہل۔ پھیربدل۔ کونسل۔ ہارسل۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور چنچل۔ شفتل۔ بڑغل۔ ان تینوں اسموں کا بھی اطلاق فقط عورت ہی پر کیا جاتا ہے۔ اور تمثل مختلف فیہ ہے۔ مذکر و مؤنث دونوں طرح زبان زد فصحا ہے۔ چنانچہ رشک مغفور نے مذکر کہا ہے۔

؎ تم جو آئے طالعِ خوابیدہ جاگے کونچ کے + سوتے ہم تم گچھے کا تمثل دو خوابا ہو گیا۔ لیکن حق یہ ہے کہ مذکر کمتر بولا جاتا ہے۔ اور مؤنث بیشتر۔ تامل۔ توکل۔ تعطل۔ توغل۔ تنزل۔ توسل۔ تجمل۔ تحمل۔ تموّل۔ تزلزل۔ تسلسل۔ تجاہل۔ تساہل۔ تغافل۔ تقابل۔ تداخل۔ تطاول۔ تناسل وغیرہ اور گل۔ تل۔ غل۔ گل۔ سنبل۔ غلغل۔ چنگل۔ دلدل۔ فرگل۔ دہل۔ رسل۔ سیل۔ ارجل۔ کاکل۔ زائل۔ اقبل۔

؎ بحر مرحوم۔ خالی گئی جو یار کی بندوق صید پر + شیروں پہ بنتاں سے ہزاروں رفل چلے۔ آتش۔ اپنی شکار گاہ جہاں میں ہے آرزو + ہم سامنے ہوں اور تمہارا رفل چلے ۱۲ منہ ؎ ناسخ مرحوم۔ ایسے مزے مزے کے ہیں بادل بھرے ہوتے + پل مارتے میں دیکھے ہیں جل تھل بھرے ہوتے ۱۲ ؎ بحر مرحوم۔ تیری فرقت نے اُجاڑا آسمن لے غصیل بہار + طوطی آئی نہ بسیرے کو نہ ہریل آئی ۱۲ ؎ ناسخ مرحوم۔ جو کہ ادنیٰ ہیں خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہیں + ہو رچھل افسر پہ ہوتا ہے دُنبم طاؤس کا ۱۲ ؎ برق مرحوم۔ آج کی لیت و لعل حشر کرے گی برپا + پردہ کھل جائے گا فردا پس فردا اُن کا ۱۲ منہ ؎ ناسخ مرحوم۔ نہیں تلوار آپ کی خم دار + قلزِ عشق کا یہی پل ہے ۱۲ منہ ؎ برق مغفور۔ بزم افروز جو اُس کا رُخ زیبا ہوتا + ہر گل شمع چراغِ یدِ بیضا ہوتا ۱۲ ؎ برق مرحوم۔ ع سنبل ترا آتشیں گل کا دھواں ہو جائے گا ۱۲ منہ ؎ ناسخ مغفور۔ وصل کے ایام میں وہ شور متلقل ہو گیا + اب تو ساقی کی جدائی میں مرا قل ہو گیا ۱۲

جبل۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جُل۔ جُل قشقل۔ قرنفل۔ کاکل۔ عنصل۔ صلصل۔ جُل۔ چہل جھلجھل۔ کھہل۔ ہل۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور بلبل۔ تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ بجز رشک متقور کے کہ وہ مؤنث فرماتے ہیں۔ باقی جملہ شعراء نے مذکر و مؤنث دونوں طرح فرمایا ہے۔ رشک ؎ نشہ ہے وصف چشم میں یا خواب مرگ ہے + بلبل نے جب سُنے مرے اشعار گر پڑی۔

شیخ ناسخ ؎ سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ + بلبل دل مجھے اے جان خبر دیتا ہے

ولہ ؎ اپنی آغاز محبت کا خیال آتا ہے + دیکھتا ہوں کوئی بلبل جو گرفتار نئی۔

خواجہ آتش ؎ بلبل گلگوں سے دیکھ کے تجھ کو بگڑ گیا + قمری کا طوق سرو کی گردن میں پڑ گیا + ولہ ؎ چمن میں جا کے میں دل خستہ بھولے سے کرا ہا تھا + کیا کی گل سے بلبل حیلہ درد گلو برسوں۔ برق مرحوم ع۔ بلبل روح رواں ہے بے آشیاں ہو جائے گا۔

ولہ ؎ سر پہ قمری فدا صدقے ہیں گل پہ بلبلیں + جس کو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ میں + لیکن مؤلف متہام بلبل کے تانیث ہی کا قائل ہے اور ایک دلیل قیاسی بھی اس کی تانیث پر رکھتا ہے کہ اس قبیل کے اکثر جانور مانند مینا۔ کوکلا۔ شاما۔ فاختہ۔ قمری۔ طوطی۔ پیتی کے مؤنث بولے جاتے ہیں پس بلبل کا بھی استعمال تانیثاً اچھا معلوم ہوتا ہے۔

تنبیہ: بعضے سخنور استناد تذکیر بلبل کی اس شعر سے شیخ ناسخ مرحوم کے کرتے ہیں۔ ؎ بلبل ہوں بوستان جناب امیر کا + روح القدس ہے نام مرے ہم صفیر کا۔ حالانکہ اتنا نہیں سمجھتے کہ یہاں سے تذکیر بلبل کی مستفاد ہوتی ہے یا قائل شعر کی اور بالفرض والتسلیم اگر یہ شعر مذکور سے تذکیر بلبل ہی مستفاد ہوتی ہے، تو اس مصرع برق مرحوم سے ع۔ قمری ہوں سرو باغ علی کبیر کا۔ استفادہ تذکیر قمری کا بھی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قمری کو کسی نے آج تک مذکر نہیں کہا ہے۔ فنا مل۔ دل۔ ظُلّ۔ بابل۔ حاصل۔ ساحل۔ قائل۔ باطل سبیل۔ ہلابل۔ جوز ماثل۔ مقابل۔ تل بل۔ اور انامل۔ عوامل۔ محامل۔ اماثل۔ افاضل۔ منازل۔ مراحل۔

؎۱ ناسخ۔ بھرے ہیں جام سے لبریز شبنم ساغر گل ہے + اُدھر ہے نغمۂ بلبل ادھر شیشہ کی قلقل ہے ۱۲ ؎۲ ناسخ مغفور نہ میرے پاؤں ہوں زنجیر کے کبھی شاکی + جو اس کے کاکل پیچاں کی ہاتھ میں لٹ ہو ۱۲ ؎۳ ناسخ مرحوم ع۔ ہو سکے کوہ گراں کا نہ کبھی نسل بھاری ۱۲ ؎۴ نہ پھلا بکر محبت کا ارادہ ہم کو + مدتوں تنکے چنے بجریہ حاصل نہ ہوا ۱۲ ؎۵ مرزا والاجاہ مرحوم ؎ اللہ اللہ یہ دم بھر کے مسافر سے حجاب + پٹی بندھوائی حیا آنکھوں پر تو قائل آیا ۱۲ ؎۶ یہ مختلف فیہ غالب۔ سبزۂ خط نے ترا کاکل سرکش نہ دبایا + یہ زمرد بھی خلاف دم افعی نہ ہوا ۱۲

مراسل۔ مداخل۔ ارازل۔ محاصل۔ خصائل۔ جلاجل۔ عنادل۔ اسافل۔ محافل۔ نوافل۔ یہ آئل قبائل۔ شمائل۔ جداول۔ بیاکل۔ سواحل۔ شواغل۔ توازل۔ حوامل۔ نواصل مشاغل توابل۔ دلائل۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ گل۔ کہگل۔ آب و گل۔ سنبل۔ سنبل مشکل مینزل۔ فلفل۔ محفل۔ مشاکل۔ خصائل۔ ادائل۔ سلاسل۔ مائل۔ دانتا کل کل مؤنث آتے ہیں۔ اور محمل۔ مختلف فیہ ہے۔ ناسخ مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہیں۔ ناسخ ؎ کس طرح نالوں سے ہو مثل جرس دل خالی + اپنی لیلےٰ کا نظر آئے جو محمل خالی۔ وله ؎ یہ درائی دل نالاں سے صدا آتی تھی + ناقۂ روح کو ہے جسم کا محمل بھاری۔ بحر ؎ ہوا پر ہے بگولے کی طرح محمل نہ ٹھیرے گا۔ اور حضرت رشک مرحوم مؤنث کہتے ہیں ؎ کوچ دنیا سے کیسا کیوں فکر ہے تابوت کی + محو گیسو تھا مجھے لیلیٰ کی محمل چاہئے۔ لیکن مؤلف ہیچمداں کے عندیہ میں حق یہ ہے کہ قیاس پر منزل اور محفل کے اگر محمل کو بھی مؤنث بولئے تو کانوں کو برا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ خوش آتا ہے۔ فتائل۔ طول۔ حصول۔ وصول۔ حمول۔ خمول۔ شمول۔ دخول خلول۔ قبول۔ نزول۔ مجہول۔ محصول۔ معمول۔ مدلول۔ کشکول۔ غول۔ پھول۔ ٹول۔ سول۔ ترسول میستول۔ ہپھول۔ کرن پھول۔ چنڈول۔ فرزول۔ اوراصول۔ قصول۔ نفضول۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں۔ معقول۔ جہول۔ ڈھول۔ بھول۔ چول۔ ببول۔ ٹال۔ ٹول۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تنبول۔ استنبول۔ لجکول۔ راغنول۔ ڈول۔ مول۔ کول۔ جھول۔ غول اُدل۔ ڈھول۔ بول۔ چنڈول۔ ہنڈول مذکر آتے ہیں۔ تول۔ پنڈول مؤنث بولی جاتے ہیں۔ بول۔ قول۔ ہول۔ لاحول۔ ڈول۔ پستول۔ رول۔ مذکر آتے ہیں۔ ڈھول مؤنث ہے۔ نیل فیل قیل قنبیل۔ دخیل جہیل۔ اکلیل سجیل۔ اسرافیل۔ عزازیل میکائیل۔ جبرئیل۔ عزرائیل۔ اور قنادیل۔ دمامیل۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔

---

۵۱ شیخ ناسخ ع آشیاں کر گئے لاکھوں ہی عنادل خالی ۱۲ ۵۲ برق مغفور۔ پیالوں لہو تھوکتا ہے تپ ہجر میں شیشہ کی سل ہوئی ۱۲ ۵۳ ناسخ مرحوم۔ قید غفلت میں بھلا قطع ہو کیا راہ طلب + پاؤں میں خواب گراں کی ہے سلاسل بھاری۔ مرزا والاجاہ مرحوم۔ ایسا جو نقاہت سے گھٹے گا بدن اُن کا + جو پاؤں میں مجنوں کے سلاسل نہ رہے گی ۱۲ ۵۴ ناسخ۔ دل کو خوش آتی ہیں صحرا کی ببولیں پر بار + اب کسی سرو و گل اندام سے کچھ کام نہیں ۱۲ منہ۔ بحر۔ دن بہت گذرے نہیں دیکھی وہ جنگل کی بہار + ایک جانب کو ببولیں زرد ایک سو ڈھاک سرخ ۱۲ منہ ۵۵ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور ؎ کب اُن کے محو ابرو گیسو نکل گئے + تلواریں چل گئیں کبھی پستول چل گئے ۱۲ منہ

دلیل[۱] طویل۔ فصیل سبیل[۲] مزیل۔ قندیل۔ مندیل سلسبیل۔ قال و قیل سبیل[۳]۔ ابابیل[۴]۔ سیل۔ چیل۔ جیل۔ ڈھیل۔ کھیل۔ کیل۔ زنبیل۔ نیل۔ اپیل۔ مؤنث آتے ہیں[۵]۔ اور میل[۶] اپنے ہر معنی پر مذکر بولا جاتا ہے۔ خواہ میل راہ ہو خواہ میل سرمہ کشی۔ لیکن بعضے سخنور میل سرمہ کشی کو سلائی پر جو اس کا ترجمہ ہندی میں ہے قیاس کر کے مؤنث تصور کرتی ہیں۔ حالانکہ مؤلف نے اساتذہ معتبر کے کلام میں سوائے مذکر کے کہیں مؤنث نہیں دیکھا۔ چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں ؎ آنکھیں روشن رہ جانے میں ہوئیں + میل جو ہی سرمہ کا وہ میل ہے۔ تیل میل۔ سلسبیل۔ کھیل مذکر آتے ہیں۔ اولیل۔ کلیل۔ غلیل۔ نکیل۔ دلیل۔ ریل۔ سیل۔ ریل پیل۔ داغ بیل۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور بیل۔ فقط ایک ثمر معروف کے معنی پر تو مذکر ہے باقی اپنے جملہ معانی پر مؤنث ہے۔ چیل۔ کیل میل۔ نیل۔ سہیل۔ پیل۔ فیل۔ مذکر آتے ہیں۔ ذیل۔ نزیل۔ چڑیل۔ کھپریل۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ اور سیل۔ مختلف فیہ ہے۔ شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہیں۔ ع سیل می ہو کیوں نہ ہادم خانۂ خمار کا۔ اور حضرت رشک نے مذکر و مؤنث دونوں طرح فرمایا ہے۔ ؎ کوہ جودی سے ہوا اونچا جو میرا سیل اشک + بولی روح نوح اب طوفان پورا ہو گیا۔ ولہ ع مردم دیدہ کو سیل آب بارانی ہوئی۔ اور حضرت بحر فقط مؤنث کہتے ہیں۔ ع اشک اُمڈی ہوئی ہیں سیل فنا آتی ہے۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ سیل کے تانیث کی بیشتر فصحا قائل ہیں۔ اور تذکیر کے کمتر چنانچہ مؤلف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور میل جو ہندی میں چرک کے معنی پر ہے وہ بھی دونوں طرح مؤلف کے گوش زد ہے الّا بقید نظم مذکر ہی پایا جاتا ہے۔ شیخ ناسخ مغفور ؎ بتی اس کے میل کی بتی اگر کی بن گئی + ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہو گیا۔ مرزا برق مرحوم۔ ع میل تن پر لال صندل کا برادہ ہو گیا۔ پس تحقیق یہ ہے کہ جو بقید نظم فصحا کے کلام میں پایا جاتا ہے معتبر تر ہے۔ اور

---

[۱] برق مرحوم۔ ہوا بھی اس جا گذارا نہیں + دلیل خدا آج باطل ہوئی ۱۲ منہ [۲] شیخ ناسخ۔ مصرعہ رکھی تھی قضا نے آب آہن کی سبیل ۱۲ منہ [۳] ناسخ مرحوم۔ دیکھکر قبروں کو اے دل کوچ اپنا یاد کر + سب یہ گویا سیل ہیں راہ فنا کے سامنے ۱۲ [۴] ناسخ مرحوم۔ ہمیشہ جنس کو رہتا ہے میل جانب جنس + خیال ہے مرے دل کو مدام شیشہ کا [۵] حضرت ناسخ نے اس کو مؤنث بھی باندھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ناسخ ؎ بو تری زلفوں کی جاتی ہے جو اکثر ناک میں + میل ہو جاتی ہے رشک مشک عنبر کان میں ۱۲ منہ۔ منیر لکھنوی۔

مؤلف کی زبان پر بھی میل مذکر ہے اور بڑھیل کا اطلاق محض زن پیر زال پر کیا جاتا ہے۔ اور دبیل پھٹیل مذکر کے ساتھ مذکر ہے۔ اور مؤنث کے ساتھ مونث آتے ہیں۔ قبیل طبیل اصطبل۔ مذکر ہیں۔ دخل نخل۔ مذکر ہیں۔ جعل۔ لعل۔ نعل۔ مذکر ہیں۔ بغل شغل مذکر ہیں۔ وصل مذکر ہے۔ اصل مؤنث ہے۔ اور فصل۔ جو تفرقہ و جدائی کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور جو فصل۔ کتاب یا موسم کے معنی پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے۔ عقل۔ نقل۔ مؤنث ہیں۔ حمل مذکر ہے۔ نخل مؤنث ہے۔ رمل۔ علم معروف کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور ریگ کے معنے پر مؤنث ہے۔ غزل (چھوہارا) مذکر ہے۔ ہزل مؤنث ہے۔ اکل مذکر ہے۔ شکل مؤنث ہے۔ بخل بذل۔ ثقل۔ نقل۔ غسل۔ کجل۔ قفل۔ فعل۔ فضل۔ عدل۔ قتل۔ یہ جملہ الفاظ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جہل۔ رحل۔ نسل۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور مثل۔ جو مانند کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے۔ اور بمعنی مثل مقدمات کے مؤنث بولا جاتا ہے۔

فصل سی و دوم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں میم ہے

بام۔ جام۔ دام۔ کام۔ گام۔ لام۔ نام۔ دام۔ حمکو زدام۔ حرام۔ سرام۔ دوام۔ عوام۔ ہیوام۔ اقوام۔ طعام۔ سلام۔ کلام۔ مسام۔ مستام۔ مقام۔ پیام۔ بتام۔ زکام۔ جذام رُخام۔ غمام۔ امام۔ حرام۔ قیام۔ نظام۔ انجام۔ بادام۔ حجام۔ سرسام۔ برسام۔ آرام۔ حمام۔ سنام۔ ہنگام۔ بہرام۔ پیغام۔ ضرغام۔ اندام۔ ادغام۔ ابہام۔ اسمام اقدام۔ اسلام۔ اکرام۔ الزام۔ الہام۔ انعام۔ ابرام۔ اغلام۔ اعلام۔ افہام۔ احرام[۵۱] استسقام۔ ازدحام۔ التزام۔ اندام۔ احترام۔ احتشام۔ احتلام۔ ارتسام۔ انسجام۔ اختتام۔ انقسام۔ اتمام۔ انضمام۔ انصرام۔ انتقام۔ انتظام۔ استلام۔ استفہام۔ استقدام۔ آم۔ کہرام۔ نیلام۔ ترانداز۔ بٹام۔ پھولام۔ رام۔ بام۔ گدام۔ بلگرام۔ اور سہام۔ مہالم۔ عظام۔ حکام۔ عظام۔ خدام۔ اقدام۔ اقسام۔ اقلام۔ اصنام۔ اعلام۔ اجرام۔ اجسام احکام۔ اقوام۔ ایام۔ آجام۔ آلام۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں۔

[۵۱] نامخ مرحوم۔ تجاعت میں کرم ہیں عدل میں سیرت ہیں صورت میں + امام آخری ہے مثل اپنے جد امجد کا ۱۲ منہ

[۵۲] رند سے کعبہ کو جاتے جاتے پھرے سوئے دیر رند + حج کر آئے آپ اور احرام ہو چکا ۱۲ منہ

حسالم - زمام - لگام - صمصام - قمقام - دشنام[۵۱] - دھوم دھام - مؤنث آتے ہیں - اور شام[۵۲] جو ملک معروف کے معنی پر ہے مذکر ہے اور جو صبح کے مقابلے میں ہے یا ہندی میں اس چیز کے معنے پر جو چھری پر نصب ہوتی ہے مؤنث ہے - اور مدام - جو اسم شراب ہے اسکی تذکیر و تانیث کا حال معلوم نہیں - لیکن اگر شراب کے قیاس پر کوئی مؤنث بولے تو مؤلف کے عندیہ میں جائز ہو سکتا ہے - اور دلارام - گل اندام - گلفام - وغیرہ معشوق کے القاب پر مذکر آتے ہیں - اسم - جسم - طلسم - مذکر ہیں - قسم - مؤنث ہے - جزم - عزم - مذکر ہیں - بزم - رزم - مؤنث ہیں - چرخ - سرد و گرم - مذکر ہیں - شرم - مؤنث ہے - حجم - نجم - مذکر ہیں - عظم - نظم - مؤنث ہیں - نجم - مذکر ہے - پیچم - مؤنث ہے - پیہم - واہم - فہم - مذکر ہیں - کھما کھم مؤنث ہے - ختم - مذکر ہے - شتم مؤنث ہے - چشم - لشم - مذکر ہیں - چشم لشم مؤنث ہیں - حلم - علم مذکر ہیں - چم - خم - دم - رقم - سم - صمم - غم - فہم - کم - لم - ہم - پم - الم - ظلم - ارم - درم - جرم - کرم - ورم - ستم - صنم - نجم - عدم - قدم - قدم - شکم - غم - ادھم - ارقم - مرہم - ظارم - زمزم - مقدم - مقسم - بلغم - شلغم - ماتم - پرچم - عالم - ضیغم - جہنم - محرم - نیلم - آتم - بھرم - دھرم - قلم - پدم - اودھم - بلم - پچھم - ریشم - تھم - سم - اور حشم - خدم - نعم - نعم - نعم - جنم - نم - ہم - وغیرہ تمامی جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں - الم - ذم - نم - قسم - خاتم - شبنم[۵۵] - سلم - سپرغم - محرم[۵۶] - جہلم - جوکھم - پنجم - مذہم - سرگم - چھم چھم - دھم دھم - جم جم - مؤنث آتے ہیں - اور رقم جو لکھنے کے معنی پر ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے - چنانچہ حال کو رقم کیا اور کیفیت کو را قم کی بولتے ہیں - اور رقم ہندسے کے معنی پر یا کسی جنس پر جو اس کا اطلاق کیا جاتا ہے - مؤنث بولا جاتا ہے - لمو لفظ دل سی شے لی ہے ایک بوسہ تو دو + کوئی ایسی بڑی رقم بھی نہیں -

تنبیہ ✿ :- ہندسے کے معنی پر رقم کو جناب مرزا والاجاہ مرحوم نے مذکر فرمایا ہے، ۵

---

۵۱ ناسخ در مثنوی - کسی نے جو حیدر کو دشنام دی + تو گویا پیمبر کو دشنام دی ۱۲ منہ ۵۲ بحر مرحوم مصرعہ - سونٹے پہ آبنوس کے چاندی کی شام ہے ۱۲ منہ ۵۳ رشک مرحوم مصرعہ طرز کل نرگس رم آہو نہیں اچھا ۱۲ منہ ۵۴ رند مرحوم - حشر کے دن عاصیو نکی ہو گی تلاش + نہ ہونگے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا ۱۲ منہ ۵۵ خواجہ آتش - گلشن دہر بھی ہے کوئی سرائے ماتم + شبنم اس باغ میں آئی تو گریاں آئی ۱۲ منہ ۵۶ خواجہ آتش مرحوم - کسی کی محرم آب رواں وہ یاد آئی + حباب کے جو برابر کبھی حباب آئی ۱۲ منہ ۵۷ نشانیکہ در پائے مردم بود ۱۲ منہ

ہمارے رزق کا ہے فرد قسمت میں رقم خالی + ہمیشہ صفر کے مانند رہتا ہے شکم خالی۔
حالانکہ رقم بمعنی مذکور بالاتفاق مؤنث بولا جاتا ہے۔ پس مؤلف متوہم کہتا ہے کہ۔
عجب نہیں ہے کہ اصل میں یہاں "کی" ہو اور کاتب نے "کا" لکھدیا ہو اور تسلّم بھی
مختلف فیہ ہے عربی میں جو خامہ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور فارسی میں بمعنی شاخ
نرگس وغیرہ اور بمعنی موہائے بالائے صدغین اور ہندی میں میتائے شراب یا شاخ
تراشیدہ بلور یا اک قسم کی آتشبازی یا استخواں ساق گوسپند و گاؤ کے معنی پر مؤنث
بولا جاتا ہے۔ رشک مغفور ؎ ہیرے کی ہیں ہتھیلیاں تیری + انگلیاں ہیں بلور کی
قلمیں۔ لمؤلفہ ؎ ہے جام سے کہ پھول کھلا ہے گلاب کا + نرگس کی شاخ ہے کہ قلم
ہے شراب کی۔ اور لیزم بھی مختلف فیہ ہے۔ اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے۔ اور شیخ
ناسخ مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎ مجھ سے ہلواتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کا + اور کوہ
عشق کے کہتا ہے تو مکدر اٹھا۔ لیکن حق یہ ہے کہ لیزم زیادہ مؤنث ہی بولا جاتا ہے۔ موہم
ظالم۔ اور تراجم۔ دراہم۔ مراہم۔ بہائم۔ غنائم۔ لوازم۔ مکارم۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں
جاجم۔ صبارم۔ حلم۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ قمم۔ قماقم۔ قلزم۔ کژدم۔ گندم۔ انجم۔
آبریشم۔ سرشتم۔ سیوم۔ چہلم خیم۔ سم۔ کسم۔ گلدم۔ اور تکلّم۔ تبسّم۔ تظلیم۔ ترحم۔ توہم۔ طلاطم
تلازم۔ ترائم۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ دمم۔ قرطم۔ کرکم مونث آتے ہیں۔
تنبیہ :۔ قمم۔ اور تظلّم کا استعمال کلام اساتذہ میں اس طور کہیں نہیں پایا گیا۔ کہ
تحقیق اُن کے تذکیر و تانیث کی ہوتی پس مؤلف نے موافق اپنے عندیہ اور اُس کلیہ کے
جو خاتمہ کتاب میں ضمن فوائد ہیں لکھا گیا ہے ان دونوں کو مذکر قرار دیا ہے۔ آئندہ جو
فصحا کی رائے صوم۔ روم۔ نوم۔ یوم۔ مذکر ہیں۔ قوم۔ مؤنث ہے۔ قیوم۔ زقوم۔
بوم۔ روم۔ ہجوم۔ اور نجوم۔ رسوم۔ علوم۔ رُقوم۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ خرطوم سموم۔ مرزبوم
دھوم۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ موم۔ ہوم۔ مذکر ہیں۔ رحیم۔ کریم۔ حلیم۔ حکیم۔ ادیم۔ جہیم۔

---

۵۱ شیخ ناسخ۔ وصف مژگاں میں یہ تیر اپنا قلم چلتا ہے + کہ کم ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے ۱۲ منہ
۵۲ شیخ ناسخ۔ لڑکھڑاؤں گا عروج نشہ میں لو دیکھنا + ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خم گردوں ہوا ۱۲ منہ
دلہ۔ پیشتر نشہ ایجاد مے نوش ہوں میں + خم گردوں بھی نہ تھا جیسے کہ بیہوش ہوں میں ۱۲ منہ ۵۳ خواجہ آتش۔
کریار ہو گئی غائب + سن کے دھوم اپنی ناتوانی کی ۱۲ منہ

دہیم۔ یم۔ رقیم۔ اقالیم۔ ملیم۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اقلیم۔ شمیم۔ نسیم۔ گلیم۔ ریم۔ سیم۔ نیم۔ افیم اور تسلیم۔ تقدیم۔ تعظیم۔ ترمیم۔ تکریم۔ تقسیم۔ تعلم۔ تقویم۔ تعمیم۔ وغیرہ مؤنث آتے ہیں۔ اور جیم۔ نیم۔ جو حروف تہجی میں سے ہیں۔ مختلف فیہ ہیں۔ الا مؤلف کے نزدیک دونوں مذکر ہیں۔ چنانچہ میم کو تو ناسخ مرحوم نے بھی مذکر فرمایا ہے۔ ع برائے قافیہ رکھا ہے میں نے میم احمد کا۔ زخم خصم۔ رحم۔ رحم۔ عظم۔ ہضم۔ حکم۔ تخم۔ سقم۔ زعم۔ جرم۔ مذکر آتے ہیں۔ کرم۔ مؤنث ہے۔ اور رسم۔ مختلف فیہ ہے۔ بعضے مذکر بولتے ہیں۔ بعضے مؤنث الا بقید نظم اساتذہ شعرائے متاخرین کے کلام میں مؤنث ہی پایا جاتا ہے۔ ناسخ مغفور ع رسم کی موقوف اُس نے نامہ و پیغام کی۔ برق مرحوم ؎ کشورِ عشق کی رسمیں عجب اُلٹی دیکھیں + سلطنت کرتے ہیں سب دل کے چُرانے والے۔ خواجہ آتش۔ مرمٹے پر بھی مجھے رسمِ وفا آتی ہے۔ سید محمد خاں رند ؎ جو یوں ہیں تم سے بے وفا سب ہوں + رسم اُٹھ جائے آشنائی کی + فریم۔ مذکر ہے۔ رشک مرحوم ع فریم اپنا دل روشن ہے تصویرِ تصور کا + نیم۔ سیم۔ مؤنث ہیں۔

فصل سی و سوم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں نون ہے

بان۔ خوان۔ بیان۔ دہان۔ زمان۔ زیان۔ نشان۔ جنان۔ دخان۔ گمان۔ کتان۔ کرمان۔ قرآن۔ جہان۔ مکان۔ احسان۔ ایمان۔ ایقان۔ دوران۔ امکان۔ ایوان۔ دیوان۔ تاوان۔ آن بان۔ دندان۔ سندان۔ زندان۔ پان۔ رمّان۔ عمان۔ کیوان۔ کتمان۔ بہتان۔ طوفان۔ طغیان۔ چوگان۔ کفران۔ پایان۔ شایان۔ جولان۔ درمان۔ ارمان۔ عنوان۔ نسیان۔ شیطان۔ رحمان۔ میدان۔ کنعان۔ انسان۔ حیوان۔ فقدان۔ طیران۔ حرمان۔ غلمان۔ مرجان۔ خلیان۔ قلیان۔ الحان۔ فرمان۔ سُکان۔ پیکان۔ نقصان۔ بطلان۔

---

۵۱ رشک مغفور۔ اب تو درمان سے بھی ضرر کہنے لگا ۱۲ منہ ۵۲ شیخ ناسخ مغفور۔ کی کشش دل نے ادھر کھینچا ادھر سے سفاک نے + ٹوٹ کر آخر مرے سینہ میں پیکاں رہ گیاں ۱۲ منہ ۵۳ یہ مشترک فیہ ہے مذکر آتش۔ اقلیم فقر سا منے اس کے کیا خراب + منحوس جس قدم سے ہما کا قدم ہوا ۱۲ منہ ۵۴ مختلف فیہ ہے۔ مثال مؤنث بحر ؎ ہر بحر گل کی نظر آتی ہے پیکار تیر کی + ڈھونڈے شاخیں کہاں اب آشیانے کے لئے ؎ منیر لکھنوی۔

سیلان۔ میلان۔ آبان۔ تاوان۔ ہمیان۔ پیمان۔ اعلان۔ دامان۔ سامان۔ جانان۔ بعثان۔ سبحان۔ یزدان۔ قرآن۔ فرقان۔ نومان۔ کاشان۔ نیسان۔ ازفان۔ عرفان۔ عصیان۔ ایران۔ توران۔ طہران۔ جرجان۔ امعان۔ یونان۔ بحران۔ گواہان۔ سوہان۔ یاران۔ ہمدان۔[۵۱] کرمان۔ آسمان۔ خانمان۔ دودمان۔ سائبان۔ بادبان۔ دیدبان۔ مہرگان۔ پریان۔ ارمغان[۵۲] عطردان۔ کاروان[۵۳]۔ قہرمان۔ خاوران۔ امتحان[۵۴]۔ تابدان۔ ارغوان۔ آشیان[۵۵]۔ آستان[۵۶] زرقدان۔ استخوان[۵۷]۔ استان۔ شایگان۔ اصفہان۔ بوستان۔ ناودان۔ ہفتخواں۔ گلستان۔ اندجان۔ شبستان۔ زمستان۔ سبستان۔ زنخدان۔ نیستان۔ قلمدان۔ نمکدان۔ چراغان۔ خراسان صفاہان۔ بیابان۔ خیابان۔ گریبان۔ بدخشان۔ مغیلان۔ دبستان۔ سرطان۔ خفقان۔ رمضان۔ ہذیان یرقان۔ خلجان۔ چیریان۔ سنبلستان۔ عشق پیچان۔ تالستان۔ ہندوستان۔ بازرگان۔ رویان۔ سمان[۵۸] دھوان کنوان۔ پچھان۔ سیوان۔ دبابیان۔ الوان۔ ساتواں۔ بھلاوان۔ اورآبدان۔ اعیان۔ اقران۔ اغوان۔ اجفان۔ الوان۔ اوزان۔ ارکان۔ ادیان۔ اذہان۔ اخوان۔ صبیان۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں۔ آن۔ جان۔ ران۔ کان۔ نان۔ زبان۔ لسان۔ نسان۔ بنان۔ عنان۔ امان۔ خزان۔ توان[۵۹] نسان۔ کمان۔ برہان۔ دکان۔ مژگان۔ ریحان۔ فنجان[۶۰]۔ خفقان۔ پستان[۶۱]۔ شریان۔ لسیان۔ داستان۔ زعفران کہکشان۔ طیلسان۔ چیستان۔ نردبان۔ لب گردان۔ اذان[۶۲] مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور افشان۔ انغان۔ بالاتفاق مؤنث ہیں لیکن خواجہ آتش مرحوم نے خلاف برائے جمہور دونوں کو مذکر فرمایا ہے۔ ؎ حسن و جمال کو بھی طمع سیم و زر کی ہے + افشاں ہوا ہے یار کے رخسار کے پسند۔ ولہ۔ پھر گئی آنکھوں میں

---

[۵۱] بحر مرحوم۔ کوئی تو اہل نفس کو بھی ارمغاں پہنچا ۱۲ [۵۲] ناسخ مغفور۔ کارواں باد بہاری کارواں ہو جائے گا + ایک دن یہ باغ پامال خزاں ہو جائے گا ۱۲ [۵۳] ناسخ۔ فکر کر موقوف ناسخ جی ترا لگتا نہیں + پھر طبیعت کا کسی دن امتحاں ہو جائیگا ۱۲ [۵۴] شیخ ناسخ۔ جان پائے گا چمن اے گل تری گلگشت سے + ہر شجر میں مرغ جاں کا آشیاں ہو جائے گا ۱۲ [۵۵] جتنے ہیں صاحب سخن آن کی طبیعت نرم ہے + ہے دلیل اس پر زباں میں استخواں ہوتا نہیں ۱۲ [۵۶] بحر مرحوم۔ میری آنکھوں نے سماں برسات کا پورا کیا ۱۲ [۵۷] نواب علی خاں قہر۔ وصل کا مژدہ ہے ستوی دل + پیر میں اے ماہ تواں آگئی ۱۲ [۵۸] برق مرحوم۔ فنجان لعل یار عقیق یمن کی ہے ۱۲ [۵۹] برق مرحوم۔ کھل گئی نشہ کے عالم میں جو اس کی پستان + سمجھے میخوار کہ بلور کا ساغر چمکا ۱۲۔ [۶۰] کیف۔ اے کیف مول لوں میں دل و جاں کو بیچ کر + بام و مہ ال یار کی گر نردباں ملے ۱۲ [۶۱] مرزا برق مرحوم۔ اذاں دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا + کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکارا آیا ۱۲ [۶۲] ناسخ۔ آنکھوں سے فائدہ جو نہیں تیری گرد راہ + تمثال جبیں سے کیا جو ترا آستاں نہیں ۱۲ منہ

وہ مژگاں برگشتہ تو پھر + ذکر آرہ تھا جو ہم نے نالہ و افغاں کیا۔ اور **کتان**۔ بھی جو ایک تخم کے معنی پر ہے مؤنث ہے۔ اور قماش معروف کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے چنانچہ **خواجہ آتش**۔ مذکر فرماتے ہیں ؎ انصاف میں نے عالم اسباب میں کیا + بنوائی چاندنی جو میسر کتاں ہوا + اور شان بھی عربی میں جو مرادف شوکت ہے۔ استعمال میں مؤنث ہے اور فارسی میں زنبور و مگس کے چھتے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے اور میان بھی نیام شمشیر یا کسی شے کے وسط کے معنے پر مذکر ہے اور کمر کے معنی پر مؤلف کے نزدیک مؤنث ہے۔ اور گلستاں۔ بوستاں بھی باغ کے معنی پر مذکر ہیں۔ اور کتاب معروف کے معنی پر مؤنث ہیں۔ **بان**۔ یان۔ لوہیان۔ سیان۔ کان۔ دان۔ تھان۔ پکوان۔ دالان۔ چالان۔ ملتان۔ اوسان۔ گھمسان۔ نہان۔ پُران۔ مسان۔ تچھان۔ بکھان۔ مرتبان۔ تامجان۔ پاندان۔ خاصدان۔ پیکدان۔ پرستان۔ بدن بان۔ دہان گھان۔ مذکر آتے ہیں۔ **تان**۔ کھان۔ سان۔ گھان۔ چٹان۔ اٹھان۔ آن۔ بان۔ چھان۔ بنان۔ پہچان۔ کپڑ چھان۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تن۔ فن۔ فلن۔ لن۔ مین۔ قرن لبن۔ ذقن۔ کفن۔ دہن۔ سخن۔ چمن۔ زمن۔ یمن۔ سمن۔ دمن۔ ثمن۔ دکن۔ وطن۔ غبغن۔ عدن۔ بدن۔ پرن۔ جوشن۔ گلشن۔ توسن۔ دامن۔ مامن۔ آہن۔ ارغن۔ قطرزن لیاون ہاون۔ سوہن۔ ملکن۔ مسکن۔ مخزن۔ مدفن۔ روزن۔ گلخن۔ روغن۔ خرمن۔ ارمن۔ ارزن۔ برزن۔ ایمن۔ یسیون۔ قدغن۔ مدین۔ لندن۔ پنج تن۔ پیرہن۔ گلبدن۔ کرکدن۔ یاسمن۔ ناردن۔ مادمن۔ اہرمن۔ آبرن۔ نشیمن۔ فلاخن۔ مطبخ۔ دست برنجن۔ پابرنجن۔ آسن۔ باسن۔ سنگاسن۔ آنگن۔ ساون۔ بیٹھن۔ پیسن۔ چندن۔ بندھن۔ انجن۔ منجن۔ بچپن۔ کندن۔ اٹکن۔ مٹکن۔ اُبٹن۔ کٹگن۔ جوبن۔ دھوون۔ بیگن۔ مکھن۔ سالن۔ ٹاگن۔ بتن۔ برتن۔ لچھن۔ گوبھن۔ ارگن۔ درشن۔ بن۔ رسن۔ سن۔ پھن۔ تھن۔ گھن۔

---

۵۱ برق مرحوم۔ تمہت جو بات منگلی دہی کی تمام عمر + قائل ہوں برق آپ کی اس آن بان کا ۱۲ ۵۲ خواجہ آتش۔ آخر کا رتبہ خاک ہے مدفن سب کا + اہل دولت کو بلند آج مکان کرنیدو ۱۲ ۵۳ برق مغفور۔ تیر کا توڑ ہے تیر نظر عاشق میں اُس نے جوبن کیا روزن دیوار کھلا ۱۲ ۵۴ رشک مرحوم۔ داغوں سے اس طرح ہیں سرد تن بھرے ہوتے + پھولوں سے جیسے خرمن گلشن بھرے ہوتے ۱۲ منہ شیخ ناسخ مغفور۔ آپ کی برق غضب کے آگے + یہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے ۱۲ منہ

۵۵ اسیر مصرعہ۔ ابھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلاد آیا ۱۲ منہ

من۔ جتن۔ بھجن۔ چرن۔ ہرن۔ برن۔ بین۔ گن۔ ادھن۔ اگھن۔ دکھن۔ ایٹرن۔ پلیتھن۔ ہنڈیاون
بت۔ رابن۔ سکھدرسن۔ بانکپن۔ نورتن۔ بنسلوچن۔ مچھی بھون۔ فشن۔ درجن۔ اسٹیشن۔ اور فتن
سنن۔ منن۔ مجن۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں۔ رسن۔ شکن۔ مجن۔ زغن۔ سوزن۔ سوسن۔
گردن۔ معدن۔ انجمن۔ نسترن۔ پرویزن۔ بٹن۔ چسکن۔ پرن۔ پھین۔ ڈگن۔ جلن۔
ہرن۔ کرن۔ چلمن۔ اوجھن۔ اینٹھن۔ پھڑکن۔ دھڑکن۔ اچکن۔ چسکن۔ پلٹن۔ پتن۔ سوجن۔
کھرچن۔ ناگن۔ پوچھن۔ سیون۔ چتون۔ پھسلن۔ ایمن۔ سمرن۔ گون۔ چھیلن۔ کترن۔ ٹیکن
اوتر۔ جامن۔ نیشن۔ بلی لوٹن۔ کلیجن۔ ساتا روہن۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ اور لگن۔
جو فارسی میں ایک طرف کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے۔ رشک مغفور ؎ یہ ندامت
ہے ترے جلوے سے اے شعلۂ طور + وجہ کیا آج جو محفل میں لگن یاد آیا۔ لیکن تحقیق مقام
یہ ہے کہ بیشتر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور کمتر کی زبان پر مذکر اور مولف بھی اسکی تانیث
ہی کا قائل ہے۔ اور ہندی میں لگن جس معنے پر ہے اس کو بالاتفاق سب مونث بولتے
ہیں۔ بالیں۔ پوستیں۔ شاہیں۔ سرگیں۔ قسطنطین۔ آئین۔ پائین۔ آمین۔ دین۔ نرین۔
کین۔ تین۔ اربعین۔ پروین۔ عروبین۔ فیروزین۔ فرزین۔ آبگین۔ انگبین۔ گل نگبین۔
صفین۔ یقین۔ نگین۔ عجین۔ سرین۔ سین۔ تین۔ اور براہین۔ شرائین۔ قوانین۔ دواوین
مہمامین۔ فرامین۔ شیاطین۔ سنین۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ زمین۔ مکین۔ طین۔
دوربین۔ نفرین۔ شہ نشین۔ یاسین۔ سکین۔ آفرین۔ یاسمین۔ نسترین۔ جبین۔ آستین۔
طنین۔ چناں چنیں۔ ترنجبین۔ افسنتین۔ شکنجبین۔ برچھائیں۔ کھائیں۔ جھائیں۔ بائیں۔ نہیں
بھیرویں۔ اور تخمین۔ تزئین۔ تدہین۔ تسخیں۔ تسکین۔ تحسین۔ تلوین۔ تلقین۔ تمکین۔ توہین۔
تضمین۔ وغیرہ مونث آتے ہیں۔ اور چین۔ ملک معروف کے معنی پر مذکر ہے۔ اور شکن
کے معنی پر مونث ہے اور جبین کا اطلاق کودک مرد کودک زن دونوں پر کیا جاتا ہے۔

---

۵۱ شیخ ناسخ۔ ہندی سے ہے شعلہ قدم اُس رشک پری کا + پاپوش نے سیکھا ہے چلن کیک دری کا ۱۲ ۵۲ رشک مرحوم ع
تجھ کو گہنے کیلئے ہیرے کی معدن چاہئے ۱۲ منہ شیخ ناسخ مغفور۔ یہ اثر تری حنا کا ہے کہ کان لعل ہو + ایکدم آجائے گر ہیرے کی
معدن زیر پا ۱۲ ۵۳ برق مرحوم۔ تار چمکے عکس عارض سے نقاب یار کی + مہر کو گویا کرن سونے کا سہرا ہو گئی ۱۲ ۵۴ قبول مرحوم
ع۔ چلمن اٹھی کہ نور کا بقعہ نظر پڑا ۱۲ ۵۵ یہ مشترک فیہ ہے چنانچہ حضرت ناسخ ہی نے دوسری جگہ مذکر باندھا ہے۔ ناسخ۔
لعل خنداں کا تصور دیدۂ گریاں میں ہے + دیکھنا لعل بدخشاں کا ہے معدن آب میں ۱۲ منہ

خون - نون - ستون - شگون - جنون - سنون - فسون[۵۱] - سکون - سرون - برون - درون - سرفیون - گردن ۱۲ - سین ۱۲ - بخیہ ۱۲ - لطون - قیرون - عیون - شیون - گلگون - جیحون - سیحون - گردون - شبخون - مضمون - رفیون - جمع بطن ۱۲ - جمع قرن ۱۲ - جمع عین ۱۲ - جمع شین ۱۲ - بمعنی عاش ۱۲ - مہیمون - فسانون - کالون - طاعون - بیستون - جارغنون - افتیمون - غاریقون - فیطون - بند ۱۲ - ناغدہ ۱۲ - آخشیجن ۱۲ - دوائے معروف ۱۲ - دوائے معروف ۱۲ - باندھنون[۵۲] - گیہوں - آغون - مذکر آتے ہیں - افیون - معجون - کون - جون - چون - لون - ہندی ۱۲ - گندم ۱۲ - سخن طغان ۱۲ - ہندی ۱۲ - ہون - چون - چوں مؤنث بولے جاتے ہیں - بھیرویں - مذکر ہے - جوکھوں - مؤنث ہے - بھوں - گون - کپڑ دھون مؤنث ہیں - پاؤں - گاؤں - داؤں - مذکر ہیں - چھاؤں - کھڑاؤں - کاؤں - آنوں - مؤنث ہیں - چھائیں - جھائیں - چائیں - ٹھائیں - ٹھائیں - سائیں سائیں - کائیں کائیں - گائیں - مؤنث آتے ہیں - لون - لون - دوکون - مذکر ہیں - پون[۵۳] - مؤنث ہے - ناخون - لہجون - اون - جون - مذکر ہیں - دون - سون - چون - مؤنث ہیں - لون - سلون - مذکر ہیں - اذن - حزن - مذکر ہیں - وزن - گوزن - مذکر ہیں - لحن - صحن - مذکر ہیں - طعن - لعن - مؤنث ہیں - گلبن - ناخن - کن - سخن - کن - ہن[۵۴] - پن - تن - اور تیقن - یوطن - تسنن - تفتن - وغیرہ مذکر آتے ہیں - دھن - اودھیڑبن - تن تن - تن پھن - چھن چھن - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور بن - جنۃ الخضرا کے معنی پر مذکر ہے اور بیخ کے معنی پر مؤنث ہے - اماکن - دفائن - سفائن - قسائن - خزائن - ندائن - سواکن - مساکن - مطاغن - معاون - وغیرہ اور جن - سن - من - باطن - دن - مذکر آتے ہیں - جوائن - ڈائن - گہن - من من - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور محاسن - خوبیوں کے معنی پر مذکر ہے - اور ڈاڑھی کے معنی پر مؤنث ہے - دین - عین - غین - جنین - شورو شین - بین جین - کین - نین - اور لشتین ثقلین - کونین - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں - عین - زیب و زین - لحین - نعلین - فلالین - لالٹین - کارین - لئین[۵۵] - مؤنث آتے ہیں - ئین - ٹین - تاڑمین -

---

۵۱ خواجہ آتش - کس کس نگاہ ناز سے دیکھا میری طرف + کیا کیا نہ چشم یار نے مجھ پر فسوں کیا ۱۲ ۵۲ خواجہ آتش - کریں گے افترا شاعر قبائے یار پر کیا کیا + بندھیں گے باندھنون اس لٹ پٹی دستار پر کیا کیا ۱۲ ۵۳ بحر - تنکے چنتا باغ سے نکلا میں دیوانوں کی طرح + یوں تھی باد خزاں مجھ کو چھیڑتا ہو گیا ۱۲ ۵۴ شیخ ناسخ مرحوم - گڑ گئے گلبن ترے بوٹا سا قد کو دیکھ کر + تھا کف گل میں جو زر گو یا دفینا ہو گیا ۱۲ ۵۵ شیخ لطف علی - بحر میسہ زلفوں سے افشاں جھڑ رہی ہے گورے گالوں پر + گھٹا گھنگھور چھائی ہے حلب میں ہن برستا ہے ۱۲ ۵۶ رشک - مغفور - اودھیڑبن میں اسی کے رہا کی خیاط + کہ ہو گا اس کے انگرکھے میں کیا بجائے کمر ۱۲ منہ

مذکر ہیں۔ بین۔ قرابین۔ الیین۔ مؤنث ہیں۔ پھین۔ لین۔ دین۔ مذکر آتے ہیں۔ دین مؤنث ہے۔ اذن۔ حصن۔ عدن۔ مرن۔ جشن۔ حسن۔ رکن۔ ملین۔ مذکر ہیں۔ امن۔ غبن مؤنث ہیں۔

فصل سی و چہارم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں واو ہے

رُو۔ کُو۔ لہو۔ ہو۔ آہو۔ کاہو۔ یا ہو۔ مازو۔ پہلو۔ زانو۔ ابرو۔ گیسو۔ جادو۔ یزدانو۔ مینو۔ لیمو۔ چاقو۔ یالو۔ قالو۔ تمباکو۔ راسو۔ ہندو۔ لولو۔ یکلو۔ تھو۔ سُبو۔ رفو۔ وضو۔ کدو۔ خلو۔ غلو۔ گلو۔ آلو۔ شفتالو۔ تالو۔ لجالو۔ سالو۔ بھالو۔ سنبھالو۔ ٹالو۔ پٹو۔ ٹٹو۔ لٹو۔ آنسو۔ اُچھو۔ جگنو۔ اُلّو۔ چلّو۔ نیبو۔ پیلو۔ گھنگھرو۔ گیرو۔ رد ہو۔ آڑو۔ گوکھرو۔ لہو۔ کرو۔ وغیرہ جن کے آخر میں واو معروف ہے۔ جملہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے لو۔ جو۔ خو۔ آبرو۔ ابرو۔ آبجو۔ آرزو۔ جستجو۔ گفتگو۔ شست وشو۔ نازلو۔ شبو۔ کوکو۔ ترازو۔ تگاپو۔ دارو برادر۔ پرستو۔ زلو۔ نمو۔ لو۔ بانو۔ جھاڑو۔ بھو۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور اُردو لشکر کے معنی پر مذکر ہے۔ اور زبان معروف کے معنی پر مختلف فیہ ہے۔ لیکن مؤلف متہام کے عندیہ میں بان معنی پر بھی مذکر ہے۔ اور سُو۔ جو طرف و جانب کے معنی پر ہے نہ کلام اساتذہ میں اس طور پر کہیں پایا گیا نہ فصحا کی زبان سے اس طرح پر سُنا گیا کہ مؤلف کو تحقیق اس کے تذکیر و تانیث کی ہوتی مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ بوقتِ ضرورت اگر استعمال کیا جائے تو مؤنث کیا جائے۔ آئندہ فصحا کی رائے اور گبھرو کا اطلاق محض مرد نوجوان پر کیا جاتا ہے۔ پشتو۔ بھنو۔ ملو۔ نو۔ تمبو۔ للو۔ پتو۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور گو۔ جو۔ گیند کے معنی پر ہے۔ مختلف فیہ ہے۔ لیکن مؤلف کی زبان پر صرف مذکر ہے۔ جو۔ گو۔ پرتو۔ درو۔ کہو۔ مذکر آتے ہیں۔ رو۔ خو۔ گرو۔ قلمرو۔ تگ و دو

---

۵۱ ناسخ۔ مجھ کو یاد آتا ہے ناسخ کوئے جاناں باغ میں۔ غنچہ آتش۔ رنگین رہے گا خون شہیداں سے کوئے دوست + فردوس کی بہار کو ہم خزاں نہیں ۱۲ ۵۲ ناسخ۔ تیری ابرو نہیں محراب حرم ہیں قاتل۔ کیوں نہ ہم آٹھ پہر صورت شمشیر رہیں۔ مرزا برق۔ تا فلک لے ہو دش شہرہ تمہارا ہو گیا + خال سے ابرو نے خم چاند تارا ہو گیا۔ بحر۔ کاکل نے اس کی مار اُتارا کنہ سے + کھینچے سر و ہی ابرو نے خمدار رہ گیا ۱۲ ۵۳ بحر۔ سبزے نے حرکی ہے عقیق شجری سے ۱۲ ۵۴ مرزا برق۔ نہال پر ثمر قد ہے صفائی اس کو کہتے ہیں + نظر آتا ہے پرتو سیب زنخداں کا ۱۲ ۵۵ آتش مرحوم۔ چند پریاں بھی کردں مثل سلیماں تسخیر + یہ قلم رو بھی رہے زیر نگیں تھوڑی سی ۱۲ ۵۶ یہ مشترک مذکر و مؤنث دونوں طرح ہے۔ چنانچہ مثال میں مصنف صاحب نے خود ظاہر فرمایا ہے ۱۲ ۵۷ یہ تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ چنانچہ آتش ہی کے کلام میں موجود ہے۔ آتش۔ اللہ کے کرم سے تجھ کو کیا طمع + زیر نگیں قلمرو ہندوستان ہوا۔ منیر لکھنوی۔

رو ارو۔ بو۔ پو۔ لو۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ سمرو۔ تندرو۔ مرو۔ مذکر آتے ہیں۔ نحو۔ مذکر ہے۔ نحو۔ مؤنث ہے۔ سہو۔ لہو۔ مذکر ہیں۔ دیو۔ ریو۔ گیو۔ غریو۔ سیو۔ جنیو۔ مذکر ہیں۔ بیو۔ مؤنث ہے۔ داؤ۔ پاؤ۔ پلاؤ۔ چلاؤ۔ بہاؤ۔ تاؤ۔ بچاؤ۔ پچاؤ۔ بناؤ۔ بھراؤ۔ لگاؤ۔ پٹاؤ۔ لداؤ۔ پڑاؤ۔ الاؤ۔ بہاؤ۔ بلاؤ۔ جھکاؤ۔ نان پاؤ۔ اُتار چڑھاؤ۔ گھاؤ۔ جماؤ۔ پچھیاؤ۔ برتاؤ۔ چلچلاؤ۔ دباؤ۔ رکاؤ۔ چھڑکاؤ۔ اٹکاؤ۔ وغیرہ۔ جن کے آخر میں واؤ موقوف ہے سب مذکر بولے جاتے ہیں۔ سوا۔ ناؤ اور باؤ کے کہ یہ دونوں لفظ مؤنث آتے ہیں۔ اور گاؤ۔ حیوان معروف کے معنے پر مؤنث آتا ہے۔ اور ہندی میں تکیہ کلاں کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے اور واؤ جو حروف تہجی میں سے ہے تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ لیکن مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے۔

فصل سی و پنجم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں ہائے ہوز ملفوظ ہے

اللہ۔ ماہ۔ گناہ۔ اشتباہ۔ انتباہ۔ اکراہ۔ فراہ۔ پناہ۔ سیاہ۔ تراہ۔ کڑاہ۔ اور اشتباہ۔ جباہ۔ تیاہ۔ انواہ۔ مذکر آتے ہیں۔ آہ۔ باہ۔ تاہ۔ راہ۔ رسم و راہ۔ کاہ۔ واہ۔ چاہ۔ پگاہ۔ گیاہ۔ رفاہ۔ نگاہ۔ سیاہ۔ کلاہ۔ خرگاہ۔ درگاہ۔ تنخواہ۔ روباہ۔ دستگاہ۔ کارگاہ۔ بارگاہ۔ خانقاہ۔ نانخواہ۔ مہرگیاہ۔ مردم گیاہ۔ واویلاہ۔ یاہ۔ بسم اللہ۔ تھاہ تراہ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور جاہ۔ مختلف فیہ ہے۔ بعضوں کے عندیہ میں مؤنث ہی بعضوں کے نزدیک مذکر ہے۔ چنانچہ شعرائے متقدمین سے میر تقی مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎

ہم جاہ و حشم یاں کا کیا کہئے کہ کیا جانا + خاتم کو سلیماں کے انگشتر پا جانا۔ اور مؤلف کی رائے میں بھی جاہ مذکر ہے۔ اور چاہ بھی جو فارسی میں کوئیں کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور ہندی میں محبت و خواہش کے معنے پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ کوہ۔ کروہ۔ گروہ۔ انبوہ۔ اندوہ۔ مذکر آتے ہیں۔ شکوہ۔ الوہ۔ کوہ۔ کموہ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ چہ۔ جگہ۔ شہ۔ مؤنث آتے ہیں۔ کہ دمہ یہ دونوں لفظ معاً بولے جاتے ہیں۔ اور مذکر آتے ہیں۔ زہ۔ زرہ گرہ۔ مؤنث آتے ہیں۔ تشقہ۔ تشبہ۔ تفکہ۔ تنبہ۔ تبرہ۔ تشابہ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔

---

۵۱ بحر مرحوم۔ دھاگا دیا بتوں نے خفا دیکھ کر مجھے + اٹھا جو میں جنیو کمر سے لپٹ گیا ۱۲ منہ ۵۲ شیخ ناسخ مغفور ؏ تھا شروع عاشقی دن میری بسم اللہ کا ۱۲ منہ

سوا توجہ کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے۔ شبہہ۔ مذکر ہے۔ کُنہ۔ مؤنث ہے۔ تیہ مذکر ہے۔ پیہ
شبیہ۔ اور شبہ۔ تنبیہ۔ تنزیہ۔ توجیہہ وغیرہ مؤنث ہیں۔ ٹھاٹھ۔ کاٹھ۔ نیل کا ماٹھ۔ مذکر
آتے ہیں۔ بیساکھ۔ مذکر ہے۔ راکھ۔ ساکھ۔ لاکھ۔ مؤنث ہیں۔ ساتھ۔ ہاتھ۔ مذکر ہیں۔
تیرتھ۔ مذکر ہے۔ رتھ۔ نتھ۔ مؤنث ہیں۔ کنٹھ۔ نیلکنٹھ۔ مذکر ہیں۔ دُکھ۔ سکھ۔ نین سکھ۔
مذکر ہیں۔ بوجھ۔ سوجھ۔ مؤنث ہیں۔ اوجھ۔ بوجھ۔ مذکر ہیں۔ ساٹھ۔ گانٹھ۔ مؤنث ہیں
لٹھ۔ مٹھ۔ میرٹھ۔ مذکر ہیں۔ بلٹھہ۔ سوٹھ۔ مؤنث ہیں۔ پیٹھ۔ اسیٹھ۔ مؤنث ہیں۔ اساڑہ
لاڑہ۔ مذکر ہیں۔ باڑہ۔ داڑہ۔ گاڑہ۔ مؤنث ہیں۔ مگرمچھ۔ مذکر ہے۔ کمرکھ۔ مؤنث ہے۔
باچھ۔ چھاچھ۔ مؤنث ہیں۔ دودہ۔ ریچھ۔ سنگھ۔ گڑہ۔ گہہ۔ نہہ۔ مذکر ہیں۔ اونکھ۔ پٹھ۔ کوڑہ
چکا چوند۔ سدہ۔ لونہ۔ موٹھ۔ سونٹھ۔ آنکھ۔ موچھ۔ پودہ۔ کوکھ۔ لیکھ۔ ریڑہ۔ سندہ۔ مؤنث ہیں۔

فصل سی و ششم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ ہے

نسخہ۔ صفحہ۔ روضہ۔ بیضہ۔ ذرہ۔ طرّہ۔ نوحہ۔ نغمہ۔ جلوہ۔ نظارہ۔ مقابلہ۔ معاملہ۔ مشاعرہ۔
مناظرہ۔ مجادلہ۔ غنچہ۔ لالہ۔ نالہ۔ پردہ۔ دودہ۔ دیدہ۔ شیشہ۔ آئینہ۔ پیمانہ۔ قرابہ۔ پیشہ۔ زمزمہ
مزہ۔ وغیرہ۔ جس لفظ کے آخر میں تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ ہے وہ مذکر بولا جاتا ہے۔ باستثنائے
توبہ۔ دجنہ و دفعہ۔ و نفیہ و زہرہ۔ و فاختہ و مژہ۔ کہ یہ چار پانچ کلمے مؤنث بولے جاتے ہیں۔

---

۵۱ برق مغفور۔ اسی صورت سے ہر دم ہم جو خطِ شوق لکھیں گے + اُڑنے گا ساتھ دروازے پر اس کل کے کبوتر کا ۱۲

۵۲ بحر مرحوم۔ بتانِ ہند کو آئینہ بھی گنگا کا تیرتھ ہے۔ بحر مرحوم نے لفظ تیرتھ کو بدون ہا قافیہ قامت و الف میں کہا ہے۔ لیکن مؤلف کی تحقیق میں یہ لفظ ہائے مخلوط التلفظ کے ساتھ ہے ۱۲ ۵۳ بحر مرحوم ۔ سورج مکھی کو بحر چکا چوند زندہ ہو گئی + تم نے ذرا جو دانے سے پھایا اُٹھا لیا ۱۲ ۵۴ ناسخ مغفور۔ سدہ کسی رند کو کب خانہ خمار کی تھی + صبا مرحوم۔ سدہ نہ دنیا کی اسے ہے نہ خبر عقبیٰ کی + اپنے کچھ اور ہی عالم میں ہے دیوانہ عشق ۱۲ منہ

۵۵ برق مرحوم۔ غضب کیا جو جوانی میں توبہ برق نے کی + اگر یہ سچ ہے تو پھر عمر بھر خراب رہا ۱۲ منہ

۵۶ مؤلفہ۔ زہرہ دل تھام کے اے ماہ جبیں بیٹھ گئی ۱۲ منہ ۵۷ مؤلفہ۔ فاختہ رونے کو بلبل کے قریں
بیٹھ گئی ۱۲ منہ ۵۸ شیخ ناسخ۔ مژہ جو ہے وہ گویا آب زباں کا کام کرتی ہے۔ مرزا برق۔ دہر مژہ چشم
فسوں گر کو زباں ہوتی ہے ۱۲ منہ

اور فاتحہ۔ مختلف فیہ ہے۔ مرزا مہدی قبول مرحوم۔ مؤنث کہتے ہیں ؎ قبر مجنوں پر فاتحہ پڑھدی + نجد کا جب ملا مقام ہمیں۔ اور بحر مرحوم۔ مذکر فرماتے ہیں ؎ فاتحہ تھا کس شہید عشق کا + رات بھر درگاہ میں ماتم رہا۔ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحائے متاخرین اس کے تذکیر ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کی زبان پر بھی مذکر ہے اور سبحہ بھی تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ ناسخ مغفور اور صبائے مرحوم نے مؤنث فرمایا ہے۔ ناسخ مصرعہ۔ سبحہ زاہد نے بنائی دانہ انگور کی۔ صبا مصرعہ۔ سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار پھری۔ اور اسیر مرحوم مذکر کہتے ہیں۔ مصرعہ۔ سبحہ میرے ہاتھ میں ہے دانہ انگور کا۔ لیکن مؤلف کے نزدیک حق یہ ہے کہ سبحہ مذکر ہے۔ اور پنبہ کو بھی روئی کے قیاس پر بعضے مؤنث تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ مذکر استعمال کیا گیا ہے۔ مرزا برق مغفور مصرعہ۔ پنبہ مینا بناتی چراغ طور کی۔ ناسخ مرحوم ؎ جراح اپنے پنبہ و مرہم کو دور رکھ + بھڑکیں گے اس سے اور مرے شعلہ ہائے داغ۔ اور ہمزہ کو بھی بعضے مذکر بولتے ہیں بعضے مؤنث لیکن بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور مؤلف بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہے۔

فصل سی و ہفتم آن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں یائے تحتانی ہے

تعدی۔ تعلی۔ تسلی۔ تجلی۔ ترقی۔ تشفی۔ کرسی۔ ربا عی۔ مشتری۔ روی۔ بدی۔ کجی۔ راستی۔ درستی ہستی۔ پستی۔ کشتی۔ بولی۔ ٹوپی۔ پالکی۔ بکھی۔ کنگھی۔ دستی۔ چھٹی۔ گالی۔ بجلی۔ مچھلی۔ کوٹھی چھتری ڈولی۔ مرزائی وغیرہ جس کلمہ کے آخر میں یائے تحتانی معروف ہے خواہ عربی ہو خواہ فارسی خواہ ہندی وہ مؤنث بولا جاتا ہے۔ سوا اضعی۔ وادی۔ طوبیٰ۔ دعویٰ۔ معنی۔ ماضی۔ والی۔ قالی۔ پانی۔ موتی۔ دہی۔ گھی۔ جی۔ ہاتھی۔ اور لالی۔ لیالی۔ حوالی۔ موالی۔ اہالی۔ معاصی۔ نواحی۔ وغیرہ کے کہ یہ چند الفاظ مذکر آتے ہیں۔ اور طوطی۔ ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے۔ بحر مرحوم ؎ شہرہ ہے اُس سبزۂ رخسار کا + خوب طوطی بولتا ہے یار کا۔ مرزا برق مغفور ؎ کیا بولتا ہے طوطی شیریں مقالِ یار + شہرہ جہاں میں ہے خطِ مشکبال کا + خواجہ وزیر ؎ شیشۂ سبز گرم قلقل + طوطی مستوں کا بولتا ہے۔ اور جہاں اپنے معنی حقیقی پر آتا ہے مؤنث استعمال پاتا ہے۔ رشک مغفور ؎ آئینہ ہوتا ہے مُنہ دیکھ کے پانی پانی + طوطیاں ہوتی ہیں سُنکر تری تقریر سفید۔ اور پری کو بھی جہاں شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہیں، مذکر

www.taemeernews.com

استعمال کرتے ہیں۔ خواجہ آتش ؎ کیا کیا پری اوتارے ہیں شیشہ میں آہ نے + جن کو نسا پلیتہ سے اپنے نہیں جلا۔ اور اُس کے معنے اصلی پر مؤنث بولتے ہیں۔

تنبیہ:۔ معنی کا جو تذکیر استعمال کیا جاتا ہے تو کسی حرف رابط مفرد یا فعل مفرد کے ساتھ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ کسی حرف رابط جمع یا فعل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ برق مغفور فرماتے ہیں ؎ لفظ سے معنی پوشیدہ نکالے ہم نے + سخنِ یار سے گویا دہنِ یار ملا۔ شیخ ناسخ مغفور ؎ باندھے ہیں کاکلِ پیچاں کے جو اکثر مضمون + اِسی لئے رکھتے ہیں معنی مرے اشعار کے پیچ۔

بی۔ پی۔ تی۔ ٹی۔ جی۔ خی۔ ری۔ زی۔ نی۔ ہی۔ لی۔ لے۔ دے۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ دے شے قے مے۔ نے۔ ہے۔ ہے۔ جے۔ لے۔ آبلے۔ مؤنث آتے ہیں۔ خوی۔ حی۔ طی۔ ری۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور پے فارسی میں غضب کے معنی پر مذکر ہے۔ اور ہندی میں تہمت و عیب کے معنی پر مؤنث ہے۔ غشی۔ رحی۔ سعی۔ نفی۔ وحی۔ نہی۔ وغیرہ جس کلمہ عربیہ کے آخر میں یائے موقوف ہے۔ مؤنث بولا جاتا ہے سوائے حبی کے جو ایک بُرج معروف کا نام ہے۔ بروجِ فلکی میں سے۔ رائے۔ جائے۔ جائے۔ لائے نائے۔ ہائے۔ وائے۔ گائے۔ مؤنث آتے ہیں۔

؎ آتش شیشے کے منہ کی طرح رکھتا ہے دروازے کو بند + باغباں کیا سیر کو آئی ہیں پریاں باغ میں ۱۲

قرآن پاک راشد کمپنی والا

سائز ۲۰×۳۰/۸ ..... ضخامت ۶۰۸ ..... ہر صفحہ آیت پر ختم

اکابرِ دیوبند کا تصحیح کردہ + ہر منزل علیحدہ + تمام زیر زبر پیش اپنے اپنے حروف پر + بچوں کی تعلیم کے لئے آسان۔ حافظوں کی آسانی کے لئے تمام رکوعات کی آیات کے درمیان نمبر دیئے گئے ہیں۔ تمام رموز اوقاف سجاوندی کے مطابق۔ ھدایہ مجلد پارچہ صرف للعشر

مجلد پارچہ گلیز پانچ روپے

ملنے کا پتہ:۔ راشد کمپنی۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

www.taemeernews.com

راشد کمپنی دیوبند کی چند مفید اور کارآمد کتابیں

بہشتی زیور اطہری مجلد	عشر	الشہاب الثاقب	۱۲ر	فوائد مکیہ	۱۴ر	مالابدہ منہ فارسی	عشر
رسالہ تذکیر و تانیث	۱۲ر	سیرت خاتم الانبیاء	۱۴ر	جمال القرآن	۱۴ر	مالابدہ منہ اردو	۱۴ر
اسلام عاشقی	للعہ	اصلاح الرسوم	۱۴ر	ضیاء القرآۃ	۶ر	کریما جلی قلم	۱۴ر
صراط مستقیم	۱۴ر	تعلیم الدین	عہ	زاد السعید	۱۴ر	کریما مترجم	۱۳ر
اشرف المواعظ کامل		اعمال قرآنی	۱۰ر	حقوق الاسلام	۱۰ر	حمد باری	۱۴ر
ہر چہار حصہ	۱۲ر	آداب المساجد	۶ر	ڈاڑھی کا فلسفہ	۱۰ر	خالق باری	۱۳ر
کلیات امدادیہ	۱۶ر	آداب المعاشرت	۱۴ر	مکتوبات شیخ الہندؒ	۱۰ر	تیسیر المبتدی کامل	۱۰ر
ضیاء القلوب	۱۴ر	القول المتین	۱۳ر	شب برات	۱۰ر	چہل سبق	۶ر
غذائے روح	۱۸ر	میراث المسلمین	۱۲ر	حفظ الایمان	۱۳ر	گفتگو نامہ	۱۲ر
مثنوی تحفۃ العشاق	۱۶ر	جمال قاسمی	۱۳ر	جزاء الاعمال	۱۶ر	مصدر فیوض	۱۰ر
جہاد اکبر	۱۴ر	رفع التضاد	۱۳ر	سلاسل طیبہ	۱۶ر	سپند نامہ	۱۸ر
گلزار معرفت	۱۳ر	مناجات مقبول	عہ	تعبیر نامہ خواب	۱۳ر	گلزار دبستاں	۱۸ر
رسالہ درد غمناک	۱۰ر	اغلاط العوام	۱۳ر	اعجاز القرآن	۱۸ر	حکایات لطیف	۱۶ر
نالہ امداد غریب	۱۰ر	صفائی معاملات	۱۶ر	دعائے گنج العرش عکسی رنگین	۱۳ر	صفوۃ المصادر	۱۴ر
بیان وحدۃ الوجود	۱۰ر	ارشاد مرشد	۱۳ر	خطبۂ شہید	۱۶ر	مفید نامہ	۱۴ر
احکام التجلی	۱۵ر	خطبۂ ماثورہ	۱۸ر	حیرۃ الفقہ	۱۶ر	رسالہ نادر	۱۳ر
تیسیر المنطق	۱۶ر	خطبۂ جمعہ	۱۴ر	حجۃ الاسلام	۱۳ر	اردو کا قاعدہ	۱۲ر
تعبیر صادق	۱۰ر	تجوید القرآن	۱۴ر	تحذیر الناس	۱۶ر	اردو کی اپنی انجمن حمایت اسلام لاہور	۱۳ر
ارشاد النبی	۱۰ر	نزہۃ القاری	۱۳ر	راہ نجات	۱۴ر	اردو کی دوسری 〃	۱۷ر
فرحۃ الصائمین	۱۳ر	آداب القرآن	۱۴ر	طریقہ مولود شریف	۱۳ر	اردو کی تیسری 〃	۱۰ر

یہ کتاب نیز ہر قسم کی درسی و غیر درسی قرآنجید پائے
قاعدے حمائلیں پنج سورے عمدہ دارزاں

ملنے کا پتہ:- راشد کمپنی دیوبند (یو-پی)

www.taemeernews.com

مسنون دینی، اخلاقی، طبی، فقہی اور اقتصادی معلومات کا

لاثانی ذخیرہ

بہشتی زیور کامل

تالیف:- حضرت اقدس سراج الفضلاء مولانا شاہ اشرفعلی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بہشتی زیور اپنی شہرت اور مقبولیت کے لحاظ سے ایک ایسی کتاب ہے جس کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ دنیا میں اردو کی شاید ہی کسی دوسری کتاب کا مقام اتنا مقبول عام ہو، باتفاق مذہبی اکابر معلومات کیلئے اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

بہشتی زیور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں مختلف مقامات سے طبع ہو کر شائع ہو رہا ہے۔

ہم نے حضرت تھانویؒ کے اصل مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر بدل عمدہ طباعت و کتابت کیساتھ شائع کیا ہے۔ تاکہ معمولی اردو پڑھا لکھا آدمی بھی اسکو بسہولت پڑھ سکے۔ اور پورا فائدہ اٹھا سکے۔ کاغذ گلیز عمدہ غیر مجلد۔ قیمت معہ رجسٹری (مجلد سے)

ضخامت ۴۰۰ سائز ۲۶ × ۲۰/۸

تاریخ اسلام (اردو)

دیکھئے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری

مؤلفہ:- الحاج حضرت مولانا مولوی عاشق الٰہی صاحب

اس سے بہتر اور مستند کوئی کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ابتک شائع نہیں ہوئی۔ اس میں قریباً تمام حالات احادیث صحیحہ سے ماخوذ ہیں۔ چاہ زمزم کے نمودار ہونیکے وقت سے سید الابرار سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے اور حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان پر قیام فرمانے اور فتح مکہ وغیرہ کے تمام مفصل حالات بہت ہی پیاری اور شیریں زبان میں درج ہیں اسکی تمام خوبیاں دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ شروع کرنیکے بعد جبتک ختم نہ ہو جائے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ یہ کتاب اس سے پہلے بھی طبع ہوئی تھی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی تھی حال میں بعض مخلصین حضرات کے اصرار اور کثرت فرمائشات دیکھتے ہوئے ہم نے بہترین کتابت و طباعت کیساتھ طبع کرائی ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف للعہ

مناجات مقبول

جس میں تمام دعائیں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے حضرت الحاج مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ نے جمع فرما کر ہفتہ کے ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ سات منزلوں میں تقسیم فرمائیں اور جس کا اردو ترجمہ بھی سات منزلوں میں کرا دیا گیا ہے۔ یہ بھی ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ مخصوص ہے۔ دعائے حزب البحر و ثنویٰ ہفت احزاب و شجرات چشت مکمل و اسماء بدریین اور بعض اہم فوائد نافعہ ضروریہ شامل ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ، کاغذ گلیز اعلیٰ ٹائٹل خوشنما دیدہ زیب۔ قیمت غیر مجلد ۱۲ عہ۔ مجلد پارچہ سالم ۱۵ روپیہ۔

ہر قسم کی درسی و غیر درسی کتب۔ قرآن شریف و دعائیں عربی و مترجم بجسوئے پتے فائدے کیجا

ملنے کا پتہ:- راشد کمپنی دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

۱۸۲۲۱

رسالہ تذکیر و تانیث

یعنی

مشہور بہ مفید الشعراء

محمد اطہر عثمانی ناظم راشد کمپنی دیوبند